احادیثِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا



حروف تہجی کے اعتبار سے جمع آوری

تالیف

آیت اللہ سید محمد دشتی

مترجم

نثار زین پوری

ناشر

الزہرا پبلشرز

3 افشاں آرکیڈ، سولجر بازار نمبر 3 نزد سگنل، کراچی

احادیثِ

فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

(حروف تہجی کے اعتبار سے جمع آوری)

تالیف :

آیۃ اللہ سید محمد دشتی

ترجمہ :

نثار زین پوری

کتاب کا نام .... احادیثِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف .... آیت اللہ سید محمد دشتی

ترجمہ .... نثار زین پوری

کمپوزنگ .... سجاد حسین قائمی

تعداد .... ایک ہزار

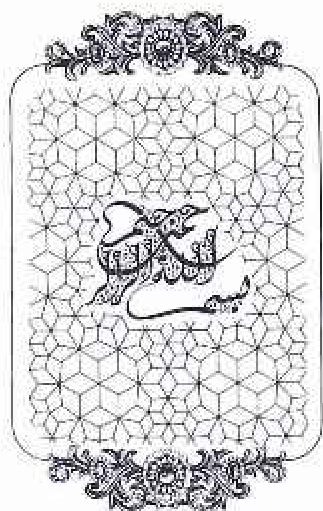
اشاعت اول 2006ء

ناشر اینڈ اسٹاکسٹ:

الزہراء پبلشرز

۳۔افشاں آرکیڈ، سولجر بازار نمبر ۳، نزد گنگل کراچی

Ph. # : 021-2242474



فہرست مطالب



حرفِ مؤلف

میں نے سات سال کے عرصہ میں سینکڑوں کتابوں سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حدیثوں کو ان مسلمان عورتوں کی راہنمائی کیلئے جمع کیا جو اپنی زندگی کیلئے مکمل نمونہ کی تلاش میں تھیں۔

میں نہیں سمجھتا تھا کہ عالمین کی عورتوں کی سردار، اپنی مختصر حیات میں اپنی حدیثوں سے اس دنیا کو معطر کردیں گی۔ اس مادی دنیا سے اتنی جلد گذر جائیں گی اور تمام کمالات کی تمام سرحدوں سے گذر جائیں گی اور اس فضا کی نسیم دلنواز دور افتادہ ترین علاقہ، اسلامی ملکوں میں چلے گی اور دنیا کے مسلمانوں کی روح کو تازگی بخشے گی۔

ہمیں یورپ، افریقہ اور ہند و پاک سے بے پناہ خطوط موصول ہوئے۔

ایک ضعیف العمر انسان ہندوستان میں ۴۰۰ کیلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کرکے اسلامی جمہوریہ ایران کے کلچر سنٹر پہنچتا ہے اور رو کر کہتا ہے:

مجھے نہج الحیات کی ایک جلد دیدیجئے، کیونکہ میں نے صرف فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا نام سنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کے خطبات و کلمات اور حدیثوں کا مجموعہ بھی موجود ہے۔

مجھے بھی یقین نہیں تھا کہ "فرھنگ سخنان فاطمہ" تین سال کے مختصر مدت

میں ۱۳ بار شائع ہوگی۔

اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حدیث کے سرچشمے اور اہل بیت رسول علیہم السلام کے آثار کے ہوتے ہوئے دشمن ہم پر ثقافتی حملہ نہیں کرسکتا۔

لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ ہم بیدار ہوجائیں اور اپنے اقدار کی طرف واپس پلٹ جائیں اور ثقافت اور علوم و معارف کے اس خزانہ کو اچھی طرح پہچان لیں۔

اس کتاب کے چھپنے کے بعد بہت سے لوگوں نے ہماری راہنمائی کی اور کچھ اصلاحات کا تقاضا کیا۔ چنانچہ ہم نے ساتویں ایڈیشن میں مطلوب اصلاح کردی ہے۔

محمد دشتی

(آ)

﴿۱﴾ ازدواجی زندگی کا دستور (آئین)

﴿۲﴾ کھانا کھانے کے آداب

﴿۱﴾ ازدواجی زندگی کا دستور

(۱) فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ایثار :

ایک آئیڈیل شریک حیات کو، اپنے خاندان کو خوش رکھنے اور گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے مہربان اور فداکار ہونا چاہیے۔ دوسروں کو خود پر مقدم کرنا چاہیے۔ زندگی کی سختیوں اور حالات کی ناخوشگواریوں میں نباہ کرنا چاہیے۔ اپنی مسرت افزا مسکراہٹ سے شوہر کے دل سے رنج ومحن کو دور کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہر عورت کو فاطمہ زہرا علیہا السلام کی باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

بنت رسول ! مجھے بھوک لگی ہے۔ کیا کچھ کھانا ہے؟

فرمایا:

''قسم اس ذات کی جس نے میرے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت اور آپؑ کو امامت کیلئے منتخب فرمایا۔ دو دن سے ہمارے گھر میں حسب ضرورت کھانا نہیں ہے۔ جو کچھ تھا وہ میں نے آپؑ کو اور آپؑ کے فرزند حسن و حسین علیہما السلام کو کھلا دیا۔ جبکہ میں نے خود کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔''

حضرت علی علیہ السلام نے افسوس کے ساتھ فرمایا:

فاطمہؑ! مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔ میں کھانے کا انتظام کرتا۔

﴿حدیث نمبر: 1﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ ؑ : يَا اَبَا الْحَسَنِ ! اِنِّیْ لَأَسْتَحْیِ مِنْ اِلٰهِیْ اَنْ اُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ .

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں:

اے ابوالحسنؑ! مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں آپ سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کروں جس کی آپ میں استطاعت نہ ہو[1]۔

آج کی عورتوں کو اس ایثار پروری سے جینے کا سلیقہ سیکھنا چاہیے۔ سادہ گذر بسر اور اپنی خودداری کے ساتھ فنا ہوجانے والی امیدوں سے دور رہ کر اپنی مشترک زندگی کو دائمی بنانا چاہیے۔

(۲) امورِ خانہ داری:

❖ روزمرہ کے کاموں کے سلسلہ میں مرد و عورت میں ہم آہنگی ہو۔

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ عورت اور کام، حدیث نمبر 92

❖ خاندان میں کاموں کی تقسیم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ عورت اور کام، حدیث نمبر 93

---

(۱) تفسیر برہان، ج: ۱، ص: ۳۸۲؛ بحار الانوار، ج: ۳۷، ص: ۱۰۳

❖ میاں بیوی کے کاموں کی تقسیم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ عورت اور کام، حدیث نمبر 95

(۳) ادب و ایثار کی انتہا:

حضرت علی علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم میں اپنا باغ فروخت کردیا۔ اس خطیر رقم کو مدینہ کے نادار اور فقیروں کے درمیان تقسیم کردیا اور خالی ہاتھ گھر واپس آگئے۔

واضح ہے کہ باغ فروخت ہوجانے کے بعد بیوی اس انتظار میں رہی ہونگیں کہ میاں کھانے پینے کی چیزیں اور بچوں کیلئے پھل لائیں گے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دریافت فرماتی ہیں:

ہمارے کھانے کا آج کیا ہوگا؟

کھانے کا بندوبست کرنے کیلئے حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے ہیں، لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس سے تکلیف ہوتی ہے کہ میں نے یہ بات کیوں کہہ دی؟

فرماتی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 2﴾

قَالَتْ : فَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ لاَ اَعُوْدُ اَبَداً .

استغفر اللہ! اب کبھی میں ایسی بات نہیں کہوں گی[۱]۔

---

(۱) بحار الانوار، ج: ۴۱، ص: ۴۶؛ امالی، صدوق، حدیث: ۱۰، ص: ۴۷۹

(۴) شوہر سے ہم آہنگی :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ دفاع، حدیث نمبر 73۔

سقیفہ کے تلخ واقعات اور اہل بیت علیہم السلام کی گوشہ نشینی کے بعد، اہل سقیفہ نے یہ سوچا کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دلجوئی کر کے عام لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا جائے۔ لہٰذا انہوں نے یہ درخواست کی کہ ہم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور اپنی غلطیوں کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ان سے ایک منفی جنگ کو جاری رکھنے کیلئے ان کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور ان سے مسلسل بیزار رہیں۔ ایک روز حضرت علی علیہ السلام دولت سرا میں داخل ہوئے اور فرمایا:

> فاطمہؑ! ابوبکر و عمر دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپؑ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ آپؑ کی کیا رائے ہے؟

﴿حدیث نمبر : 3﴾

قَالَتْ : اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ ، وَ الْحُرَّةُ زَوْجَتُكَ ، اِفْعَلْ مَا تَشَآءُ .

فرمایا:

اے علیؑ! گھر آپؑ کا ہے۔ میں آپؑ کی زوجہ ہوں۔ آپؑ جو چاہیں کریں[۱]۔

---

(۱) بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۰۳؛ دلائل الامامة، ج: ۱، ص: ۱۴؛ الامامة والسیاسة، ج: ۳، ص: ۱۴۱۴

(۵) مالی مشکلات :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ حدیث نمبر 179، 180، 181۔

(۶) خاندان اور زندگی کے مشکلات :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ حدیث نمبر 179، 180، 181،

⌘ فاطمہؑ کے اشعار۔

(۷) بہترین شریک حیات کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ اجتماعی روابط ، حدیث نمبر: 84۔

۲ کھانا کھانے کے آداب

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حفظان صحت ، حدیث نمبر: 29۔

(الف)

﴿۱﴾ احکام اسلامی

(۱) بچہ کی طہارت کا طریقہ:

امام حسن علیہ السلام اپنی والدہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بچے کی طہارت کا طریقہ نقل فرماتے ہیں:

﴿حدیث نمبر: 4﴾

قَالَتْ: رَأَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ مَا كَانَتْ، وَ لَا تَغْسِلُ بَوْلَ الْغُلَامِ حَتّٰى يَطْعَمَ، تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا.

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

میں نے ام سلمہؓ کو دیکھا کہ وہ اس لڑکی کو کہ جس نے پیشاب کر دیا تھا، کر پانی سے ایک بار اور کم پانی سے تین بار طہارت کراتی ہیں۔ لیکن جس بچے نے ابھی کھانا اور ماں کا دودھ پینا شروع نہیں کیا ہے اس کے پیشاب کی طہارت اس طرح نہیں کراتی ہیں۔ بلکہ بچے کے پیشاب پر تھوڑا سا پانی ڈال دیتی ہیں[1]۔

(۲) بقر عید کا گوشت:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو کہیں دور دراز کے سفر پر بھیجا۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اسباب سفر وغیرہ آمادہ کرنے کے ساتھ قربانی کے گوشت میں

سے کچھ اپنے شوہر کیلئے رکھ لیا۔ کسی نے پوچھا:

کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کا گوشت جمع رکھنے سے منع نہیں کیا تھا؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 5﴾

اِنَّهُ قَدْ رُخِصَ فِيْهَا .

اس کیلئے قربانی کے گوشت کے مصرف کی اجازت دی گئی ہے[۲]۔

۲ عبادت میں خلوص

عبادت بجائے خود پسندیدہ فعل ہے لیکن عبادت میں خلوص زیادہ پسندیدہ فعل ہے۔ خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس کا عظیم فائدہ ہے۔

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 6﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا : مَنْ اَصْعَدَ اِلَى اللهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ أَهْبَطَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ اَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ .

جو شخص خدا کی بارگاہ میں خلوص آمیز عبادت بھیجتا ہے، خدا اس کو عظیم ترین فائدہ بھیجتا ہے[۳]۔

﴿۳﴾ اخلاق و روابط

(۱) خوش روئی:

پرہیزگاروں، فاسدوں اور دشمنوں کے ساتھ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے برتاؤ کی امام صادق علیہ السلام نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے:

《حدیث نمبر: 7》

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: بِشْرٌ فِیْ وَجْهِ الْمُؤْمِنِ یُوْجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ وَ بِشْرٌ فِیْ وَجْهِ الْمُعَانِدِ الْمُعَادِیْ یَقِیْ صَاحِبَهُ عَذَابَ النَّارِ.

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

مومن سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کی جزا جنت ہے؛ اور جھگڑالو آدمی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا، جہنم کے عذاب سے بچاتا ہے[۴]۔

﴿۴﴾ شادی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نظر میں

(۱) بیٹی سے مشورہ:

اسلامی شادی کے پسندیدہ ترین آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باپ بیٹی سے مشورہ کرے تاکہ وہ آگاہ ہو کر اپنے لئے مناسب شریک حیات کا انتخاب کرے۔

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس نفسیاتی اصول کی رعایت کرتے تھے اور اپنی امت سے فرماتے تھے کہ اس اصول کی رعایت کرے تاکہ وہ جاہلیت والے ظلم و ستم سے دور

رہے۔ ماں باپ بیٹی سے مشورہ کے بغیر شادی نہ کریں۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شادی کے بارے میں اپنی بیٹی سے مشورہ کیا اور فرمایا:

بیٹی فاطمہؑ! تمہارے ابن عم علی علیہ السلام تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے باپ کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا رائے ہے؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آسمان سے خدا نے اس کی اجازت دی ہے۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے سنجیدگی اور متانت سے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 8﴾

رَضِیتُ بِمَا رَضِیَ اللّٰہُ لِیْ وَ رَسُوْلُہٗ .

جس سے خدا اور اس کا رسول راضی ہیں، اس سے میں بھی راضی ہوں(۵)۔

دوسری روایت اس طرح ہے کہ آپ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَ بِکَ یَا أَبَتَاہُ نَبِیّاً وَ بِابْنِ عَمِّیْ بَعْلاً وَ وَلِیّاً .

میں خدا کے رب ہونے اور اے بابا آپ کے نبی ہونے اور اپنے ابن عم کے شوہر اور ولی ہونے پر راضی ہوں(۶)۔

(۲) باپ کی رائے کا احترام:

شادی کے پسندیدہ آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اولاد شادی کے سلسلہ میں

ماں باپ کی رائے کا احترام کریں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے ماں باپ اور سرپرستوں کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہیں۔ لہٰذا شادی کے بارے میں اولاد کا ماں باپ کی رائے کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں ہے۔

جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا علیہا السلام سے یہ مشورہ کیا کہ کیا تمہاری شادی علی علیہ السلام سے کردوں تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے باپ کا احترام کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے کو محترم سمجھتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 9﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ علیہا السلام : يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اَنْتَ اَوْلٰی بِمَا تَریٰ .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اولی ہیں۔ جو مناسب سمجھیں اسے انجام دیں[7]۔

(۳) شادی کی جھوٹی قدروں سے پرہیز:

شادی ایک مقدس فریضہ اور انسانِ کامل کی تربیت کی اساس ہے۔ لہٰذا اس میں جھوٹی قدروں اور ناپسندیدہ چیزوں کو اہمیت نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ شادی کا معیار، لڑکا اور لڑکی کا جسمی، روحی اور دینی لحاظ سے صحیح ہونا چاہیے۔

قبیلہ کے سرداروں اور بڑے بڑے مالداروں نے مادی اور جاہلی نظریات کے تحت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی خواستگاری کی تو انہیں منفی جواب ملا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ علیہا السلام نے علی علیہ السلام سے شادی کرنے کے سلسلہ میں اس وقت مثبت جواب دیا تھا جب حضرت علی علیہ السلام کے پاس نہ سرمایہ تھا اور نہ زمین و جائداد اور مال و دولت تھی بلکہ حضرت علی علیہ السلام سے شادی کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نظر میں معنوی اقدار اور اپنے شوہر کی عصمت تھی۔ چنانچہ جب شب زفاف کی صبح کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سے معلوم کیا:

بیٹی ! تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا ؟

﴿حدیث نمبر : 10﴾

قَالَتْ علیہا السلام : یَا اَبَةَ ! خَیْرُ زَوْجٍ .

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا:

بابا جان ! میں نے انہیں بہترین شوہر پایا(۸)۔

(۴) بے جا شکوہ :

اکثر افراد مادی اور جاہلی جاہ و حشم کو شادی کا معیار قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی شادی ان اقدار کے بغیر انجام پائے تو طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ دولہا دلہن کے اسلامی اقدار کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں، بلکہ اشارے و کنائے سے سرزنش و ملامت کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام اس جاہلیت والے رجحان ونظریہ کی شکایت کرتی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 11﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا : يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! دَخَلَ عَلَيَّ نِسَآءٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَ قُلْنَ لِيْ :

"زَوَّجَكِ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ فَقِيْرٍ لاٰ مَالَ لَهُ."

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے پاس قریش کی کچھ عورتیں آئی تھیں۔
وہ یہ کہہ رہی تھیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری شادی ایک نادار شخص سے کردی ہے جس کے پاس مال و دولت نہیں ہے[9]۔

(۵) شب زفاف ـــــ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی معنوی کیفیت :

شب زفاف میں ہر مرد و عورت کیلئے نئی اور شیریں زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔
بہت سے ان شیریں لمحوں کو مختلف قسم کے گناہوں سے آلودہ کر لیتے ہیں۔
یہ دیکھنا چاہیے کہ اس شب میں دنیا کی عورتوں کی سردار خاتون فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کیا کیفیت تھی ؟ اور انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ مشترک زندگی کس طرح شروع کی؟
شب زفاف حضرت علی علیہ السلام نے دیکھا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا رو رہی ہیں۔
دریافت کیا : کیوں رو رہی ہو؟

فرمایا :

﴿حدیث نمبر: 12﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : تَفَكَّرْتُ فِيْ حَالِيْ وَ أَمْرِيْ عِنْدَ ذَهَابِ عُمْرِيْ وَ نُزُوْلِيْ

فِیْ قَبْرِیْ فَشَبَّهْتُ دُخُوْلِیْ فِیْ فِرَاشِیْ بِمَنْزِلِیْ کَدُخُوْلِیْ اِلٰی لَحَدِیْ وَ قَبْرِیْ . فَأَنْشِدُکَ اللّٰهَ اِنْ قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَنَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰی هٰذِهِ اللَّیْلَةَ.

میں اپنے حالات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اپنی عمر گذر جانے اور قبر میں جانے کا خیال آگیا تھا کہ آج باپ کے گھر سے آپ کے گھر آئی ہوں اور یہاں سے قبر میں جاؤں گی۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ آیئے نماز پڑھیں تا کہ یہ رات خدا کی عبادت میں گذرے۔[۱۰]

﴿۵﴾ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا احتجاج

اس سلسلہ میں صحیح معلومات حاصل کرنے کیلئے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبات اور آپ کے سیاسی معرکے ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۶﴾ امامت و قیادت

(۱) ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی عظمت :

معصوم ائمہ علیہم السلام کے بارے میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر : 13﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : وَ نَحْنُ وَسِیْلَتُهُ فِیْ خَلْقِهِ وَ نَحْنُ خَاصَّتُهُ وَ مَحَلُّ

قُدسِہِ وَ نَحنُ حُجَّتُہُ فِیْ غَیبِہِ وَ نَحنُ وَرَثَۃُ أَنبِیَآئِہِ ۔

ہم اہل بیتؑ ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارتباط کا وسیلہ ہیں۔ ہم خدا کے برگزیدہ ہیں۔ ہم پاکیزگیوں کا مرکز اور اس کے قدس کا مقام ہیں۔ ہم خدا کی حجت اور اس کی روشن دلیل ہیں اور اس کے انبیاء کے وارث ہیں[۱۱]۔

(۲) فلسفہ امامت :

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ایک اشارہ میں امامت کا فلسفہ بیان کردیا۔

﴿حدیث نمبر: 14﴾

قَالَتْ : فَجَعَلَ اللہُ ... اِطَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّۃِ وَ اِمَامَتَنَا أَمَاناً لِلْفُرْقَۃِ ۔

خدا نے ہم اہل بیت کی اطاعت کو ملت کے اجتماعی نظام کو برقرار رکھنے کا ذریعہ قرار دیا ہے اور ہماری امامت کو تفرقہ پردازی سے امان کا سبب قرار دیا ہے[۱۲]۔

(۳) تربیت میں پیغمبر اور امام کا کردار :

معاشرہ انسان میں کامل تربیت کیلئے نمونوں کی ضرورت کے پیش نظر فاطمہ سلام اللہ علیہا نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے تربیتی کردار کو بیان کیا ہے :

﴿حدیث نمبر: 15﴾

قَالَتْ فَاطِمَۃُ سلام اللہ علیہا : اَبَوَا ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِیٌّ علیہما السلام یُقِیمَانِ

أَوَدَهُمْ وَ يُنْقِذَانِهِمْ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ اِنْ اَطَاعُوْهُمَا وَ يُبِيْحَانِهِمِ النَّعِيْمَ الدَّائِمِ اِنْ وَافَقُوْهُمَا .

محمد وعلی علیہما السلام، اس امت کے دو باپ ہیں۔ وہ امت کے پیچ وخم کو سیدھا اور اس کی کجرویوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اگر لوگ ان کی اطاعت کریں تو یہ دونوں، لوگوں کو دائمی عذاب سے بچالیں۔ اگر لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور ان کی موافقت کریں تو یہ دونوں ان کے ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے مالا مال کریں گے[۱۳]۔

(۴) بارہ اماموں کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

- ⌘ صحیفہ حضرت زہرا علیہا السلام، حدیث نمبر: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔
- ⌘ اثبات امامت، حدیث نمبر: ۱۶،
- ⌘ شہادت، حدیث نمبر: ۱۲۲۔

(۵) قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کا تعارف :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

اثبات امامت، حدیث نمبر: ۱۶،

صحیفہ حضرت زہرا علیہا السلام، حدیث نمبر: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔

(۶) امام کی طرف لوگوں کے مائل ہونے کی ضرورت :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ اثبات امامت ، حدیث نمبر : ۱۶۔

۷ حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا اثبات

(۱) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں کو یاد دلاتا :

محمود بن لبید کہتے ہیں :

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اُحد میں حضرت حمزہؓ کی قبر پر روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے سوال کیا :

کیا حضرت علی علیہ السلام کی امامت پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے بھی دلیل قائم کی جاسکتی ہے؟

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 16﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا : وَا عَجَبَاهُ ! أَنَسِيتُمْ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ : عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ فِيكُمْ، وَ هُوَ الْإِمَامُ وَ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي ، وَ سِبْطَايَ وَ تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام أَئِمَّةٌ أَبْرَارٌ ، لَئِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمْ وَجَدْتُمُوهُمْ هَادِينَ

مَهْدِيِّيْنَ ، وَ لَئِنْ خَالَفْتُمُوْهُمْ لَيَكُوْنُ الْاِخْتِلَافُ فِيْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

قُلْتُ : يَا سَيِّدَتِيْ ! فَمَا بَالُهُ قَعَدَ عَنْ حَقِّهِ ؟

قَالَتْ علیہا السلام : يَا اَبَا عُمَرَ ! لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" مَثَلُ الْاِمَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ اِذْ تُؤْتٰى وَ لَا تَأْتِيْ " .

اَمَا وَ اللّٰهِ لَوْ تَرَكُوا الْحَقَّ عَلٰى اَهْلِهِ وَ اتَّبَعُوْا عِتْرَةَ نَبِيِّهِ لَمَا اخْتَلَفَ فِي اللّٰهِ اِثْنَانِ ، وَ لَوَرِثَهَا سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ وَ خَلَفٌ بَعْدَ خَلَفٍ حَتّٰى يَقُوْمَ قَائِمُنَا ، التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ وَ لٰكِنْ قَدَّمُوْا مَنْ اَخَّرَهُ اللّٰهُ ، وَ اَخَّرُوْا مَنْ قَدَّمَهُ اللّٰهُ : حَتّٰى اِذَا اَلْحَدُوْا الْمَبْعُوْثَ وَ اَوْدَعُوْهُ الْجَدَثَ الْمَجْدُوْثَ اِخْتَارُوْا بِشَهْوَتِهِمْ وَ عَمِلُوْا بِآرَائِهِمْ ، تَبًّا لَهُمْ ! اَوَ لَمْ يَسْمَعُوا اللّٰهَ يَقُوْلُ :

"وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ"

بَلْ سَمِعُوْا وَ لٰكِنَّهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ :

"فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ" .

هَيْهَاتَ ! بَسَطُوْا فِي الدُّنْيَا آمَالَهُمْ وَ نَسُوْا آجَالَهُمْ فَتَعْسًا لَهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ . اَعُوْذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنَ الْجَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ .

تعجب ہے! کیا تم لوگوں نے روزِ غدیر کو بھلا دیا ہے؟

میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں: علی علیہ السلام بہترین شخص

ہیں جن کو میں تمہارے درمیان خلیفہ و جانشین بنا رہا ہوں۔ وہ میرے بعد امام و خلیفہ ہیں اور میرے دونوں نواسے اور حسین علیہ السلام کے صلب سے ہونے والے نو اشخاص نیک لوگوں کے امام ہیں۔ اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو وہ تمہاری ہدایت کریں گے اور اگر تم ان کی مخالفت کرو گے تو تمہارے درمیان قیامت تک اختلاف رہے گا۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا:

سیدہ! تو علی علیہ السلام نے اپنے حق سے چشم پوشی کیوں کر لی؟

فرمایا: اے ابوعمر! رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

امام کی مثال کعبہ کی سی ہے۔ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے۔

خدا کی قسم! اگر لوگ حق کو حق والوں کے پاس رہنے دیتے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت کا اتباع کرتے تو خدا کے بارے میں کوئی بھی اختلاف نہ کرتا اور حضرت علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کی نویں پشت میں قائم (عج) تک امامت اسی طرح پہنچتی جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور وہ ایک دوسرے سے جانشینی میراث میں پاتے۔

مگر افسوس! لوگوں نے اس کو آگے بڑھا دیا جس کو خدا نے پیچھے ہٹایا تھا اور اس کو پیچھے ہٹا دیا جس کو خدا نے آگے بڑھایا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے بعثت کا بھی انکار کر دیا۔ بدعتوں میں پڑ گئے۔ خواہشِ نفس کو اپنا شعار بنا لیا۔ اپنی آراء پر عمل کیا۔ خدا انہیں غارت کرے۔

کیا انہوں نے خدا کا قول نہیں سنا کہ فرماتا ہے:
"آپ کا پروردگار جس کو چاہتا ہے پیدا کرلیتا ہے اور امام کے تعین کا اختیار بھی اسی کو ہے"(۱۴)۔
ہاں! انہوں نے سنا تھا لیکن بالکل ایسے ہی جیسے قرآن فرماتا ہے:
"ان کی دیکھنے والی آنکھیں اندھی اور انکے دل کی آنکھیں بے نور ہیں"(۱۵)۔

افسوس کہ سقیفہ میں جمع ہونے والوں نے اپنی خواہش کو پورا کرلیا اور مرنے، قیامت کے حساب و کتاب سے غافل رہے۔ خدا انہیں غارت کرے اور انہیں ان کے اعمال میں گمراہ کرے۔ پروردگارا! میں تجھ سے مددگاروں کی قلت سے تیری پناہ چاہتی ہوں، ان کی کامیابی و فراوانی کے بعد(۱۶)۔

(۲) حماسۂ غدیر اور حدیثِ منزلت:

❖ حدیث غدیر و منزلت کو یاد دلانا

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جہاں ضروری ہوتا تھا، حدیث غدیر یاد دلا کر سوئے ہوئے ذہنوں کو بیدار اور فریب خوردہ لوگوں کو ہوشیار کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ سلام اللہ علیہا نے بارہا یہ حدیث یاد دلائی:

﴿ حدیث نمبر: 17 ﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَنَسِیْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ؟:
"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ".

وَ قَوْلُهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ.

کیا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو فراموش کر دیا جو آپؐ نے روزِ غدیر فرمایا تھا: ''میں جس کا مولا ہوں، اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں''۔

کیا تم یہ بھول گئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا تھا:

''اے علی! تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے''[۱۷]۔

❖ بہانہ ڈھونڈنے والوں کا جواب

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ان لوگوں کا جواب دیتی ہیں جو یہ کہتے تھے کہ:

اگر علی علیہ السلام پہلے شروع کر دیتے اور لوگوں سے گفتگو کرتے تو وہ آپؑ سے منحرف نہ ہوتے:

﴿حدیث نمبر: 18﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِأَحَدٍ بَعْدَ غَدِيْرِ خُمٍّ مِنْ حُجَّةٍ وَ لاَ عُذْراً.

غدیر کے بعد خدا نے کسی شخص کیلئے بھی کسی عذر و بہانہ کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے[۱۸]

جب مہاجرین و انصار نے عذر خواہی کیلئے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 19﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِلَيْكُمْ عَنِّیْ ! فَلاَ عُذْرَ بَعْدَ تَعْذِيْرِكُمْ وَ لاَ أَمْرَ بَعْدَ تَقْصِيْرِكُمْ ، هَلْ تَرَكَ أَبِیْ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لِأَحَدٍ عُذْراً ؟

دفع ہو جائے! مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ کوتاہی کے بعد عذر خواہی کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے۔ کیا واقعہ غدیر کے بعد میرے بابا نے کسی کیلئے کوئی عذر چھوڑا تھا؟[۱۹]

۸ حضرت علی علیہ السلام کی خصوصیات
«حضرت علی علیہ السلام فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نظر میں»

(۱) امام علی علیہ السلام کی قدریں:

روئے زمین پر 'اللہ والے انسان' کی پہچان کروانے سے زبان و قلم عاجز ہیں۔ علی علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنے میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کلام سے مدد لینا چاہیے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اس شخص کے جواب میں فرماتی ہیں کہ مدینہ کے جاہلوں میں سے جس نے علی علیہ السلام پر طعن و تشنیع کی تھی:

تم جانتے ہو کہ علی علیہ السلام کون ہیں؟

«حدیث نمبر : 20»

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَ هُوَ الْإِمَامُ الرَّبَّانِي وَ الْهَيْكَلُ النُّوْرَانِي، قُطْبُ الْأَقْطَابِ وَ سُلَالَةُ الْأَطْيَابِ، النَّاطِقُ بِالصَّوَابِ، نُقْطَةُ دَائِرَةِ الْإِمَامَةِ وَ أَبُوْ بُنَيْهِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ الَّذَيْنِ هُمَا رَيْحَانَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

علیؑ امام ربانی، پیکر نورانی، قطب الاقطاب، پاکیزہ خاندان کے چشم و چراغ، حق کہنے والے، محورِ امامت، گلِ رسول ﷺ، جنت کے جوانوں کے سردار حسن و حسینؑ کے والد ہیں[۲۰]۔

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ ولایت سے دفاع، حدیث نمبر: ۴۹۔

(۲) بہترین شوہر:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر 10۔

(۳) علیؑ کی سابقہ معرکہ آرائیاں:

جس زمانہ میں حضرت علیؑ کو کفر و شرک اور نفاق پرور لوگوں نے گوشہ نشیں کردیا تھا، اس زمانہ میں فاطمہ زہراؑ نے مہاجرین و انصار کے درمیان حضرت علیؑ کے گذشتہ معرکہ آرائیوں میں سے ایک ایک کو بیان کیا تاکہ ان پر خدا کی حجت تمام ہوجائے:

﴿حدیث نمبر: 21﴾

قَالَتْ ؑ: كُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَاراً لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللهُ، أَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ فَغَرَتْ فَاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَذَفَ أَخَاهُ فِيْ لَهَوَاتِهَا، فَلَا يَنْكَفِئُ حَتّىٰ يَطَأَ صِمَاخَهَا بِأَخْمَصِهِ، وَيُخْمِدَ لَهَبَهَا بِسَيْفِهِ.

مَکْدُوْداً فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ ، مُجْتَہِداً فِیْ أَمْرِ اللّٰہِ ، قَرِیْباً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ، سَیِّداً فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ ، مُشَمِّراً نَاصِحاً مُجِدّاً کَادِحاً ، لَا تَأْخُذُہٗ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ وَ اَنْتُمْ فِیْ رَفَاہِیَۃٍ مِنَ الْعَیْشِ .

فرماتی ہیں :

بعثت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب بھی مشرکین نے جنگ بھڑکائی ، خدا نے اس کو خاموش کر دیا۔ جب بھی شیطان سر اٹھاتا تھا یا کوئی مشرک حملہ کرنے کی آواز اٹھاتا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کو جنگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی جانب بھیج دیتے تھے۔ چنانچہ علی علیہ السلام خاموش نہیں بیٹھے۔ یہاں تک کہ مخالفوں کو کچل دیا اور اپنی تلوار سے جنگ کے شعلوں کو بجھا دیا۔ علی علیہ السلام نے خدا کیلئے ان مشکلوں کو برداشت کیا اور خدا کے حکم کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی ، خدا کے دوستوں میں سید و سردار ، ہمیشہ سے ہمت سے کام لیتے ، نصیحت کرتے اور کوشاں رہتے تھے۔ راہِ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اے لوگو! اس زمانہ میں تم عیش و اطمینان کی زندگی گزار رہے تھے [۲۱]۔

(۴) امام علی علیہ السلام کا ایثار اور بخشش :

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور آپؐ کو حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی خبر دیتے ہوئے فرمایا :

﴿حدیث نمبر: 22﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ! مَا يَدَعُ عَلِيٌّ شَيْئاً مِنْ رِزْقِهِ إِلَّا وَزَّعَهُ بَيْنَ الْمَسَاكِيْنِ.

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ! علی گھر میں کھانا اور کھانے کی کوئی چیز باقی نہیں رکھتے ہیں بلکہ ناداروں اور فقیروں میں تقسیم کردیتے ہیں(۲۲)۔

(۵) امام علی علیہ السلام کا تربیتی کردار:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ امامت، حدیث: ۱۵۔

(۶) علی علیہ السلام کی خلافت کو غصب کرنے کے اسباب:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ خیانت کا شکوہ، حدیث نمبر: 117۔

⌘ اثبات امامت، حدیث نمبر: 16۔

⌘ پہلا خطبہ اور دوسرے خطبے۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا جب اُحد میں جناب حمزہؓ کی قبر پر گریہ کر رہی تھیں تو لوگوں نے آپ سے دریافت کیا:

لوگوں نے آپ سلام اللہ علیہا اور علی علیہ السلام کے خلاف کیوں محاذ بنالیا، اور آپ سلام اللہ علیہا کے مسلّم حق کو کیوں غصب کرلیا؟

﴿حدیث نمبر: 23﴾

قَالَتْ علیہا السلام: لٰكِنَّهَا أَحْقَادٌ بَدْرِيَّةٌ وَ تِرَاتٌ أُحُدِيَّةٌ كَانَتْ عَلَيْهَا قُلُوبُ النِّفَاقِ مُكْتَمِنَةً لِإِمْكَانِ الْوُشَاةِ فَلَمَّا اسْتَهْدَفَ الْأَمْرُ أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا شَآبِيبُ الْآثَارِ.

یہ سب جنگ بدر کی دشمنی اور کینہ توزی اور جنگ احد کا انتقام ہے جو منافقوں کے دلوں میں پوشیدہ تھا۔ لیکن جس دن سے انہوں نے حکومت غصب کی ہے یہ کینے اور حسد ظاہر ہونے لگے[۲۳]۔

(۷) علی علیہ السلام اور عبادت میں آپ کے عاشقانہ جذبے:

ابودرداء کہتے ہیں:

میں نے علی علیہ السلام کو سجدہ گاہ میں اس طرح دیکھا کہ نہ آپؑ کی سماعت کام کر رہی تھی اور نہ آپؑ کے بدن میں کوئی حرکت تھی۔ میں نے چیخ کر کہا: خدا کی قسم علی علیہ السلام دنیا سے اٹھ گئے اور جلدی سے فاطمہ علیہا السلام کو خبر کی۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 24﴾

قَالَتْ: هِيَ - وَ اللهِ - الْغَشْيَةُ الَّتِي تَأْخُذُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

خدا کی قسم! یہ علی علیہ السلام کی معنوی و روحانی حالت ہے کہ وہ خوف خدا میں اکثر غش کر جاتے ہیں[۲۴]۔

(۸) فاطمہ سلام اللہ علیہا اور علی علیہ السلام کی قدریں :

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے مجمع میں حضرت علی علیہ السلام کی عظمت اور قدروں کو بیان فرمایا اور اپنی دختر سے شدید محبت اور قلبی لگاؤ کا اظہار کیا۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت علی علیہ السلام کی عظمت و اقدار کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 25﴾

قَالَتْ : وَ الَّذِیْ اصْطَفَاکَ وَ اجْتَبَاکَ وَ هَدَاکَ وَ هَدَا بِکَ الْاُمَّةَ لاَ زِلْتُ مُقِرَّةً لَهُ مَا عِشْتُ .

اس خدا کی قسم جس نے آپ کو رسالت کیلئے منتخب کیا اور (انسانوں کی ہدایت کیلئے) برگزیدہ کیا۔ آپ کی ہدایت کی اور آپ کے ذریعہ لوگوں کی ہدایت کی۔ میں تاحیات علی علیہ السلام کی عظمت کا اعتراف کرتی رہوں گی[۲۵]۔

(۹) کامیابی کا راز :

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نظر میں علی علیہ السلام سے محبت ہی انسان کی کامیابی ہے۔ فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر : 26﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِنَّ السَّعِیْدَ ، کُلَّ السَّعِیْدِ ، حَقَّ السَّعِیْدِ مَنْ اَحَبَّ عَلِیّاً فِیْ حَیَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ .

بے شک سب سے بڑا سعادت مند اور خوش نصیب وہ شخص ہے جس نے علی علیہ السلام سے ان کی زندگی میں اور مرنے کے بعد محبت کی[۲۶]۔

(۱۰) علی علیہ السلام کی مظلومیت پر گریہ:

احتضار اور جانکنی کے وقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر شدید رقت طاری ہوئی۔ علی علیہ السلام نے گریہ کا سبب دریافت کیا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 27﴾

قَالَتْ : أَبْكِيْ لِمَا تَلْقِيْ بَعْدِيْ .

میں اپنے بعد آپ پر پڑنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے رو رہی ہوں؟[۲۷]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَبْكِيْ ، فَوَ اللهِ ذٰلِكَ لَصَغِيْرٌ عِنْدِيْ فِيْ ذَاتِ اللهِ تَعَالىٰ

روؤ نہیں۔ خدا کی قسم! راہ خدا میں ایسی سختی میرے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۱) حضرت علی علیہ السلام کا دفاع:

دیکھئے: خطبات، سیاسی معرکہ آرائیاں، دفاع، سیاسی وصیتیں اور اثبات امامت۔

(۱۲) حضرت علی علیہ السلام کی بے پناہ مشکلات کے بارے میں حیرانی:

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے درمیان اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ان مشکلوں کا ذکر کرتے ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امیر المومنین علیہ السلام

کے سامنے آنے والی تھیں، فرمایا:

اِنَّ زَوْجَکِ یُلاقِی بَعْدِیْ کَذا وَ کَذا.

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو رنج ہوا۔ دریافت کیا:

﴿حدیث نمبر: 28﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلاَ تَدْعُوا اللهَ اَنْ یَنْصَرِفَ ذٰلِکَ عَنْهُ؟

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپؐ خدا سے یہ دعا نہیں کریں گے کہ ان مشکلوں کو علی علیہ السلام سے دور رکھے(۲۸)۔

فرمایا:

کیوں نہیں! لیکن یہ ہو کے رہے گا۔ کیونکہ انسان آزاد ہیں اور اختیار ایسی نعمت سے وہ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں(۲۹)۔

۹ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سخاوت

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- جنگ و جہاد، حدیث نمبر: 48،
- باپ کو خوش رکھنے کی انتھک کوشش، حدیث نمبر: 32،
- ایثار، حدیث نمبر: 61، 62،
- سخاوت و بخشش سے متعلق اشعار، حدیث نمبر: 103، 104۔

﴿۱۰﴾ ایثارِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ امام کا دفاع، حدیث نمبر: 74، 75۔

⌘ ایثار، حدیث نمبر: 61، 62۔

⌘ زندگی کے مشکلات، حدیث نمبر 184 سے 191 تک

⌘ آئین ہمسرداری، حدیث نمبر: 1

﴿۱۱﴾ ایمان فاطمہ سلام اللہ علیہا

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ خداشناسی والی فصل،

⌘ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دعائیں۔

حوالہ جات

(۱) کنز العمال، ج: ۹، ص: ۳۶۶

(۲) مسند احمد، ج: ۶، ص: ۲۸۲؛ کنز العمال، ج: ۵، ص: ۲۳۵

(۳) بحار، ج: ۶۷، ص: ۲۴۹؛ بحار، ج: ۷۰، ص: ۲۴۹؛ بحار، ج: ۷۱، ص: ۱۸۴

(۴) تفسیر امام حسن عسکری (ع)، ص: ۳۵۴

(۵) کتاب مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۴۴

(۶) بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۴۹

(۷) تفسیر علی بن ابراہیم؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۹۹

(۸) ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۰۱؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۳۴

(۹) ارشاد، شیخ مفید، ص: ۲۳

(۱۰) ارشاد، شیخ مفید، ج: ۱، ص: ۲۷۰

(۱۱) شرح ابن ابی الحدید، ج: ۱۶، ص: ۲۰۱

(۱۲) یہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اس خطبہ کا جزو ہے جو آپ نے مسجد مدینہ میں دیا تھا۔ ملاحظہ ہو حدیث نمبر: 57۔

(۱۳) تفسیر امام حسن عسکری (ع)، ص: ۳۳۰؛ بحار الانوار، ج: ۲۳، ص: ۲۵۹

(۱۴) آیت: ۶۸، سورۂ قصص

(۱۵) آیت: ۴۶، سورۂ حج

(۱۶) بحار، ج: ۳۶، ص: ۳۵۳؛ احقاق الحق، ج: ۲۱، ص: ۲۶

(۱۷) الغدیر، ج: ۱، ص: ۱۹۷

(۱۸) دلائل الامامہ، ص: ۳۸ ؛ خصال، شیخ صدوق، ج: ۱، ص: ۱۷۳

(۱۹) دلائل الامامہ، ص: ۳۸ ؛ احتجاج طبری، ج: ۱، ص: ۱۴۶

(۲۰) ریاحین الشریعہ، علامہ محلاتی، ج: ۱، ص: ۹۳

(۲۱) معانی الاخبار، ص: ۳۵۴ ؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۰ ؛
بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۸

(۲۲) کشف الغمہ، ج: ۱، ص: ۴۷۳ ؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۴۳، ج: ۱۱

(۲۳) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۶ ؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۲۰۵

(۲۴) امالی، شیخ صدوق، ص: ۷۹ ؛ ثواب الاعمال، ج: ۱۱، ص: ۱۲۸

(۲۵) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۳۰ ؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۱۲۸

(۲۶) ینابیع المودۃ، ج: ۱، ص: ۳۷۶

(۲۷) امالی، صدوق، ص: ۱۵۳، ج: ۸ ؛ ذخائر العقبیٰ، ص: ۹۲

(۲۸) بحار الانوار، ج: ۲۴، ص: ۲۳۰ ؛ کنز الفوائد، ص: ۳۳۵

(۲۹) بحار الانوار، ج: ۲۴، ص: ۲۳۰ : علامہ مجلسی (وفات: ۱۱۱۰ ہجری)
کنز الفوائد، ص: ۳۳۵ : علامہ کراجکی شافعی (وفات: ۴۴۹ ہجری)

(ب)

● حفظانِ صحت (بہداشت)

- ہاتھوں کی نظافت
- کھانا کھانے کے آداب
- خرما کی اہمیت

حفظانِ صحت

(۱) ہاتھوں کی نظافت :

ہاتھ کی پاکیزگی کے بارے میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 29﴾

اَلاَ ! لاَ یَلُوْمَنَّ امْرَءٌ اِلاَّ نَفْسَهٗ ، یَبِیْتُ وَ فِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ .

آگاہ ہو جاؤ ! جو شخص کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر سو جاتا ہے ، اس کو اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہیں کرنا چاہیے[1] ۔

(۲) حفظانِ صحت اور کھانا کھانے کے آداب :

کھانا کھانے کے آداب اور حفظانِ صحت کے بارے میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 30﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : فِی الْمَآئِدَةِ اثْنَتَا عَشَرَةَ خَصْلَةً یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَعْرِفَهَا. اَرْبَعٌ فِیْهَا فَرْضٌ وَ اَرْبَعٌ فِیْهَا سُنَّةٌ وَ اَرْبَعٌ فِیْهَا تَاْدِیْبٌ.

فَاَمَّا الْفَرْضُ ــــ : فَالْمَعْرِفَةُ ، وَ الرِّضَا ، وَالتَّسْمِیَةُ ، وَ الشُّکْرُ.

---

(۱) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۶۲۸ ؛ سنن ابن ماجہ ، ج : ۲ ، باب : ۲۲

فَأَمَّا السُّنَّةُ ــــ : فَالْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ ، اَلْجُلُوْسُ عَلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ ، وَالْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ ، وَ لَعْقُ الْأَصَابِعِ .

فَأَمَّا التَّأْدِيْبُ ــــ فَالْأَكْلُ بِمَا يَلِيْكَ وَ تَصْغِيْرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيْدُ وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِيْ وُجُوْهِ النَّاسِ .

دستر خوان پر بیٹھنے کے بارے میں آداب ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ انہیں جانے۔ ان میں سے چار واجب، چار مستحب اور چار، ادب و شرافت کی علامت ہیں۔

واجب یہ ہیں:

- خدا کی معرفت (یعنی انسان یہ جان لے کہ ساری نعمتیں اس کی طرف سے ہیں)۔
- خدا کی نعمتوں اور اس کی عطا پر راضی رہنا۔
- کھانا شروع کرتے ہوتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔
- کھانا کھانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرنا (الحمد للہ رب العالمین کہنا)۔

مستحب یہ ہیں:

- کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا۔
- بائیں طرف بیٹھنا۔
- بیٹھ کر کھانا کھانا۔
- انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کو چاٹ لینا۔

شرافت کی علامتیں :

- اپنے سامنے سے لقمہ اٹھانا۔
- چھوٹا لقمہ لینا۔
- اچھی طرح چبانا۔
- دوسروں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا[۱]۔

(۳) خرما کی اہمیت :

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے خرما کی غذا کی اہمیت کے بارے میں فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 31 ﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا : نِعْمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ .

خرما مومن کیلئے بہترین تحفہ ہے[۲]۔

---

(۱) نفائس اللباب ، ج : ۳ ، ص : ۱۲۴ (مخطوط) ؛ عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۶۲۹

(۲) کنز العمال ، ج : ۱۲ ، ص : ۳۳۹ ، حدیث : ۳۵۳۰۵

(پ)

■ عورت کا پردہ

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ عورت کا حجاب۔

■ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تربیتی وتعمیری کردار۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ اثبات امامت، حدیث نمبر: 4

---

۱ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ سلام اللہ علیہا

۲ وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم۔

۳ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تنہائی اور مصائب۔

۴ یادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

﴿۱﴾ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ سلام اللہ علیہا

(۱) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش رکھنے کی کوشش :

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں :

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی سفر پر جاتے تو فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے خدا حافظ کر کے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ملتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے لئے دو دست بند، دو گوشوارے اور گھر کے دروازے کیلئے ایک پردہ خریدا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آئے تو فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ملنے گئے لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پردے اور ان کے اس سادہ زیور کو دیکھنے کے بعد مسجد واپس آ گئے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سمجھ گئیں کہ بابا کچھ ناراض ہیں، لہٰذا گھر کا پردہ اور اپنا زیور اتار کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا اور یہ کہلوا دیا کہ :

﴿حدیث نمبر: 32﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : تَقْرَأُ عَلَیْکَ اِبْنَتُکَ السَّلَامُ وَ تَقُوْلُ :

"اِجْعَلْ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ".

آپ کی بیٹی آپ پر سلام بھیجتی ہے اور عرض کرتی ہے:

''ان چیزوں کو راہِ خدا میں دے دیجئے''[1]۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ایثار اور بخشش کو دیکھتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: **فَدَاهَا أَبُوْهَا** ۔ یعنی: ''اس کا باپ اس پر قربان''۔

(۲) باپ سے ہمدردی:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی کے آخری دنوں میں منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

جس کا مجھ پر کوئی حق و قرض ہو، وہ مجھ سے طلب کر لے۔

اسی وقت بلالؓ نے مدینہ کے کوچوں میں یہ ندا کی:

هٰذَا مُحَمَّدٌ يُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَفْسِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

اے لوگو! یہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جو قیامت سے پہلے قصاص دینا چاہتے ہیں۔ جس شخص کا ان پر کوئی حق ہو، وہ آکر طلب کر لے۔

ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس وقت آپ جنگِ بدر میں جانبازوں کی صفوں کو منظم کر رہے تھے، اس وقت آپ نے میرے برہنہ شکم پر ایک کوڑا مارا تھا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنا قصاص لے لو۔

اس شخص نے کہا: وہی کوڑا لاؤ۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے وہی کوڑا لاؤ جو جنگ کے زمانے میں میرے پاس تھا۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دریافت کیا:

﴿حدیث نمبر: 33﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا بِلَالُ! مَا يَصْنَعُ وَالِدِیْ بِالْقَضِيْبِ وَ لَيْسَ هٰذَا يَوْمَ الْقَضِيْبِ؟

(لَمَّا أَخْبَرَ بِلَالُ مَا وَقَعَ قَالَتْ:)

وَا غَمَّاهُ لِغَمِّكَ يَا أَبَتَاهُ!

مَنْ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ يَا حَبِيْبَ اللهِ وَ حَبِيْبَ الْقُلُوْبِ.

يَا بِلَالُ! فَقُلْ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ يَقُوْمَانِ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقْتَصَّ مِنْهُمَا وَ لَا يَدَعَانِهِ يَقْتَصُّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

اے بلالؓ! اس کوڑے کو جو کہ جنگ بدر کے زمانہ میں بابا کے پاس تھا، اسے کیا کریں گے؟ اب جنگ کا زمانہ نہیں ہے۔

جب بلالؓ نے واقعہ بیان کیا تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے نالہ کیا اور کہا:

اے بابا! آپ کی اس مصیبت پر افسوس ہے۔ اے اللہ کے حبیب، اے دلوں کے محبوب! آپ کے علاوہ فقیروں، ناداروں اور سفر میں

لاچار ہو جانے والوں کا سرپرست کون ہے؟
اے بلال! حسن و حسین علیہما السلام سے کہہ دو کہ وہ اس شخص کے سامنے کھڑے ہو جائیں تاکہ وہ ان سے قصاص لے لے اور وہ اس شخص کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت نہ پہنچانے دیں[۲]۔

(۳) محبت پدری:

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پیغمبر کی محبت پدری کے بارے میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جو کہ قابل توجہ ہے:

﴿حدیث نمبر: 34﴾

قَالَتْ علیہا السلام: لَمَّا نَزَلَتْ:

"لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا".

هِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ أَقُوْلَ لَهُ "يَا أَبَةَ" فَكُنْتُ أَقُوْلُ "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" فَأَعْرَضَ عَنِّيْ مَرَّةً أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ! اِنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ فِيْكَ وَ لَا فِيْ أَهْلِكَ وَ لَا فِيْ نَسْلِكَ، أَنْتِ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْكِ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِيْ أَهْلِ الْجَفَاءِ وَ الْغِلْظَةِ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْحَابِ الْبَذْخِ وَ الْكِبْرِ، قُوْلِيْ: "يَا أَبَةَ" فَاِنَّهَا أَحْيٰى لِلْقَلْبِ وَ أَرْضٰى لِلرَّبِّ[۳].

جب یہ آیت نازل ہوئی:
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح آواز نہ دیا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو

پکارتے ہو"(۴)۔ تو مجھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بابا کہہ کر پکارتے ہوئے خوف محسوس ہوا۔ چنانچہ دوسروں کی مانند میں نے بھی آپ کو "یا رسول اللہ" کہہ کر مخاطب کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یا دو بار میری طرف سے رخ پھیر لیا (اور کوئی جواب نہ دیا) اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! یہ آیت تمہارے، تمہاری نسل اور تمہارے خاندان کے بارے میں نازل نہیں ہوئی ہے۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ یہ آیت تو قریش کے جفاکاروں اور بدمزاجوں کو ادب سکھانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔ خود پسند اور مغرور لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
تم مجھے بابا ہی کہہ کر پکارا کرو کہ یہ میرے دل کو زیادہ محبوب ہے اور اس سے خدا خوشنود ہوتا ہے(۵)۔

۲ وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم

(۱) وقتِ وفات نالہ و فریاد:

وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، علی مرتضیٰ اور حسن و حسین علیہم السلام نے بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں طرف حلقہ کیا اور اشکبار آنکھوں سے آفتاب رسالت کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن کہہ نہ سکے۔
روتے ہوئے حالت غیر ہوگئی۔

یہ حال دیکھ کر فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فریاد کی اور کہا:

﴿حدیث نمبر: 35﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ قَطَعْتَ قَلْبِیْ وَ أَحْرَقْتَ کَبِدِیْ لِبُکَائِکَ یَا سَیِّدَ النَّبِیِّیْنَ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ.

یَا أَمِیْنَ رَبِّهٖ وَ رَسُوْلَهٗ یَا حَبِیْبَهٗ وَ نَبِیَّهٗ.

مَنْ لِوَلَدِیْ بَعْدَکَ؟ وَ لِذُلٍّ یَنْزِلُ بِیْ بَعْدَکَ؟

مَنْ لِعَلِیٍّ أَخِیْکَ وَ نَاصِرِ الدِّیْنِ؟

مَنْ لِوَحْیِ اللهِ وَ أَمْرِهٖ؟

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (کے غم) نے میرے دل کو پاش پاش کر دیا۔ اے اولین و آخرین نبیوں کے سردار آپ کے گریہ کرنے سے میرے جگر میں شعلہ غم بھڑک اٹھا ہے۔

اے اپنے رب کے امین و رسول! اے اس کے حبیب و نبی!

آپ کے بعد میرے بچوں کا کون ہے؟

آپ کے بعد مجھ پر کتنی مصیبتیں اور رسوائیاں نازل ہوں گی۔

آپ کے بعد آپ کے بھائی، دین کے مددگار علی علیہ السلام کا کون ہے؟

اب وحی خدا اور اس کا امر کس پر نازل ہوگا؟ (۶)

پھر باپ کی طرف جھکیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ لیا۔ باپ کے رخسار سے آنسو پونچھے۔ اسی وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہاتھ علی علیہ السلام کے ہاتھ میں

دیا اور فرمایا:

اے علیؑ! فاطمہؑ تمہارے پاس میری اور خدا کی امانت ہیں اس کی حفاظت کرو۔

(۲) وحی کا منقطع ہو جانا:

وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مدینہ کے عورتوں کے مجمع میں رقت آمیز لہجہ میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 36﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اِنْقَطَعَ عَنَّا خَبَرُ السَّمَآءِ [۷].

ہم سب خدا کیلئے ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہوگی۔ (آہ! وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) آسمان سے آنے والی خبر اور وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا [۸]۔

(الف) معاذ کی روایت

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا پر شدید گریہ طاری رہتا تھا، فرمایا کرتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 37﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا أَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ ، اِنْقَطَعَتْ عَنَّا أَخْبَارُ السَّمَآءِ يَا أَبَتَاهُ لاَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ اِلَيْنَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أَبَداً .

آہ ، اے بابا ! آپ کے بعد اپنے دل کی بات جبرئیل سے ہی کہی جاسکتی لیکن آپ کی وفات کے بعد آسمانی خبریں آنا بند ہوگئیں۔ اور اے بابا ! اب کبھی خدا کی طرف سے وحی نہیں آئے گی[۹]۔

(ب) انس بن مالک کی روایت

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بہت زیادہ روتی تھیں اور کہتی تھیں :

﴿ حدیث نمبر : 38 ﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبّاً دَعَاهُ .

يَا أَبَتَاهُ ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ .

يَا أَبَتَاهُ ، اِلىٰ جِبْرِئِيْلَ نَنْعَاهُ .

آہ ، اے بابا ! آپ نے اپنے رب کی آواز پر لبیک کہا۔

آہ ، اے بابا ! جنت الفردوس آپ کی منزل ہے۔

آہ ، اے باب ! جبرئیل نے آپ کی وفات کی خبر دی۔ (یا آپ کے بعد جبرئیل سے دردِ دل بیان کیا جاسکتا ہے)[۱۰]۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے انس کو مخاطب کر کے فرمایا :

﴿ حدیث نمبر : 39 ﴾

قَالَتْ : يَا أَنَسُ ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلىٰ رَسُوْلِ اللهِ التُّرَابَ؟

اے انس ! تمہارے دل اور نفس ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفنانے پر کیسے راضی ہوگئے؟[۱۱]

اس موضوع کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ اشعار حضرت زہرا سلام اللہ علیہا۔

﴿۳﴾ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تنہائی اور مصائب

(۱) شوہر کی بے چارگی :

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے امت اسلامی اندوہ وغم کے دریا میں ڈوب گئی تھی۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا باپ کے فراق میں تڑپ رہی تھیں۔ اسلام کی کسمپرسی کو دیکھ رہی تھیں۔

ایک طرف تو جاہلی فکر و خیال کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ دوسری طرف حریم ولایت پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ اندوہ وغم کے بارسے کمر خم ہوتی جارہی تھی کہ آپ نے دردانگیز لہجہ میں فریاد کی اور باپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 40﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : یَا أَبَتَاهُ مَا أَعْظَمَ ظُلْمَةَ مَجَالِسِکَ !

فَوَا أَسَفَاهُ عَلَیْکَ اِلیٰ أَنْ أُقْدِمَ عَاجِلاً عَلَیْکَ !

وَ أُثْکِلَ أَبُو الْحَسَنِ الْمُؤْتَمَنُ أَبُوْ وَلَدَیْکَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ أَخُوْکَ وَ وَلِیُّکَ وَ حَبِیْبُکَ وَ مَنْ رَبَّیْتَهُ صَغِیْراً وَ آخَیْتَهُ کَبِیْراً وَ أَجْلیٰ أَحِبَّائِکَ وَ أَصْحَابِکَ اِلَیْکَ ، مَنْ

كَانَ مِنهُمْ سَابِقاً وَ مُهَاجِراً وَ نَاصِراً ، وَ أَوَّلُهُمْ سَابِقاً إِلَى الإِسْلَامِ ، وَ مُهَاجَرَةً إِلَيْكَ .

يَا خَيرَ الْأَنَامِ فَهَا هُوَ يُسَاقُ فِي الْأَسْرِ كَمَا يُسَاقُ الْبَعِيرُ .

وَ الثُّكْلُ شَامِلُنَا وَ الْبُكَاءُ قَاتِلُنَا وَ الْأَسىٰ لَازِمُنَا .

وَا مُحَمَّدَاهُ ! وَا أَبَاهُ ! وَا حَبِيبَاهُ ! وَا أَبَا الْقَاسِمَاهُ ! وَا أَحْمَدَاهُ ، وَا قِلَّةَ نَاصِرَاهُ ! وَا غَوْثَاهُ ! وَا طُولَ كُرْبَتَاهُ ! وَا حُزْنَاهُ ! وَا مُصِيبَتَاهُ !

ہائے بابا آپ کی جدائی ! آپ کے بعد مجلسیں کتنی بے رونق اور تاریک ہیں۔ میں آپ سے کتنی دور رہ گئی ہوں۔ میں مضطرب ہوں کہ جلد از جلد آپ تک پہنچ جاؤں۔

بابا آپ کی عزاداری میں ابوالحسن علیہ السلام ہی غم و اندوہ کے امین ہیں۔ بابا آپؐ کے دونوں فرزند، حسن و حسین علیہما السلام آپؐ کے بھائی ، آپؐ کے ولی و جانشین ، حبیب جس کی آپؐ نے بچپنے میں تربیت کی اور جوانی کے عالم میں جس کو بھائی بنایا۔ جو آپؐ کے عظیم دوست اور اصحاب کے درمیان سب سے زیادہ آپؐ کو محبوب تھے۔ جس نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا۔ جس نے اسلام کی نصرت کی اور ہجرت کی۔

اے تمام لوگوں سے نیک اور بہتر ! آیئے اور دیکھئے ، انہیں اسیر کی طرح کھینچتے ہوئے لے جارہے ہیں۔ اے بابا ! ہمارے اوپر آپؐ کا غم چھایا ہوا ہے۔ گریہ و زاری ہمیں مارے ڈال رہا ہے۔ حسرت و یاس ہمارا

ساتھ نہیں چھوڑتی ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! فریاد ہے ! بابا، فریاد ہے ! اے حبیب خدا، فریاد ہے ! اے ابوالقاسم، فریاد ہے ! اے احمد مختار، فریاد ہے ! ہائے کتنے کم مددگار ہیں، اس طویل کرب سے فریاد ہے ! جان مصیبتوں اور بے پناہ مشکلوں کی فریاد ہے !(۱۲)

ان درد انگیز باتوں کے بعد آپ سلام اللہ علیہا نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑیں۔

(۲) مصائب اور خیانتوں کا شکوہ :

بے پناہ غم، اقتدار کے بھوکے لوگوں کا حملہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہونے کے بعد فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 41﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِنْقَطَعَتْ بِکَ الدُّنْیَا بِاَنْوَارِهَا ، وَ زَوَتْ زَهْرَتُهَا ، وَ كَانَتْ بِبَهْجَتِکَ زَاهِرَةٌ ، فَقَدِ اسْوَدَّ نَهَارُهَا فَصَارَ يَحْكِیْ حَنَادِسَهَا ، رَطْبُهَا وَ يَابِسُهَا .

يَا أَبَتَاهُ لَا زِلْتُ آسِفَةٌ عَلَيْکَ اِلَى التَّلَاقِ ،

يَا أَبَتَاهُ زَالَ غُمْضِیْ مُنْذُ حَقَّ الْفِرَاقِ ،

مَنْ لِلْأَرَامِلِ وَ الْمَسَاكِيْنِ ؟ وَ مَنْ لِلْأُمَّةِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ؟

يَا أَبَتَاهُ أَمْسَيْنَا بَعْدَکَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ،

يَا أَبَتَاهُ أَصْبَحَتِ النَّاسُ عَنَّا مُعْرِضِيْنَ ، وَ لَقَدْ كُنَّا بِكَ مُعَظَّمِيْنَ فِي النَّاسِ غَيْرَ مُسْتَضْعَفِيْنَ ،

فَأَيُّ دَمْعَةٍ لِفِرَاقِكَ لَا تَنْهَمِلُ؟ وَ أَيُّ حُزْنٍ بَعْدَكَ عَلَيْكَ لَا يَتَّصِلُ؟ وَ أَيُّ جُفْنٍ بَعْدَكَ بِالنَّوْمِ يَكْتَحِلُ ؟

وَ أَنْتَ رَبِيْعُ الدِّيْنِ وَ نُوْرُ النَّبِيِّيْنَ ،

فَكَيْفَ لِلْجِبَالِ لَا تَمُوْرُ ؟ وَ لِلْبِحَارِ بَعْدَكَ لَا تَغُوْرُ ؟ وَالْأَرْضُ كَيْفَ لَمْ تَتَزَلْزَلْ؟

رُمِيْتُ يَا أَبَتَاهُ بِالْخَطْبِ الْجَلِيْلِ ، وَ لَمْ تَكُنِ الرَّزِيَّةُ بِالْقَلِيْلِ ،

وَ طُرِقْتُ يَا أَبَتَاهُ بِالْمُصَابِ الْعَظِيْمِ ، وَ بِالْفَادِحِ الْمَهُوْلِ ،

بَكَتْكَ يَا أَبَتَاهُ الْأَمْلَاكُ ، وَ وَقَفَتِ الْأَفْلَاكُ ،

فَمِنْبَرُكَ بَعْدَكَ مُسْتَوْحِشٌ ، وَ مِحْرَابُكَ خَالٍ مِنْ مُنَاجَاتِكَ ،

وَ قَبْرُكَ فَرِحٌ بِمُوَارَاتِكَ وَ الْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ إِلَيْكَ وَ إِلَىٰ دُعَائِكَ وَ صَلَاتِكَ .

اے بابا! آپؐ کے وجود سے دنیا میں رونق تھی لیکن اب آپؐ کے اٹھ جانے سے اس کی رونق ختم ہوگئی۔ اس کے پھول مرجھا گئے۔ اس کا ہر خشک وتر تاریکی میں ڈوب گیا۔ اے بابا! جب تک میں آپ سے نہیں ملوں گی، آپؐ کا غم منانی رہوں گی۔

اے بابا! جب سے آپ جدا ہوئے ہیں مجھے نیند نہیں آئی۔

اے بابا ! اب بیواؤں اور مسکینوں کی خبر لینے والا کون ہے اور قیامت تک امت کی ہدایت کون کرے گا؟

اے بابا ! آپؐ کے وجود سے لوگوں میں ہماری عزت تھی۔ آپؐ کے بعد ہم رسوا ہوگئے۔ کون سی آنکھ ہے جو آپؐ کے غم میں نہیں روئی؟ اور کون سا غم والم ہے جو آپؐ کے بعد مسلسل نہ پڑا ہو؟ کون سی پلک ہے جو آپؐ کے بعد نیند سے جھپکی ہو؟

آپؐ دین کی بہار اور انبیاء علیہم السلام کا نور ہیں۔ کیا ہوا پہاڑ چکنا چور ہوکر گر کیوں نہیں پڑتے؟! کیا ہوا دریا تہ نشین کیوں نہیں ہوجاتے؟! زمین کو زلزلے کیوں نہیں آتے؟! اے بابا ! میں بہت عظیم مصیبت و بلا میں گھری ہوں۔ مصیبت ہے کہ کم ہونے میں نہیں آتی!

اے بابا ! فرشتوں نے آپؐ پر گریہ کیا اور آسمان اپنی جگہ قائم رہا۔ آپؐ کے بعد آپؐ کا منبر دوسروں سے مانوس نہیں ہوا۔ آپؐ کی محراب آپؐ کی مناجات سے خالی ہے۔ آپؐ کی قبر آپؐ کو پا کر خوش ہے۔ جنت آپؐ کی دعا اور نماز کی مشتاق ہے[۱۳]۔

(۳) شدید وحشت اور دنیا سے بے زاری :

ورقہ بن عبداللہ ازدی نے حضرت فضہؓ سے روایت کی ہے :

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بے تاب ہوکر گھر سے باہر نکل آئیں۔ حالانکہ شدید گریہ کرنے اور درد جدائی کی وجہ سے آپؑ میں چلنے کی

طاقت نہ تھی۔ لیکن قبر رسول ﷺ پر پہنچ گئیں اور جب گلدستہ اذان اور محراب عبادت کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر مدینہ کی عورتیں آپ کے چاروں طرف جمع ہوگئیں۔ آپؑ کے چہرے پر انہوں نے پانی کے چھینٹے دیئے تو آپؑ کو ہوش آیا۔ اپنے بابا کی قبر کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 42﴾

قَالَتْؑ : رُفِعَتْ قُوَّتِیْ وَ خَانَنِیْ جَلَدِیْ وَ شَمِتَ بِیْ عَدُوِّیْ وَ الْكَمَدُ قَاتِلِیْ . يَا أَبَتَاهُ ! بَقِيْتُ وَالِهَةً وَحِيْدَةً ، وَ حَيْرَانَةً فَرِيْدَةً، فَقَدِ انْخَمَدَ صَوْتِیْ وَ انْقَطَعَ ظَهْرِیْ وَ تَنَغَّصَ عَيْشِیْ، وَ تَكَدَّرَ دَهْرِیْ.

فَمَا أَجِدُ يَا أَبَتَاهُ بَعْدَكَ أَنِيْساً لِوَحْشَتِیْ وَ لاَ رَاداً لِدَمْعَتِیْ ، وَ لاَ مُعِيْناً لِضَعْفِیْ؟ فَقَدْ فَنِیَ بَعْدَكَ مُحْكَمُ التَّنْزِيْلِ ، وَ مَهْبَطُ جَبْرَئِيْلَ ، وَ مَحَلُّ مِيْكَائِيْلَ .

اِنْقَلَبَتْ بَعْدَكَ يَا أَبَتَاهُ الْأَسْبَابُ ، وَ أُغْلِقَتْ دُوْنِیَ الْأَبْوَابُ ، فَأَنَا لِلدُّنْيَا بَعْدَكَ قَالِيَةٌ ، وَ عَلَيْكَ مَا تَرَدَّدَتْ أَنْفَاسِیْ بَاكِيَةٌ، لاَ يَنْفَدُ شَوْقِیْ اِلَيْكَ ، وَ لاَ حُزْنِیْ عَلَيْكَ وَا أَبَتَاهُ ! وَا لَبَّاهُ !

بابا! میری طاقت جواب دے گئی۔ مجھے اپنی بھی خبر نہ رہی۔ میرے دشمن مجھے ملامت کرنے والے ہوگئے اور میرا باطنی رنج والم مجھے مار ڈال رہا ہے۔ بابا! میں حیران و مضطر تنہا رہ گئی۔ میری آواز دب گئی۔ میری کمر ٹوٹ

گئی۔ میری زندگی مکدر ہوگئی اور میرا زمانہ تاریک ہوگیا۔

بابا! آپ کے بعد مجھے اپنی تنہائی کیلئے کوئی مونس اور بہنے والے آنسوؤں کا پوچھنے والا نہیں ملتا اور نہ ہی اپنی کمزوری کیلئے کوئی مددگار نظر آتا ہے۔

بابا! آپ کے بعد نزول قرآن، جبرئیل کی منزل اور میکائیل کا مرکز ناپید ہوگیا۔

بابا! آپ کے بعد لوگوں کے روابط دگرگوں ہوگئے اور میرے لئے دروازے بند ہوگئے۔ آپ کے بعد میں دنیا سے بیزار ہوگئی۔ میں زندگی بھر آپ کا ماتم کرتی رہوں گی۔ آپ سے مجھے جو شغف ہے اور آپ کا جو غم مجھے ہے، وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ فریاد ہے بابا! فریاد ہے بابا![۱۴]

۴ یادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) بچوں کے بیچ میں بابا کی یاد:

فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کی محبت کو یاد کرکے اپنے بچوں سے کہتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 43﴾

قَالَتْ علیہا السلام: أَيْنَ أَبُوكُمَا الَّذِي كَانَ يُكْرِمُكُمَا وَ يَحْمِلُكُمَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ؟ أَيْنَ أَبُوكُمَا الَّذِي كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ شَفَقَةً عَلَيْكُمَا؟ فَلَا يَدَعُكُمَا تَمْشِيَانِ عَلَى الْأَرْضِ وَ لَا أَرَاهُ يَفْتَحُ هٰذَا الْبَابَ أَبَداً وَ لَا يَحْمِلُكُمَا عَلٰى عَاتِقِهِ كَمَا لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ بِكُمَا ؟

میرے دونوں بیٹو! تمہارے شفیق باپ کہاں ہیں؟ جو تمہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ جو تم دونوں کو دوش پر سوار کرتے تھے!

تمہارے شفیق باپ کہاں ہیں جو تم پر تمام لوگوں سے زیادہ مہربان تھے؟ جو تمہیں زمین پر نہیں چلنے دیتے تھے۔ اب میں انہیں نہیں دیکھتی کہ اس دروازے کو کھولیں اور تم دونوں کو دوش پر سوار کریں، جیسا کہ وہ تم کو ہمیشہ سوار کرتے تھے[۱۵]۔

(۲) باپ کی یاد اور اذان سننے کا شوق:

رسول ﷺ کی رحلت کے بعد فاطمہ زہراؑ کو اسلام اور آپ ﷺ کی نبوت کا زریں عہد یاد آ گیا۔ فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 3﴾

قَالَتْ: اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَ مُؤَذِّنِ اَبِیْ ﷺ بِالْاَذَانِ.

مجھے اپنے باپ ﷺ کے مؤذن -بلالؓ- کی اذان سننے کا بہت اشتیاق ہے[۱۶]۔

جب بلالؓ کو یہ خبر ہوئی کہ فاطمہؑ اذان سننا چاہتی ہیں تو اذان دینے پر تیار ہو گئے، حالانکہ رسول ﷺ کے بعد انہوں نے اذان دینی چھوڑ دی تھی۔ اس طرح اہل مدینہ نے ایک بار پھر بلالؓ کی دلنشین آواز سنی۔ مدینہ بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن جب بلال نے **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہا تو بلالؓ سے کہا گیا:

اے بلالؓ! اذان بند کر دو کہ فاطمہؑ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی ہیں۔

حوالہ جات

(۱) مسند احمد، ج: ۵، ص: ۲۷۵؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۰

(۲) امالی، صدوق، ح: ۶؛ بحار الانوار، ج: ۴۲، ص: ۵۰۸

(۳) آیت: ۶۳، سورۂ نور

(۴) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۳۲۰؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۳۲

(۵) ● مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۲۰: محمد بن علی شہر آشوب (وفات: ۵۸۸ ہجری)

● بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۳۲ و ۳۳: علامہ مجلسی (وفات: ۱۱۱۰ ہجری)

● کوکب الدرّی، ج: ۱، ص: ۱۵۰: حائری مازندرانی (وفات: تیرہویں صدی ہجری)

● مناقب ابن مغازلی، ص: ۳۶۵: ابن مغازلی شافعی (وفات: ۴۸۳ ہجری)

● حلیۃ الابرار، ج: ۱، ص: ۱۹۰، ح: ۹: ہاشم بحرانی (وفات ۱۱۰۷ ہجری)

(۶) بحار الانوار، ج: ۲۲، ص: ۴۸۴؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۳۳۹

(۷) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۳۵

(۸) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۳۵؛ مقتل الحسین، ج: ۱، ص: ۸۰، فصل: ۵

(۹) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ احقاق الحق، ج: ۱۰

(۱۰) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ احقاق الحق، ج: ۱۰

(۱۱) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۵؛ سنن دارمی، ج: ۱، ص: ۴۰

(۱۲) ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۲۴۹؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۲۷ - ۲۳۰

(۱۳) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۶؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۸۶، باب: ۱۲

(۱۴) بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۶، باب: ۷؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۸۷، باب ۲

(۱۵) اعیان الشیعہ، ص: ۳۱۹، ج: ۱؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۶۲

(۱۶) الوافی، ج: ۷، ص: ۵۷۱، ح: ۶۶۱۳؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۷، ح: ۷

(ت)

﴿۱﴾ تربیت

﴿۲﴾ عذاب خدا کا خوف (ترس)

﴿۱﴾ تربیت

(ا) بچوں کے جھگڑے چکانے کی اہمیت:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کو خطاطی (Hand Writing) کے مقابلے کے بارے میں فرمایا:

جس کا خط اچھا ہے، اُس کی طاقت بھی زیادہ ہے۔

حسن و حسین علیہما السلام دونوں نے بہت اچھا لکھا۔ لیکن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔ بلکہ انہیں ان کی والدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس بھیج دیا تاکہ فیصلے سے جو حیرانی ہو ماں کی محبت سے اس کی تلافی ہو جائے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دیکھا دونوں کی تحریر خوب ہے۔ دونوں نے اس ہنر کے مقابلہ میں شرکت کی ہے۔ کیا کیا جائے؟

خود کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 45﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَنَا مَاذَا أَصْنَعُ ؟ وَ كَيْفَ أَحْكُمُ بَيْنَهُمَا ؟

اب میں کیا کروں؟ اپنے ان دونوں بچوں کے درمیان کیسے فیصلہ کروں؟

نہایت ہی دور اندیشی اور تربیتی مسائل کی رعایت کرتے ہوئے بچوں کا فیصلہ خود بچوں پر چھوڑتے ہوئے فرمایا:

يَا قُرَّتَيْ عَيْنِيْ ! اِنِّيْ أَقْطَعُ قِلَادَتِيْ عَلىٰ رَأْسِكُمَا وَ أَنْشُرُ بَيْنَكُمَا جَوَاهِرَ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهَا أَكْثَرَ ، فَخَطُّهُ أَحْسَنُ وَ تَكُوْنُ قُوَّتُهُ أَكْثَرَ .

اے میرے نور چشمو! میں اپنے گلوبند کا دھاگہ توڑتی ہوں اور اس کے موتی تمہارے سر پر ڈالتی ہوں اور اس کے موتی تمہارے سامنے بکھیرتی ہوں۔ تم میں سے جو بھی اس ہار کے زیادہ موتی چنے گا، اس کا خط اچھا سمجھا جائیگا اور اسی کو زیادہ قوی تصور کیا جائیگا[1]۔

(۲) بچوں کی پرورش میں اشعار کے فن سے مدد لینا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اشعار، حدیث نمبر:102۔

(۳) مالی مشکلات اور بچوں کی پرورش:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

اقتصادی مشکلات، حدیث نمبر:105۔

(۴) بچوں کی شفایابی کیلئے نذر کرنا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

روزہ، حدیث نمبر:86۔

---

(۱) بحار، ج:۴۵، ص:۱۹۰، حدیث:۳۶؛ بحار: ج:۴۳، ص:۳۰۹؛ احقاق الحق، ج ۱۰، ص:۲۵۴

۲ عذاب خدا کا خوف

(۱) جہنم کی آگ کا ڈر:

جب عذاب والی آیتیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ ، لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ (۱).

تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت روئے۔ اصحاب پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

باپ کے رونے کی خبر حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو بھی ہو گئی۔ فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 46﴾

قَالَتْ : يَا أَبَتِ ! فَدَيْتُكَ مَا الَّذِیْ أَبْكَاكَ؟

آپ پر قربان جاؤں، بابا! کس نے آپ کو رلایا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عذابِ خدا کی آیات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سامنے تلاوت فرمائیں۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا یہ کہتے ہوئے خوفِ خدا سے زمین پر گر پڑیں:

اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ ! لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ .

وائے ہو، پھر وائے ہو! اس شخص پر کہ جو جہنم میں جائیگا (۲)۔

---

(۱) آیت: ۴۳ و ۴۴، سورۂ الحجر

(۲) بحار، ج: ۸، ص: ۳۰۳، حدیث: ۴۳؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۸۸، حدیث: ۹؛ ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۳۹

(۲) آخرت کے طویل سفر کا غم :

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر وضو کیا اور اس کے بعد معلوم کیا :

بیٹی ! تمہارا کیا حال ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 47﴾

قَالَتْ : وَاللهِ! لَقَدِ اشْتَدَّ حُزْنِیْ وَ اشْتَدَّتْ فَاقَتِیْ وَ طَالَ أَسَفِیْ.

خدا کی قسم ! میرا حزن و ملال بڑھ گیا ہے۔ میری ناداری و غربت شدید ہوگئی ہے۔ اور رنج و محن طولانی ہوگیا ہے [۱]۔

(کہ میں نے آخرت کے طویل سفر کیلئے کیا جمع کیا ہے؟)

---

(۱) احقاق الحق ، ج : ۴ ، ص : ۱۵۰ ؛ بحار الانوار ، ج : ۳۸ ، ص : ۱۹

(ج)

■ جاہلیت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 75۔

■ جبرئیل۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 122، 196۔

■ شیعوں کا جاذبہ اور واقعہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 121۔

■ جمعہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 82۔

■ جنازہ ایسے ہی پڑا رہ گیا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 171۔

■ شکم میں جو بچہ شہید ہوگیا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 125۔

■ جہاد۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 57۔

﴿۱﴾ جنگ اور جہاد میں شرکت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 48۔

جنگ اور جہاد میں شرکت

(۱) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی جنگ میں شرکت:

جنگ خندق کے موقعہ پر مدینہ محاصرہ میں تھا۔ ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق جنگ میں حصہ لے رہا تھا۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا روٹیاں پکاتی تھیں اور محاذ پر لگے ہوئے مجاہدوں کی بعض ضرورتوں کو پورا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ سلام اللہ علیہا نے اپنے بچوں کیلئے تازہ روٹیاں پکائی تھیں لیکن باپ کے بغیر آپ سے کھائی نہیں گئیں۔ چنانچہ محاذ پر خود بابا کے پاس گئیں اور عرض کی:

﴿حدیث نمبر: 48﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا: قُرْصاً خَبَزْتُهُ وَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ، حَتّٰى أَتَيْتُکَ بِهٰذِهِ الْكِسْرَةِ.

میں نے بچوں کیلئے کچھ روٹیاں پکائی تھیں، لیکن میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کے بغیر کھالوں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں لائی ہوں۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تین دن کے بعد یہ پہلا لقمہ ہے جو تمہارے باپ نے منہ میں رکھا ہے[1]۔

---

(۱) بحار الانوار، ج: ۲۰، ص: ۲۴۵، حدیث۔ ۱۰؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۸۵

(۲) جہاد کا فلسفہ:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جہاد کا فلسفہ نہایت ہی بھرپور انداز میں بیان فرمایا ہے۔

خود محاذ کے پیچھے رہ کر باپ اور شوہر کو کھانا پکا کر کھلاتی تھیں اور جہاد کے بارے میں غور کرتی تھیں ۔ چنانچہ راہِ خدا میں جہاد کی عظمت و قیمت کے بارے میں فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر: 49﴾

قَالَتْ :اِمَامَتُنَا أَمَاناً لِلْفُرْقَةِ ، وَ الْجِهَادُ عِزّاً لِلْاِسْلَامِ .

ہماری امامت تفرقہ سے امان اور اسلام کی عزت کا سبب ہے۔ جبکہ راہِ خدا میں جہاد، اسلام کی عزت و بقا کا ضامن ہے[1]۔

---

(۱) معانی الاخبار، ص: ۳۵۴؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۰؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۸

(چ، ح)

■ پردہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلیے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 51۔

■ حُسنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلیے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 164۔

---

۱ فاطمہ کا پردہ۔

۲ جنت کی حوریں، فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دیدار کی مشتاق۔

۱ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا پردہ

(۱) نامحرموں سے پردہ:

ایک اندھا اجازت لے کر حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا وہاں سے اٹھ گئیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی ! یہ تو اندھا ہے!

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 50﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا: اِنْ لَمْ یَکُنْ یَرَانِیْ فَاِنِّیْ اَرَاہُ، وَ هُوَ یَشُمُّ الرِّیْحَ.

بابا! اگر وہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے تو میں تو اسے دیکھ رہی ہوں۔ اگرچہ وہ دیکھتا نہیں لیکن عورت کی خوشبو تو سونگھ سکتا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دختر نیک اختر کی یہ بات سن کر فرمایا:

کیوں نہ ہو کہ تم میرا ہی ٹکڑا ہو[1]۔

---

(۱) مناقب، ص: ۳۸۰، حدیث: ۳۲۸؛ بحارالانوار، ج: ۴۳، ص: ۹۱؛ بحار الانوار، ج: ۱۰۱، ص: ۳۸

(۲) محرم و نامحرم کا فریضہ:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا:

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ! أَأَدْخُلُ؟

السلام علیکم، کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟

جواب:

﴿حدیث نمبر: 51﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْخُلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ.

(أَدْخُلُ وَ مَنْ مَعِيَ؟)

قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَيْسَ عَلَيَّ قِنَاعٌ.

عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْخُلْ وَ مَنْ مَعَكَ.

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر بھی سلام، اے اللہ کے رسول تشریف لایئے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں اس شخص کے ساتھ آسکتا ہوں جو میرے ساتھ ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر چادر نہیں ہے۔

چادر اوڑھ لی تو فرمایا: تشریف لائیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ سلام کیا اور فرمایا:

کیا اس شخص کے ساتھ جو میرے ساتھ ہے؟

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سلام، اپنے ساتھی کے ساتھ تشریف لائیں[1]۔

(۳) عفت و پردے کی حد میں:

الف: عورتوں کا جنازہ اٹھانے کی کیفیت کے بارے میں تشویش

اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فاطمہ علیہا السلام کی زندگی کے آخری زمانے میں ان کے ساتھ تھی۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جنازے کے سلسلے میں اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 52﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اِنِّیْ قَدِ اسْتَقْبَحْتُ مَا یُصْنَعُ بِالنِّسَاءِ، اَنَّهُ یُطْرَحُ عَلَی الْمَرْأَةِ الثَّوْبُ فَیَصِفُهَا لِمَنْ رَأیٰ، فَلَا تَحْمِلِیْنِیْ عَلیٰ سَرِیْرٍ ظَاهِرٍ، اُسْتُرِیْنِیْ سَتَرَکِ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ.

مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں ہے کہ مرنے کے بعد عورتوں کے جنازہ کو کھلے تابوت میں رکھیں اور میت پر چادر ڈال دیں۔ اس سے دیکھنے والے اس کے بدن کو دیکھیں گے۔

---

(۱) مستدرک الوسائل، ج: ۱۴، ص: ۲۸۲؛ بحار، ج: ۲، ص: ۳۲۹؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۹۲، باب: ۳

میرے جنازے کو ایسے تابوت میں نہ رکھنا، میرے بدن کو چھپانا! خدا تمہیں جہنم کے آگ سے چھپائے![1]

ب: شوہر سے سفارش:

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں: اس سلسلے میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تشویش اتنی بڑھ گئی تھی کہ اپنے شوہر سے سفارش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 53﴾

أُوصِيكَ يَابْنَ عَمِّ! أَنْ تَتَّخِذَ لِيْ نَعْشاً رَأَيْتُ الْمَلائِكَةَ صَوَّرُوا صُورَتَهُ.

ابن عم! میری آپ سے گذارش ہے کہ میرے لئے ایسا ہی تابوت بنوایئے کہ جیسا ملائکہ نے مجھے دکھایا ہے۔

میں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں اس کی وضاحت کی:

حبشہ میں عورت کے جنازہ کیلئے ایسا تابوت بناتے ہیں کہ جس سے عورت کا بدن نظر نہیں آتا ہے۔ پھر میں نے گیلی لکڑیوں اور درخت کی نرم شاخوں کے ذریعہ ایسا تابوت بنا کر دکھایا۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس سے بہت خوش ہوئیں اور فرمایا:

اِصْنَعِيْ لِيْ مِثْلَهُ أُسْتُرِيْنِيْ سَتَرَكِ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ.

(اے اسماء) میرے لئے ایسا ہی تابوت بنا دو اور مجھے اسی میں چھپانا،

---

(۱) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۷؛ ذخائر العقبیٰ، ص: ۵۳

خدا تمہیں جہنم کی آگ سے چھپائے![1]

﴿۲﴾ جنت کی حوریں فاطمہ علیہا السلام کے دیدار کی مشتاق

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

میں حضرت علی کی دعوت پر فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر گیا۔ فاطمہ علیہا السلام کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 54﴾

قَالَتْ : يَا سَلْمَانُ ! جَفَوْتَنِيْ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيْ !

اے سلمانؓ! میرے بابا کے انتقال کے بعد تم نے مجھ پر جفا کی ہے۔

پھر بیٹھنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 55﴾

قَالَتْ : فَمَهْ اِجْلِسْ وَاعْقِلْ مَا أَقُوْلُ لَکَ ، اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسَةً بِالْأَمْسِ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ ، وَ بَابُ الدَّارِ مُغْلَقٌ ، وَ أَنَا أَتَفَكَّرُ فِي انْقِطَاعِ الْوَحْيِ عَنَّا وَانْصِرَافِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ مَنْزِلِنَا ، فَاِذَا انْفَتَحَ الْبَابُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَفْتَحَهُ أَحَدٌ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ ثَلٰثُ جَوَارٍ لَمْ يَرَ الرَّاؤُوْنَ بِحُسْنِهِنَّ ، وَ لَا كَهَيْئَتِهِنَّ وَ لَا نَضَارَةَ وُجُوْهِهِنَّ ،

---

(۱) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۷؛ وذخائر العقبیٰ، ص: ۵۳

وَ لا أَزْکیٰ مِنْ رِیْحِهِنَّ ، فَلَمَّا رَأَیْتُهُنَّ قُمْتُ اِلَیْهِنَّ مُتَنَکِّرَةً لَهُنَّ.

فَقُلْتُ : أَ أَنْتُنَّ مِنْ أَهْلِ مَکَّةَ أَمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ؟

فَقُلْنَ : یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ! لَسْنَا مِنْ أَهْلِ مَکَّةَ وَ لا مِنْ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ، وَ لا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِیْعاً ، غَیْرُ أَنَّنا جَوارٍ مِنَ الْحُوْرِ مِنْ دَارِ السَّلامِ ، أَرْسَلَنَا رَبُّ الْعِزَّةِ اِلَیْکَ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ اِنَّا اِلَیْکَ مُشْتَاقَاتٌ .

فَقُلْتُ لِلَّتِیْ أَظُنُّ أَنَّهَا أَکْبَرُ سِنّاً : مَا اسْمُکِ ؟

فَقَالَتْ : اِسْمِیْ مَقْدُوْدَةٌ .

قُلْتُ : لِمَ سُمِّیْتِ مَقْدُوْدَةً ؟

قَالَتْ : خُلِقْتُ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْکِنْدِیْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

فَقُلْتُ لِلثَّانِیَةِ : مَا اسْمُکِ ؟

قَالَتْ : ذَرَّةٌ .

فَقُلْتُ : وَ لِمَ سُمِّیْتِ ذَرَّةً ، وَ أَنْتِ فِیْ عَیْنِیْ نَبِیْلَةٌ .

قَالَتْ : خُلِقْتُ لِأَبِیْ ذَرِ الْغِفَارِیِّ ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

فَقُلْتُ لِلثَّالِثَةِ : مَا اسْمُکِ ؟

قَالَتْ : سَلْمیٰ .

قُلْتُ : وَ لِمَ سُمِّیْتِ سَلْمیٰ ؟

قَالَتْ : أَنَا لِسَلْمَانَ الْفَارِسِیّ مَوْلیٰ أَبِیْکِ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

بیٹھ جاؤ اور جو میں کہتی ہوں، اس کے بارے میں غور کرو۔

کل میں یہاں بیٹھی تھی، سوچ رہی تھی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے ہم سے وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب ملائکہ کی آمد و رفت نہیں ہوتی ہے۔ اچانک گھر کا دروازہ کھلا، نہایت ہی حسین و جمیل تین خوبرو لڑکیاں داخل ہوئیں کہ کسی آنکھ نے اتنی خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھی ہونگی۔

میں اپنی جگہ سے اٹھی، ان کے پاس گئی حالانکہ یہ منظر میرے لئے مسرور کن نہیں تھا۔

میں نے دریافت کیا: تم مکہ کی عورتوں میں سے ہو یا مدینہ کی؟

انہوں نے کہا: اے بنت رسول سلام اللہ علیہا! ہم نہ مکہ کی عورتوں میں سے ہیں، نہ ہی مدینہ کی بلکہ اس زمین کے ساکنوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم تو جنت کی حوریں ہیں۔ آپ کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ ہمیں خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔

ان میں سے ایک کچھ بڑی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس سے معلوم کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: مقدودہ۔

میں نے کہا: مقدودہ ہی کیوں؟

اس نے کہا: میں مقداد بن اسود کیلئے پیدا کی گئی ہوں۔

میں نے دوسری سے معلوم کیا کہ تمہارا کیا نام ہے؟

اس نے کہا: میرا نام ذرہ ہے۔

میں نے کہا: تم مجھے شریف و نجیب معلوم دیتی ہو، تمہارا نام ذرہ کیوں ہے؟

اس نے کہا: میں ابوذر کی زوجیت کیلئے پیدا ہوئی ہوں۔

میں نے تیسری سے معلوم کیا: تمہارا کیا نام ہے؟

اس نے کہا: سلمٰی۔

میں نے کہا: تمہارا نام سلمٰی کیوں ہے؟

اس نے کہا: مجھے خدا نے آپ کے بابا کے غلام سلمان فارسیؓ کیلئے خلق کیا ہے۔

اس کے بعد جنت کی حوروں نے مجھے مشک سے زیادہ معطر خرما دیئے۔

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ان خرموں میں سے کچھ مجھے بھی عطا کئے۔ خرمے لیکر میں مدینہ کی گلیوں سے ہوتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے جس سے بھی ملاقات ہوئی معلوم کرتا کہ کیا تم بہترین عطر یا مشک لئے ہو؟ (۵)

---

(۱) بحار، ج: ۴۳، ص: ۳۵۳؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۶۶؛ بحار، ج: ۹۱، ص: ۲۲۶؛ دلائل الامامہ، ص: ۴۸

(خ)

■ خوش روئی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ روابط اجتماعی، حدیث نمبر: 84۔

---

۱ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدا شناسی۔

۲ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبات۔

- مدینہ کی مسجد میں خطبہ۔
- مہاجرین و انصار کی عورتوں کے مجمع میں خطبہ۔
- حملہ کرنے والوں کے سامنے خطبہ۔
- عہد و پیمان شکن لوگوں کی سرزنش میں خطبہ۔

۳ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ایثار (خودگذشتگی)۔

﴾۱﴿ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدا شناسی

فاطمہ سلام اللہ علیہا کا خدا کی طرف رجحان :

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سے دریافت کیا :

فاطمہ ! تم کیا چاہتی ہو؟ اس وقت فرشتہ میرے پاس ہے اور خدا کی طرف سے یہ پیغام لایا ہے کہ جو بھی فاطمہ کی خواہش ہوگی اس کو پورا کیا جائیگا۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا :

﴿حدیث نمبر : 56﴾

قَالَتْ : شَغَلَنِیْ عَنْ مَسْئَلَتِهٖ لَذَّةُ خِدْمَتِهٖ ، لَا حَاجَةَ لِیْ غَیْرُ النَّظَرِ اِلیٰ وَجْهِهِ الْکَرِیْمِ .

خدمتِ حق سے جو لذت مجھے حاصل ہوئی ہے وہ مجھے ہر خواہش سے باز رکھے ہوئے ہے ، میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ ہمیشہ جلوہ خدا دیکھتی رہوں [۱]۔

۲ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے خطبات

پہلا خطبہ: (جو مسجد مدینہ میں دیا گیا)

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے چادر اوڑھی اور چند عورتوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئیں اس وقت مسجد میں ابوبکر اور بعض مہاجرین و انصار موجود تھے۔ انہوں نے عظمت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیش نظر مسجد میں ایک سفید پردہ ٹانگ دیا تاکہ پردہ کے پیچھے سے آپ خطبہ دے سکیں۔

خطبہ شروع کرنے سے پہلے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ایک دلخراش نالہ بلند کیا، جس کو سن کر بہت سے حاضرین رونے لگے۔ جب مجمع پر سکوت طاری ہوا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 57﴾

(۱) خداوند عالم کی حمد و ثنا:

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ مَا اَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلىٰ مَا اَلْهَمَ، وَ الثَّنَاءُ بِمَا قَدَّمَ، مِنْ عُمُوْمِ نِعَمٍ اِبْتَدَأَهَا، وَ سُبُوْغِ آلاءٍ أَسْدَاهَا، وَ تَمَامِ مِنَنٍ وَالاهَا، جَمَّ عَنِ الْاِحْصَاءِ عَدَدُهَا، وَ نَاىٰ عَنِ الْجَزَاءِ أَمَدُهَا، وَ تَفَاوَتَ عَنِ الْاِدْرَاكِ اَبَدُهَا، وَ نَدَبَهُمْ لِاسْتِزَادَتِهَا بِالشُّكْرِ لِاتِّصَالِهَا، وَ اسْتَحْمَدَ اِلَى الْخَلَائِقِ بِاِجْزَالِهَا، وَ ثَنّىٰ بِالنَّدْبِ اِلىٰ اَمْثَالِهَا.

وَ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، كَلِمَةٌ جَعَلَ الْاِخْلاَصَ تَأْوِيْلَهَا ، وَ ضَمَّنَ الْقُلُوْبَ مَوْصُوْلَهَا ، وَ اَنَارَ فِي التَّفَكُّرِ مَعْقُوْلَهَا .

خدا نے جو نعمتیں ہمیں عطا کی ہیں اور جو الہام کیا ہے اس پر ہم اس کی حمد و شکر کرتے ہیں اور ان نعمتوں پر اس کی حمد ثناء کرتے ہیں جو اس نے پہلے ہی بھیج دی ہیں ، ان نعمتوں پر جو اس نے پیدا کی ہیں اور انسانوں کو عطا کی ہیں اور ان تمام نعمتوں اور منتوں پر جو اس نے مسلسل بھیجی ہیں۔ جن نعمتوں کو انسان شمار نہیں کرسکتا ، ان کی جزا ناممکن ، ان کی وسعت عقل و ادراک کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ لوگوں سے اس لئے شکر ادا کرنے کو کہا ہے تا کہ ان پر پے در پے نعمتیں بھیجے اور مخلوق سے اس لئے حمد چاہی ہے تا کہ نعمتوں میں اضافہ فرمائے اور بندوں کے مانگنے پر ان میں کئی گنا اضافہ کرے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اس نے اخلاص کو اس گواہی کی تفسیر و تاویل اور قلوب کو اس کے وصل کا متضمن بنایا ہے۔ اور فکر میں ان کے معنی کو روشن کر دیا ہے۔

(۲) معرفت خدا :

اَلْمُمْتَنِعُ مِنَ الْاَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ ، وَ مِنَ الْاَلْسُنِ صِفَتُهُ وَ مِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ . اِبْتَدَعَ الْاَشْيَاءَ لاَ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا ، وَ

أَنْشَأَهَا بِلا احْتِذَاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَهَا ، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهٖ وَ ذَرَءَ هَا بِمَشِيَّتِهٖ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ اِلىٰ تَكْوِيْنِهَا وَ لاَ فَائِدَةٍ لَهٗ فِیْ تَصْوِيْرِهَا اِلاَّ تَثْبِيْتاً لِحِكْمَتِهٖ وَ تَنْبِيْهاً عَلىٰ طَاعَتِهٖ وَ اِظْهَاراً لِقُدْرَتِهٖ وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهٖ وَ اِعْزَازاً لِدَعْوَتِهٖ .

ثُمَّ جَعَلَ الثَّوَابَ عَلىٰ طَاعَتِهٖ وَ وَضَعَ الْعِقَابَ عَلىٰ مَعْصِيَتِهٖ زِيَادَةً لِعِبَادِهٖ عَنْ نِقْمَتِهٖ وَ حِيَاشَةً لَهُمْ اِلىٰ جَنَّتِهٖ .

وہ خدا کہ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور جس کی توصیف بیان کرنے سے زبانیں عاجز اور وہم و خیال اس کی ذات کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔ اس نے چیزوں کو ایجاد کیا جبکہ کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اس نے انہیں مثال اور نمونے کے بغیر پیدا کیا۔ ان چیزوں کو اس نے اپنی قدرت سے خلق کیا ہے اور اپنے ارادے سے انہیں وجود بخشا، اسے ان کے پیدا کرنے کی حاجت نہیں تھی اور نہ ان کے پیدا کرنے سے اسے کوئی فائدہ ہوا ہے۔ ان کی خلقت سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی حکمت واضح و ثابت ہوجائے اور مخلوقات کو اپنی اطاعت و بندگی سے آگاہ کردے اور اپنی قدرت کو آشکار کردے اور سب کو بندگی سکھا دے اور اپنی دعوت و تبلیغ کو عزت بخش دے۔

پھر اس نے طاعت و بندگی پر ثواب اور نافرمانی و سرکشی پر عقاب و عذاب مقرر کیا تا کہ بندے سزا نہ پائیں اور انہیں جنت نصیب ہو۔

(۳) بعثتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فلسفہ:

وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَبِیْ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، اِخْتَارَهُ وَ انْتَجَبَهُ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهُ ، وَ سَمَّاهُ قَبْلَ اَنِ اجْتَبَاهُ ، وَ اصْطَفَاهُ قَبْلَ اَنِ ابْتَعَثَهُ ، اِذِا الْخَلَائِقُ بِالْغَیْبِ مَكْنُوْنَةٌ وَ بِسِتْرِ الْاَهَاوِیْلِ مَصُوْنَةٌ وَ بِنِهَایَةِ الْعَدَمِ مَقْرُوْنَةٌ ، عِلْماً مِنَ اللهِ تَعَالیٰ بِمَآلِ الْاُمُوْرِ وَ اِحَاطَةً بِحَوَادِثِ الدُّهُوْرِ وَ مَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْاُمُوْرِ .

اِبْتَعَثَهُ اللهُ اِتْمَاماً لِاَمْرِهٖ وَ عَزِیْمَةً عَلیٰ اِمْضَاءِ حُكْمِهٖ وَ اِنْفَاذاً لِمَقَادِیْرِ حَتْمِهٖ ، فَرَاَیٰ الْاُمَمَ فِرَقاً فِیْ اَدْیَانِهَا ، عُكَّفاً عَلیٰ نِیْرَانِهَا ، عَابِدَةً لِاَوْثَانِهَا ، مُنْكِرَةً لِلّٰهِ مَعَ عِرْفَانِهَا .

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے بابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ خدا نے روزِ اول ہی ان کو رسالت کیلئے منتخب فرمایا اور رسول بنانے سے پہلے ان کو سارے عالم سے بہترین قرار دیا اور ایجاد نبوت سے قبل انہیں نبوت کیلئے نامزد کیا اور یہ امور اس کے ارادے اور مشیت میں پہلے ہی تکمیل کی منزل سے گزر چکے تھے جبکہ ساری خدائی غیب کے پردوں میں پوشیدہ تھی اور مخلوقات عدم کی تاریکی میں پنہاں تھے ان کا کہیں نام ونشاں نہیں تھا۔ خدا نے نظام دنیا کو خوب جان کر اور اس کی ضرورتوں کو پہچان کر اپنا حکم نافذ کرنے کی غرض سے میرے پدر بزرگوار کو اپنا رسول بنایا اور اپنی لامحدود حکمت اور اعلائے حق کی

غرض سے ان کو مبعوث بہ رسالت فرمایا۔

رسول نے دیکھا کہ امتوں نے الگ الگ اپنے دین اختیار کر رکھے ہیں اور آگ کے گرد دھونی لگائے ہوئے ہیں اور بتوں کی پرستش کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں اور خدائے واحد کی طرف سے منہ پھرائے ہوئے ہیں۔

(۴) بعثت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوائد:

فَأَنَارَ اللهُ بِأَبِيْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظُلَمَهَا وَ كَشَفَ عَنِ الْقُلُوْبِ بُهَمَهَا وَ جَلّىٰ عَنِ الْأَبْصَارِ غُمَمَهَا ، وَ قَامَ فِي النَّاسِ بِالْهِدَايَةِ فَأَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغَوَايَةِ وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمَايَةِ ، وَ هَدَاهُمْ إِلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ . ثُمَّ قَبَضَهُ اللهُ إِلَيْهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَ اخْتِيَارٍ وَ رَغْبَةٍ وَ إِيْثَارٍ ، فَمُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ تَعَبِ هٰذِهِ الدَّارِ فِيْ رَاحَةٍ قَدْ حُفَّ بِالْمَلَائِكَةِ الْأَبْرَارِ وَ رِضْوَانِ الرَّبِّ الْغَفَّارِ وَ مُجَاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ صَلَّى اللهُ عَلىٰ أَبِيْ نَبِيِّهِ وَ أَمِيْنِهِ وَ خِيَرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ صَفِيِّهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

((ثُمَّ الْتَفَتَتْ إِلىٰ أَهْلِ الْمَجْلِسِ وَ قَالَتْ :))

پس خدا نے میرے بابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جاہلیت کے اندھیروں کو چھانٹ دیا اور لوگوں کے تاریک دلوں سے کفر و ضلالت کے پردوں کو ہٹا

دیا اور دیکھنے والوں کی آنکھوں سے حجاب اٹھا دیا۔ چنانچہ رسول ﷺ نے ان لوگوں کو ہدایت کرنے، انہیں گمراہی سے نکالنے، اندھے پن سے نجات دلانے، دین کی طرف راہنمائی کرنے، دین حق کی جانب بلانے اور سیدھے راستے کی طرف دعوت میں کوشاں رہے یہاں تک کہ خدا نے اپنی محبت اور ان کی رضا و رغبت کے ساتھ انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اس وقت وہ اس دنیا کے رنج و محن سے آرام میں ہیں۔ رحمت کے فرشتے ان کا حلقہ کیے ہوئے ہیں وہ بخشنے والے خدا کی رضا سے سرشار اور ملک جبار کے جوار میں ہیں۔ خدا کی رحمت ہو میرے بابا، اس کے نبی اور وحی خدا کے امین پر کہ خدا نے ان کو اپنی مخلوق سے انہیں برگزیدہ کیا ہے ان پر خدا کا درود و سلام۔ اس کے بعد حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۵) قرآن و عترت کے فضائل:

اَنْتُمْ عِبَادَ اللهِ نُصُبُ اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ حَمَلَةُ دِيْنِهٖ وَ وَحْيِهٖ، وَ اُمَنَاءُ اللهِ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَ بُلَغَائُهُ اِلَى الْاُمَمِ، زَعِيْمُ حَقٍّ لَهٗ فِيْكُمْ وَ عَهْدٌ قَدَّمَهٗ اِلَيْكُمْ وَ بَقِيَّةٌ اِسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ.

وَ مَعَنَا كِتَابُ اللهِ النَّاطِقُ، وَ الْقُرْآنُ الصَّادِقُ، وَ النُّوْرُ السَّاطِعُ، وَ الضِّيَاءُ اللَّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهٗ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهٗ، مُتَجَلِّيَةٌ ظَوَاهِرُهٗ، مُغْتَبَطَةٌ بِهٖ اَشْيَاعُهٗ، قَائِدٌ اِلَى الرِّضْوَانِ اِتِّبَاعُهٗ، مُؤَدٍّ اِلَى

النَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ ، بِهٖ تُنَالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ وَ مَحَارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَةُ وَ بَرَاهِيْنُهُ الْكَافِيَةُ ، وَ فَضَائِلُهُ الْمَنْدُوْبَةُ ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوْبَةُ وَ شَرَائِعُهُ الْمَكْتُوْبَةُ.

خدا کے بندو! تم ہی اس کے اوامر و نواہی کا علم بلند کرنے والے ہو اور تم ہی اس کے دین و وحی کو قبول کرنے والے ہو، تم حق کے امین ہو اور تم ہی اس کے حکم کو دوسری قوموں تک پہنچانے والے ہو، حق کا ولی اور اس کا امام تمہارے درمیان موجود ہیں۔ تم ہی لوگوں نے خدا سے عہد کیا ہے جو اس نے تم سے لیا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک جانشین ہے جو تمہارے لئے باقی ہے۔

ہمارے ساتھ خدا کی وہی کتاب ہے جو ناطق ہے اور قرآن صادق ہے۔ اس کا نور فروزاں اور شعاعیں درخشاں ہیں جس کی بصیرتیں نمایاں ہے۔ جس کی آیتوں کے راز عیاں ہیں۔ جس کے ظواہر آشکار ہیں۔ اس کی پیروی کرنے والے مشہور ہیں۔ اپنا اتباع کرنے والوں کو قرآن جنت میں لے جاتا ہے اور جو اس کی بات سنتا ہے، وہ نجات پاتا ہے۔ قرآن کے ذریعے روشن دلیلیں نصیب ہوتی ہیں اور اسی سے واجبات کی تفسیر ہوتی ہے اور حرام چیزوں سے روکا گیا ہے اور اس کی دلیلیں واضح اور اس کے برہان کافی ہیں۔ اس کے فضائل پسندیدہ اور اس کے مستحبات عطایا اور اس کے قوانین واجب ہیں۔

(۶) فروع دین اور امامت کا فلسفہ:

فَجَعَلَ اللّٰهُ الْاِیْمَانَ تَطْهِیْراً لَکُمْ مِنَ الشِّرْکِ، وَ الصَّلٰوۃَ تَنْزِیْهاً لَکُمْ عَنِ الْکِبْرِ، وَ الزَّکَاۃَ تَزْکِیَةً لِلنَّفْسِ وَ نَمَاءً فِی الرِّزْقِ، وَ الصِّیَامَ تَثْبِیْتاً لِلْاِخْلَاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْیِیْداً لِلدِّیْنِ، وَ الْعَدْلَ تَنْسِیْقاً لِلْقُلُوْبِ، وَ طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ اِمَامَتَنَا اَمَاناً لِلْفُرْقَةِ، وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْاِسْلَامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُوْنَةً عَلٰی اسْتِیْجَابِ الْاَجْرِ، وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ، وَ بِرَّ الْوَالِدَیْنِ وِقَایَةً مِنَ السَّخَطِ، وَ صِلَةَ الْاَرْحَامِ مَنْسَأَۃً فِی الْعُمْرِ وَ مَنْمَاۃً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصَاصَ حِقْناً لِلدِّمَاءِ، وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِیْضاً لِلْمَغْفِرَۃِ، وَ تَوْفِیَةَ الْمَکَائِیْلِ وَ الْمَوَازِیْنِ تَغْیِیْراً لِلْبَخْسِ، وَ النَّهْیَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِیْهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَ اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْکَ السَّرِقَةِ اِیْجَاباً لِلْعِفَّةِ، وَ حَرَّمَ اللّٰهُ الشِّرْکَ اِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوْبِیَّةِ.

"فَاتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ".

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ فِیْمَا اَمَرَکُمْ بِهِ وَ نَهَاکُمْ عَنْهُ فَاِنَّهُ:

"اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ".

خدا نے ایمان کو شرک سے پاک رہنے اور نماز کو غرور و سرکشی سے بچنے کیلئے اور زکات کو تمہاری روزی کشادہ کرنے اور تمہارے نفس کی

طہارت کیلئے واجب کیا ہے۔ اور روزہ کو خلوص کے اثبات اور حج کو دین کی تقویت کیلئے فرض کیا ہے اور عدل کو دلوں کے استوار رہنے کیلئے واجب کیا ہے۔ اور ہماری اطاعت و فرمانبرداری کو امت کے نظام کو قائم و استوار کرنے کیلئے واجب کیا ہے اور ہماری امامت کو تمہارا اختلاف مٹانے اور جہاد کو اسلامی کی توقیر و عزت کیلئے واجب کیا ہے اور صبر کو اس لئے واجب کیا تا کہ اجر پانے میں تمہیں مدد پہنچائے اور تمہیں نیک باتوں کا حکم اس لئے دیا تا کہ تمہیں سب کی خیر خواہی کی عادت ہو جائے۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ تم خدا کے غضب سے ڈرو! اور صلہ رحمی کا حکم اس لئے دیا تا کہ تمہاری عمر دراز ہو اور تمہاری قوم کی ترقی ہو اور اس میں اضافہ ہو اور قصاص کو اس لئے واجب کیا تا کہ خونریزی نہ ہو اور ایفائے نذر کو اس لئے ضروری قرار دیا تا کہ تمہارے قدم بخشش کی طرف بڑھیں اور صحیح ناپ تول کا حکم اس لئے دیا تا کہ دنیا کے کاروبار سے کھوٹ اور مہنگائی کا خاتمہ ہو جائے، اور شراب خوری سے رجس اور کثافت سے بچنے کیلئے روکا گیا ہے، اور پردہ داری کا حکم اس لئے دیا ہے تا کہ تہمت سے محفوظ رہیں، اور چوری کرنے سے اس لئے منع کیا ہے تا کہ ایمانداری و پاکدامنی قائم ہو، اور شرک کو خدا نے اس لئے حرام قرار دیا ہے تا کہ مخلص ہو کر ایک خدا کی پرستش و عبادت کریں۔

خدا کے بندو! خدا سے اس طرح ڈرو جو اس سے ڈرنے کا حق ہے

اور تم دنیا سے مسلمان ہی اٹھنا [۲]۔ خدا نے جس چیز کا تمہیں حکم دیا ہے یا جس چیز سے تمہیں روکا ہے اس میں اس کی اطاعت کرو۔

"بیشک خدا سے اہل علم بندے ہی ڈرتے ہیں" [۳]۔

(۷) تبلیغ کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانفشانی:

ثُمَّ قَالَتْ علیہا السلام: اَیُّهَا النَّاسُ! اِعْلَمُوْا اَنِّیْ فَاطِمَةُ وَ اَبِیْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَقُوْلُ عَوْداً وَ بَدْءاً وَ لَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ غَلَطاً، وَ لَا اَفْعَلُ مَا اَفْعَلُ شَطَطاً.

"لَقَدْ جَائَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ."

فَاِنْ تَعْزُوْهُ وَ تَعْرِفُوْهُ تَجِدُوْهُ اَبِیْ دُوْنَ نِسَائِكُمْ وَ اَخَا ابْنِ عَمِّیْ دُوْنَ رِجَالِكُمْ وَ لَنِعْمَ الْمَعْزِیُّ اِلَیْهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ، صَادِعاً بِالنِّذَارَةِ، مَائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِیْنَ، ضَارِباً ثَبَجَهُمْ، اٰخِذاً بِاَكْظَامِهِمْ، دَاعِیاً اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّهٖ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، یُكَسِّرُ الْاَصْنَامَ وَ یَنْكُتُ الْهَامَ،

حَتّٰی انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَ وَلُّوا الدُّبُرَ، حَتّٰی تَفَرَّی اللَّیْلُ عَنْ صُبْحِهٖ وَ اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهٖ وَ نَطَقَ زَعِیْمُ الدِّیْنِ.

وَ خَرِسَتْ شَقَاشِقُ الشَّیَاطِیْنِ وَ طَاحَ وَ شِیْظُ النِّفَاقِ وَ انْحَلَّتْ عُقَدُ الْكُفْرِ وَ الشِّقَاقِ، وَ فُهْتُمْ بِكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ فِیْ نَفَرٍ مِنَ

اَلْبَیْضِ الْخِمَاصِ.

فرمایا: لوگو! جان لو کہ میں فاطمہ ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد ہیں۔ میری باتوں کا آغاز و اختتام حق پر مبنی ہے۔ میں کوئی فضول اور بے کار بات نہیں کہتی ہوں اور میں جو کام انجام دے رہی ہوں، وہ کوئی ناشائستہ فعل نہیں ہے۔

"یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایسا پیغمبر آیا جس کو تمہاری گمراہی اور ضلالت ناگوار اور ہدایت مطلوب تھی۔ وہ مومنوں پر بے حد مہربان و رحیم تھا"[۴]۔

اگر تمہیں ان کی معرفت ہے تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ میرے بابا ہیں۔ تمہاری عورتوں میں سے کسی کے بابا نہیں ہیں۔ ان کے بھائی، میرے ابن عم (علی ابن ابی طالب علیہ السلام) ہیں نہ کہ تمہارے مرد۔ کیا عزت و عظمت ہے! اپنی رسالت کو لوگوں تک پہنچایا اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا اور اپنی راہ کو مشرکین کی راہ سے الگ کرلیا۔ ان کے سروں پر ضرب لگائی اور ان کے گلوں کو دبا دیا۔ اپنے پروردگار کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے دعوت دی۔ بتوں کو توڑا اور مشرکوں کے سورماؤں کے سروں کو کچل دیا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کا مجمع متفرق ہوگیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔ اسی طرح اندھیری رات کے سینہ سے صبح صادق طلوع ہوئی۔ چہرہ حق آشکار ہوگیا۔ خالص حق جلوہ گر ہوگیا۔ دین کا زمام دار گویا ہوا۔ شیطان کی بلبلاہٹ بند ہوگئی اور اس کے ماننے

والے گونگے ہوگئے۔ نفاق کے کانٹوں کو چن دیا اور کفر و نفاق کی گتھیاں کھل گئیں۔ تمہاری زبان پر کلمہ اخلاص جاری ہوا۔ یہ مجاہدوں کی اس جماعت کی برکت سے ہوا، جن کے چہرے نورانی اور بھوک سے شکم پشت سے لگے ہوئے تھے۔

(۸) زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی حالت :

وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ ، مُذْقَةَ الشَّارِبِ ، وَ نُهْزَةَ الطَّامِعِ وَ قُبْسَةَ الْعَجْلاٰنِ وَ مَوْطِئَ الْاَقْدَامِ .

تَشْرَبُوْنَ الطَّرْقَ ، وَ تَقْتَاتُوْنَ الْوَرَقَ ، اَذِلَّةً خَاسِئِيْنَ ، تَخَافُوْنَ اَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ فَاَنْقَذَكُمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم بَعْدَ اللَّتَيَّا وَ الَّتِيْ ، وَ بَعْدَ اَنْ مُنِيَ بِبُهَمِ الرِّجَالِ وَ ذُؤْبَانِ الْعَرَبِ وَ مَرَدَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ .

تم بھڑکتی ہوئی آگ ، جہنم کے کنارے پہنچ چکے تھے ، پانی کے گھونٹ کی طرح ہر شخص تمہیں طمع کی نیت سے دیکھتا تھا اور تم ہر آگ بھڑکانے والے کا لقمہ تھے۔ ہر شخص اپنی اطاعت کا پاؤں تمہارے سر پر رکھنے کیلئے تیار تھا ، تم ہر چلنے والے کی ٹھوکروں میں تھے۔ تمہارے پینے کا پانی گندا تھا۔ تم جانوروں کی کھال اور درختوں کی پتیاں یا چھال کھاتے تھے۔ تم نہایت ہی ذلیل ، خوار اور ٹھکرائے ہوئے تھے۔ تمہیں ہمیشہ اس بات کا خوف رہتا تھا کہ بیرونی طاقتیں تم پر حملہ کر کے تمہارا مال و متاع نہ لوٹ

پس یہاں تک کہ خدائے متعال نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تمہیں ان تہلکوں سے نجات بخشی جن میں مصیبت سے دوچار تھے۔ اور عرب کے ان درندوں اور اہل کتاب کے سرکش لوگوں سے نجات بخشی جن کے چنگل میں تم پھنسے ہوئے تھے۔

(۹) امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل :

كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَاراً لِلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ اَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ فَغَرَتْ فَاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَذَفَ اَخَاهُ فِيْ لَهَوَاتِهَا فَلاَ يَنْكَفِئُ حَتّٰى يَطَأَ صِمَاخَهَا بِاَخْمَصِهِ وَ يُخْمِدُ لَهَبَهَا بِسَيْفِهِ ، مَكْدُوْداً فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ ، مُجْتَهِداً فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ ، قَرِيْباً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، سَيِّداً فِيْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مُشَمِّراً ، نَاصِحاً ، مُجِدّاً ، كَادِحاً ، لاَ تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ .

وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے تھے اور خدا اس کو بجھا دیتا تھا اور جب کسی شیطان کا سینگ نکلا یا مشرکین میں سے کسی اژدھے نے منہ کھولا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس تہلکہ میں ڈال دیا۔ چنانچہ علی علیہ السلام بھی اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک کہ اپنی شجاعت سے ان سرکشوں کے سروں کو کچل نہ دیا اور اپنی تلوار سے ان کے فتنوں کو خاموش نہ کر دیا۔ علی علیہ السلام ذات خدا کیلئے رنج و محن برداشت کرنے اور امر خدا کی تعمیل کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

نزدیک تھے، وہ اولیائے خدا کے سردار اور امت کے خیر خواہ تھے۔ اپنی جان کو محنت و مشقت میں ڈالتے تھے۔ رضائے خدا کے سلسلہ میں وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۰) جاہ و منصب کے بھوکے افراد:

وَ اَنْتُمْ فِیْ رَفَاهِیَةٍ مِنَ الْعَیْشِ وَادِعُوْنَ فَاكِهُوْنَ آمِنُوْنَ، تَتَرَبَّصُوْنَ بِنَا الدَّوَائِرَ وَ تَتَوَكَّفُوْنَ الْاَخْبَارَ وَ تَنْكُصُوْنَ عِنْدَ النِّزَالِ وَ تَفِرُّوْنَ مِنَ الْقِتَالِ.

فَلَمَّا اخْتَارَ اللّٰهُ لِنَبِیِّهِ دَارَ اَنْبِیَائِهِ وَ مَأْوٰی اَصْفِیَائِهِ ظَهَرَ فِیْكُمْ حَسِیْكَةُ النِّفَاقِ وَ سَمَلَ جِلْبَابُ الدِّیْنِ وَ نَطَقَ كَاظِمُ الْغَاوِیْنَ وَ نَبَغَ خَامِلُ الْاَقَلِّیْنَ وَ هَدَرَ فَنِیْقُ الْمُبْطِلِیْنَ فَخَطَرَ فِیْ عَرَصَاتِكُمْ وَ اَطْلَعَ الشَّیْطَانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرِزِهٖ هَاتِفاً بِكُمْ، فَاَلْفَاكُمْ لِدَعْوَتِهٖ مُسْتَجِیْبِیْنَ وَ لِلْغِرَّةِ فِیْهِ مُلَاحِظِیْنَ.

ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفَافاً وَ اَحْمَشَكُمْ فَاَلْفَاكُمْ غِضَاباً، فَوَسَمْتُمْ غَیْرَ اِبِلِكُمْ وَ اَوْرَدْتُمْ غَیْرَ مَشْرَبِكُمْ.

هٰذَا! وَ الْعَهْدُ قَرِیْبٌ وَ الْكَلْمُ رَحِیْبٌ وَالْجُرْحُ لَمَّا یَنْدَمِلْ وَ الرَّسُوْلُ لَمَّا یُقْبَرْ، اِبْتِدَاراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ.

"اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌ بِالْكَافِرِیْنَ".

اور تم لوگ ان کی راحت رسانیوں کے سبب عیش و آرام میں تھے اور

امن و امان کے گہوارے میں اطمینان سے لیٹے رہتے۔ ہم لوگوں کے مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا انتظار کرتے تھے اور ہمارے بارے میں بری خبر سننے کے مشتاق رہتے تھے۔ جب کوئی جنگ چھڑ جاتی تھی تو تم پہلو تہی کر لیتے تھے اور میدان کارزار سے بھاگ جاتے تھے۔ پھر خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے انبیاء کا گھر اور اپنے منتخب بندوں کی آرام گاہ کو پسند فرمایا تو ان کے بعد تمہارے سینے میں چھپے ہوئے کفر و نفاق کے کانٹے ظاہر ہوئے اور تمہارے اوپر دین خدا کا جو لباس تھا وہ تار تار ہوگیا۔ پھر کیا تھا ان گمراہ لوگوں کو بھی بولنا آ گیا جو خاموش اور دہن بستہ تھے۔ گھٹیا اور پست افراد معزز بن گئے اور باطل پرستوں کے اونٹ بلبلانے لگے اور تمہارے درمیان اپنی جست و خیز دکھانے لگے۔

شیطان نے پھر اپنی کمین گاہ سے سر نکالا اور تمہیں آواز دی اور جب اس نے یہ دیکھا کہ تم سب اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوڑ پڑتے ہو اور فریب کھانے کیلئے تیار ہو تو اس نے حق کے مقابلہ میں آنے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ جب اس نے اس کام کیلئے تمہیں تیار پایا تو تمہیں جوش دلایا اور جب تم جوش و غیض میں آپے سے باہر ہو گئے اور دوسروں کے اونٹوں پر تم اپنی ملکیت کے نشان لگانے لگے اور تم اس گھاٹ پر اتر گئے جو تمہارا نہیں تھا، حالانکہ تم نے (غدیر میں بیعت کا) جو عہد کیا تھا اس کو ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا، ابھی زخم ہرا تھا اور اس منہ کھلا ہوا تھا ابھی مندمل نہیں ہوا تھا، تمہیں جو کچھ کرنا تھا وہ رسول کو دفن کرنے سے پہلے

ہی کرلیا اور یہ بہانہ بنالیا کہ ہم فتنہ سے ڈرتے ہیں ۔

"حالانکہ تم خود ہی اس فتنہ کی آگ میں کود پڑے ، بیشک جہنم کافروں کا احاطہ کئے ہوئے ہے"(۵)۔

(۱۱) رسول کے بعد لوگوں کے انحراف کے اسباب :

فَهَيْهَاتَ مِنْكُمْ ؟ وَ كَيْفَ بِكُمْ ؟ وَ اَنّىٰ تُؤْفَكُوْنَ ؟ وَ كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ ، اُمُوْرُهُ ظَاهِرَةٌ وَ اَحْكَامُهُ زَاهِرَةٌ وَ اَعْلَامُهُ بَاهِرَةٌ وَ زَوَاجِرُهُ لَائِحَةٌ وَ اَوَامِرُهُ وَاضِحَةٌ .

وَ قَدْ خَلَّفْتُمُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ، اَرَغْبَةٌ عَنْهُ تُرِيْدُوْنَ اَمْ بِغَيْرِهٖ تَحْكُمُوْنَ؟ بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً .

"وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ".

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوْا اِلاَّ رَيْثَ اَنْ تَسْكُنَ نَفْرَتُهَا وَ يَسْلَسَ قِيَادُهَا ثُمَّ اَخَذْتُمْ تُوْرُوْنَ وَقْدَتَهَا وَ تُهَيِّجُوْنَ جَمْرَتَهَا وَ تَسْتَجِيْبُوْنَ لِهِتَافِ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ وَ اِطْفَآءِ اَنْوَارِ الدِّيْنِ الْجَلِيِّ وَ اِهْمَالِ سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّفِيِّ ، تَشْرَبُوْنَ حَسْواً فِى ارْتِغَآءٍ وَ تَمْشُوْنَ لِاَهْلِهٖ وَ وُلْدِهٖ فِى الْخَمَرِ وَ الضَّرَّآءِ وَ نَصْبِرُ مِنْكُمْ عَلٰى مِثْلِ حَزِّ الْمُدىٰ وَ وَخْزِ السِّنَانِ فِى الْحَشَآءِ .

یہ بات تم سے بہت دور ہے اس کام کو تم کیسے انجام دے سکتے ہو؟ تم

کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہو؟ حالانکہ کتاب خدا تمہارے درمیان موجود ہے اس کے معنی ظاہر اور اس کے احکام واضح ہیں اور اس کی ہدایت کے نشان آشکار ہیں اور اس کے اوامر و نواہی ہویدا ہیں۔ لیکن تم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کو قرآن سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ کیا اب تمہیں قرآن سے کوئی شغف ہے؟! یا قرآن کے علاوہ کسی اور حاکم کو ڈھونڈ رہے ہو؟ اگر ایسا ہے تو سمجھ لو کہ ظالموں کیلئے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرے گا، خدا اس کو قبول نہیں کرے گا اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوگا''(۶)۔

پھر تم نے اتنی دیر بھی صبر نہ کیا کہ اس دل گرفتہ کو کچھ آرام نصیب ہو جاتا اور اس پر قابو پالیا جاتا۔ اس کے بعد تم نے آگ کو بھڑکا دیا اور فتنوں کے شعلوں کو ہوا دی۔ یہاں تک کہ وہ اچھی طرح بھڑک اٹھے اور تم نے گمراہ کرنے والے شیطان کی آواز پر لبیک کہا اور نور اسلام کو بجھانے کیلئے تم نے کھلم کھلا محاذ بنا لیا اور برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو برباد کرنے پر تیار ہو گئے اور منافقانہ چال چلنے لگے اور ان کے اہلبیتؑ کو تباہ کرنے کیلئے ٹیلوں اور درختوں کے پیچھے کمین گاہ میں بیٹھ گئے۔ اب ہم ان مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں لیکن اس شخص کی طرح جس کے پیٹ میں شمشیر اور نیزے کو اتارا جا رہا ہو اور اس کے پاس صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(۱۲) قرآنی استدلال سے میراث کا اثبات:

وَ اَنْتُمْ اَلْآنَ تَزْعُمُوْنَ اَنْ لاَ اِرْثَ لَنَا ، أَ فَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ تَبْغُوْنَ:

"وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْماً لِقَوْمٍ يُوْقِنُوْنَ".

اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ ؟

بَلىٰ قَدْ تَجَلّىٰ لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ اَنِّيْ اِبْنَتُهُ !

اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ ! أَ أُغْلَبُ علىٰ اِرْثِيْ ؟

يَابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ ! أَ فِيْ كِتَابِ اللهِ اَنْ تَرِثَ اَبَاكَ وَ لاَ اَرِثَ اَبِيْ؟

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً فَرِيّاً! اَفَعَلىٰ عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتَابَ اللهِ وَ نَبَذْتُمُوْهُ

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ؟ اِذْ يَقُوْلُ : "وَ وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ"،

وَ قَالَ فِيْمَا اقْتَصَّ مِنْ خَبَرِ يَحْيىٰ بْنِ زَكَرِيَّا ، اِذْ قَالَ :

"فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ".

وَ قَالَ : "وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللهِ".

وَ قَالَ : "يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِيْ اَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ".

وَ قَالَ : "اِنْ تَرَكَ خَيْراً نِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِيْنَ".

وَ زَعَمْتُمْ اَنْ لاَ حُظْوَةَ لِيْ وَ لاَ اِرْثَ مِنْ اَبِيْ وَ لاَ رَحِمَ بَيْنَنَا؟!

أَفَخَصَّكُمُ اللهُ بِآيَةٍ اَخْرَجَ مِنْهَا اَبِيْ؟

اَمْ هَلْ تَقُوْلُوْنَ: اَهْلُ مِلَّتَيْنِ لاَ يَتَوَارَثَانِ؟

اَوَ لَسْتُ اَنَا وَ اَبِیْ مِنْ اَھْلِ مِلَّۃٍ وَاحِدَۃٍ؟

اَمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِخُصُوْصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُوْمِہٖ مِنْ اَبِیْ وَابْنِ عَمِّیْ؟

فَدُوْنَکَھَا مَخْطُوْمَۃً مَرْحُوْلَۃً تَلْقَاکَ یَوْمَ حَشْرِکَ ، فَنِعْمَ الْحَکَمُ اللّٰہُ وَ الزَّعِیْمُ مُحَمَّدٌ وَ الْمَوْعِدُ الْقِیَامَۃُ ، وَ عِنْدَ السَّاعَۃِ یَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ وَ لَا یَنْفَعُکُمْ اِذْ تَنْدَمُوْنَ وَ :

"لِکُلِّ نَبَاٍ مُسْتَقَرٌّ وَ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَأْتِیْہِ عَذَابٌ یُخْزِیْہِ وَ یَحِلُّ عَلَیْہِ عَذَابٌ مُقِیْمٌ".

ثُمَّ رَمَتْ بِطَرْفِھَا نَحْوَ الْاَنْصَارِ فَقَالَتْ :

آج تم یہ سمجھنے لگے ہو کہ ہماری میراث ہی نہیں ہے۔

کیا تم جاہلیت والے قانون وحکم کو چاہتے ہو؟

"اہل یقین کیلئے خدا سے بہتر حکم کرنے والا کون ہوگا؟" (۷)

تمہیں تو روزِ روشن کی طرح معلوم ہے کہ میں رسول کی بیٹی ہوں!

مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ تم مجھ سے میرے باپ کی میراث چھینو!

اے قحافہ کے بیٹے! کیا کتاب خدا میں یہ لکھا ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں۔ تم نے خدا پر عجب افترا باندھا ہے۔

کیا تم لوگوں نے جان بوجھ کر خدا کی کتاب سے روگردانی کر لی ہے اور اسے پس پشت ڈال دیا ہے، حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

"سلیمان نے داؤد سے میراث پائی۔" (۸)

اور یحییٰ بن زکریا کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ولی عطا فرما جو مجھ سے اور آل یعقوب سے میراث پائے۔''(۹)

پھر فرماتا ہے: ''بعض قریبی رشتہ دار بعض سے اولیٰ ہیں۔''(۱۰)

نیز فرماتا ہے:

''خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکید فرماتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔''(۱۱)

اور فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو موت کے آثار نظر آئیں تو تم اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کیلئے وصیت کردو کہ یہ پرہیزگاروں پر ایک حق ہے۔''(۱۲)

تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرے باپ کی میراث میں میرا کوئی حق اور حصہ نہیں ہے؟ کیا خدا نے تمہیں آیہ میراث سے مخصوص کیا ہے اور میرے والد کو اس سے الگ کردیا ہے؟ یا تم یہ کہتے ہو کہ دو مذہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ کیا تم مجھے اور میرے بابا کو ایک مذہب و ملت کے ماننے والے نہیں سمجھتے ہو۔ یا تم قرآن کے خاص و عام کو میرے بابا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے ابن عم علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ جانتے ہو؟

اے ابوبکر! یہ تم اور یہ خلافت کا اونٹ ہے کہ جس کو مہار لگا دی گئی ہے

اور کجاوہ باندھ دیا گیا ہے اسے پکڑ لو اور لے جاؤ اب میں تم سے قیامت کے دن ملوں گی۔

خداوند تعالیٰ کتنا اچھا حاکم، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے اچھے حق طلب کرنے والے ہیں اور قیامت کتنی اچھی وعدہ گاہ ہے!

اس دن وہ لوگ گھاٹا اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں اور وہاں تمہاری پشیمانی تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔

''اور ہر ہونے والی چیز یا خبر کا ایک وقت مقرر ہے پس اس دن تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی طرف ذلیل و خوار کرنے والا عذاب آنے والا ہے اور وہ کون ہے جس پر ابدی عذاب ہونے والا ہے۔'' (۱۲)

(پھر آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:)

(۱۳) پہلو تہی کرنے والے انصار پر پھٹکار:

يَا مَعْشَرَ الْفِتْيَةِ وَ أَعْضَادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الْإِسْلَامِ! مَا هٰذِهِ الْغَمِيزَةُ فِيْ حَقِّيْ وَ السِّنَةُ عَنْ ظُلَامَتِيْ؟

اَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبِيْ يَقُوْلُ: "اَلْمَرْءُ يُحْفَظُ فِيْ وُلْدِهِ" سَرْعَانَ مَا اَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلَانَ ذَا اِهَالَةً وَ لَكُمْ طَاقَةٌ بِمَا اُحَاوِلُ وَ قُوَّةٌ عَلٰى مَا اَطْلُبُ وَ أُزَاوِلُ.

أَتَقُوْلُوْنَ: مَاتَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

فَخَطْبٌ جَلِيْلٌ اِسْتَوْسَعَ وَهْيُهُ وَ اسْتَنْهَرَ فَتْقُهُ وَ انْفَتَقَ رَتْقُهُ،

أُظْلِمَتِ الْأَرْضُ لِغَيْبَتِهِ ، وَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ، وَانْتَثَرَتِ النُّجُومُ لِمُصِيبَتِهِ ، وَ اَكْدَتِ الْآمَالُ وَ خَشَعَتِ الْجِبَالُ ، وَ أُضِيعَ الْحَرِيمُ وَ أُزِيلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَمَاتِهِ . فَتِلْكَ وَاللهِ النَّازِلَةُ الْكُبْرىٰ وَ الْمُصِيبَةُ الْعُظْمىٰ لاَ مِثْلُهَا نَازِلَةٌ وَ لاَ بَائِقَةٌ عَاجِلَةٌ .

اَعْلَنَ بِهَا كِتَابُ اللهِ جَلَّ ثَنَائُهُ فِيْ أَفْنِيَتِكُمْ وَ فِيْ مُمْسَاكُمْ وَ مُصْبَحِكُمْ ، يَهْتِفُ فِيْ اَفْنِيَتِكُمْ هِتَافاً وَ صُرَاخاً وَ تِلاَوَةً وَ اِلْحَاناً وَ لَقَبْلَهُ مَا حَلَّ بِأَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ حُكْمٌ فَصْلٌ وَ قَضَاءٌ حَتْمٌ .

"وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلىٰ أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِى اللهُ الشَّاكِرِيْنَ".

اے جواں مردو! اے ملت کے بازو! اے اسلام کے محافظو! یہ میرے حق میں تم لوگوں نے کیسی سستی و غفلت اختیار کر رکھی ہے؟ میرے حق طلب کرنے پر تمہارا یہ تغافل کیسا ہے؟ کیا میرے بابا اللہ کے رسولؐ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ: ہر شخص کی حرمت کا خیال و لحاظ اس کی اولاد کے بارے میں رکھنا ضروری ہے!

تم لوگ کتنی جلد ناپسند اعمال میں مبتلا ہو گئے اور اس کمزور و لاغر بکری نے کتنی جلد اپنی ناک کا پانی گرا دیا۔ "کتنی جلد تم غافل بن گئے" جبکہ اے گروہِ انصار تم میرا حق دلوانے کی طاقت رکھتے ہو اور میری داد خواہی کیلئے کافی طاقت موجود ہے! کیا تم یہ کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر گئے؟

یقیناً رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت عظیم مصیبت ہے، اس مصیبت کا اثر محدود نہیں ہے۔ یہ غم دل کو برما کر زمین و آسمان پر چھا گیا۔ ان کے اٹھ جانے سے زمین بے نور ہوگئی، چاند و سورج کو گہن لگ گیا اور اس مصیبت سے ستارے بکھر گئے، امیدیں مایوسی میں بدل گئیں، پہاڑ زمین دوز ہو گئے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیتؑ کی حرمت و عزت ضائع ہوگئی۔ اور وفات کے ساتھ ہی ان کا احترام ختم ہوگیا۔

اب اس مصیبت سے زیادہ کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔ اس کو تو کتاب خدا 'قرآن' نے کہ جس کو اپنے گھروں میں محفل و مجلس میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھتے ہو، واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ مصیبت اس سے پہلے دوسرے پیغمبروں پر بھی پڑ چکی ہے۔ یہ تو خدا کا حتمی حکم ہے۔ فرماتا ہے:

''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہیں ان سے پہلے بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم پچھلی حالت پر پلٹ جاؤ گے؟ جو پھر جائے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور خدا شکر کرنے والوں کو بہت جلد جزا دیتا ہے۔''[۱۳]

(۱۴) مسلمانوں سے انصاف طلب کرنا:

اَیُّھاً بَنِیْ قَیْلَۃَ! أَاُھْضَمُ تُراثَ اَبِیْ؟

وَ اَنْتُمْ بِمَرایً مِنّیْ وَ مَسْمَعٍ وَ مُنْتَدیً وَ مَجْمَعٍ،

تَلْبَسُکُمُ الدَّعْوَۃُ وَ تَشْمَلُکُمُ الْخُبْرَۃُ وَ اَنْتُمْ ذَوُو الْعَدَدِ وَ الْعُدَّۃِ

وَ الْاَدَاةِ وَ الْقُوَّةِ ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلَاحُ وَ الْجُنَّةُ .

تُوَافِيْكُمُ الدَّعْوَةُ فَلَا تُجِيْبُوْنَ وَ تَاْتِيْكُمُ الصَّرْخَةُ فَلَا تُغِيْثُوْنَ وَ اَنْتُمْ مَوْصُوْفُوْنَ بِالْكِفَاحِ ، مَعْرُوْفُوْنَ بِالْخَيْرِ وَ الصَّلَاحِ ، وَ النُّخْبَةُ الَّتِيْ انْتُخِبَتْ وَ الْخِيَرَةُ الَّتِيْ اخْتِيْرَتْ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ .

قَاتَلْتُمُ الْعَرَبَ وَ تَحَمَّلْتُمُ الْكَدَّ وَ التَّعَبَ وَ نَاطَحْتُمُ الْاُمَمَ وَ كَافَحْتُمُ الْبُهَمَ ، لَا نَبْرَحُ اَوْ تَبْرَحُوْنَ ، نَاْمُرُكُمْ فَتَاْتَمِرُوْنَ .

حَتّٰى اِذَا دَارَتْ بِنَا رَحَى الْاِسْلَامِ وَ دَرَّ حَلَبُ الْاَيَّامِ وَ خَضَعَتْ نَعْرَةُ الشِّرْكِ وَ سَكَنَتْ فَوْرَةُ الْاِفْكِ وَ خَمِدَتْ نِيْرَانُ الْكُفْرِ وَ هَدَاَتْ دَعْوَةُ الْهَرْجِ وَ اسْتَوْسَقَ نِظَامُ الدِّيْنِ .

فَاَنّٰى حِرْتُمْ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَ اَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْاِعْلَانِ وَ نَكَصْتُمْ بَعْدَ الْاِقْدَامِ وَ اَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ؟

"اَ لَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْماً نَكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ، اَ تَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ."

اے قیلہ کے بیٹو! (۱۵)

کیا تمہیں یہ بات زیب دیتی ہے کہ مجھ سے میرے بابا کی میراث زبردستی چھینی جائے اور تم بیٹھے دیکھا کرو اور سنا کرو۔ حالانکہ تم میرے حالات سے بخوبی باخبر ہو اور تمہاری اچھی خاصی تعداد ہے۔ جنگی اسلحہ و

طاقت بھی تمہارے پاس ہے۔

میں تم کو اپنی مدد کیلئے بلاتی ہوں لیکن قبول نہیں کرتے۔ میرا نالہ و فریاد تمہارے کانوں تک پہنچتا ہے مگر تم میری مدد نہیں کرتے ہو حالانکہ تم شجاعت و مردانگی کیلئے مشہور ہو اور اپنی خیر و صلاح میں شہرت یافتہ ہو۔

تم تو وہ برگزیدہ ہو جن کا انتخاب ہوا ہے اور وہ چنیدہ ہو جن کو ہم اہلبیتؑ کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ تم نے اپنی طبعی صلاحیت اور عقلمندی سے عرب اور بت پرستوں سے مقابلہ کیا۔ رنج و مشقت برداشت کی اور سرکش قوموں سے پنجہ لیا اور بڑے بڑے پہلوانوں سے مقابلہ کیا۔

ہمیشہ ہی حکم دیتے تھے اور تم بجا لاتے تھے، یہاں تک کہ ہمارے ذریعے اسلام کی چکی چل گئی اور زمانے بھر میں خیر جاری ہوگیا۔ شرک و کفر کا زور ختم ہوگیا۔ لالچ و تہمت کا جوش ٹھنڈا ہوگیا۔ کفر کی آگ بجھ گئی۔ فتنہ و خونریزی کی دعوت دینے والے چپ ہوگئے اور دین کا نظام درست ہوگیا۔

تو اب تم اعتراف و اقرار کے بعد کیوں حیران ہو رہے ہو؟ اپنے عقیدے کا اعلان کرکے اسے کیوں چھپا رہے ہو؟ اور ایمان لانے کے بعد کیوں شرک کر رہے ہو؟

''کیا تم لوگ اس گروہ سے جنگ نہیں کروگے کہ جس نے عہد و پیمان کو توڑ دیا ہے؟ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہر نکالنا چاہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو تم سے پہلے بھی جنگ کرچکے ہیں۔ کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اگر ڈرنا ہی ہے تو خدا سے ڈرنا زیادہ بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔''(۱۶)

(۱۵) لوگوں کی سستی کے اسباب:

اَلاٰ وَ قَدْ أریٰ اَنْ قَدْ اَخْلَدْتُمْ اِلَی الْخَفْضِ وَ اَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَالْقَبْضِ وَ خَلَوْتُمْ بِالدِّعَةِ وَ نَجَوْتُمْ مِنَ الضِّیْقِ بِالسَّعَةِ فَمَجَجْتُمْ مَا وَعَیْتُمْ وَ دَسَعْتُمُ الَّذِیْ تَسَوَّغْتُمْ:

"فَاِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعاً فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ."

اَلاٰ وَ قَدْ قُلْتُ مَا قُلْتُ عَلیٰ مَعْرِفَةٍ مِنِّیْ بِالْخَذْلَةِ الَّتِیْ خَامَرَتْكُمْ وَ الْغَدْرَةِ الَّتِیْ اسْتَشْعَرَتْهَا قُلُوْبُكُمْ.

وَ لٰكِنَّهَا فَیْضَةُ النَّفْسِ وَ نَفْثَةُ الْغَیْظِ وَ خَوَرُ الْقَنَاةِ وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ. فَدُوْنَكُمُوْهَا فَاحْتَقِبُوْهَا دَبِرَةَ الظَّهْرِ، نَقِبَةَ الْخُفِّ، بَاقِیَةَ الْعَارِ، مَوْسُوْمَةً بِغَضَبِ الْجَبَّارِ وَ شَنَارِ الْاَبَدِ، مَوْصُوْلَةً بِنَارِ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةِ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ، فَبِعَیْنِ اللّٰهِ مَا تَفْعَلُوْنَ:

"وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ".

وَ اَنَا ابْنَةُ نَذِیْرٍ لَكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ.

"فَاعْمَلُوْا اِنَّا عَامِلُوْنَ وَ انْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ."

فقال ابابکر سمعت رسول الله یقول:

"نحن معاشر الانبیاء لا نورث درهما و لا دینارا۔"

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ تم تن پرور ہو گئے ہو اور جو زمام اپنے ہاتھ میں لینے کا زیادہ حق دار تھا اس کو تم نے الگ کر دیا ہے اور آرام طلب ہو گئے ہو اور زندگی کی سختی سے نکل کر عیش کی وسعت میں پہنچ گئے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جو تم نے بچایا تھا اس کو گنوا دیا ہے اور جس کو نگل چکے تھے اس کو اگل دیا ہے تو جان لو کہ:

"اگر تم اور روئے زمین پر بسنے والے بھی کافر ہو جائیں تو خدا سب سے بے نیاز ہے"۔ (۱۷)

یہ بات یاد رہے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ پوری آگاہی و معرفت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میں تمہاری سستی، غفلت، بے وفائی اور خیانت سے واقف ہوں۔

لیکن کیا کروں یہ ایک دکھے ہوئے دل کا ولولہ ہے اور غیظ و غضب کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ جس کو میں برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے میں نے بیان کر دیا اور اس کی دلیل و حجت بھی تمہارے سامنے بیان کر دی ہے۔

پس خلافت کی زمام اچھی طرح پکڑ لو اور اسے جہاں چاہو لے جاؤ لیکن یہ بات یاد رکھو کہ خلافت کے اس اونٹ کی پشت زخمی ہے اور اس کا پیر لنگڑا ہے اور اس کا ننگ و عار باقی ہے اور غضب خدا کا نشان ہے۔ یہ ایک ابدی ذلت ہے۔ جو اس کو قبول کریگا وہ کل خدا کی روشن کی ہوئی اس آگ میں جائیگا جو دلوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس کو خدا دیکھ رہا ہے۔

''اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عنقریب معلوم ہوجائیگا کہ کس جگہ پلٹ رہے ہیں۔'' (۱۸)

لوگو! میں اس کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں درپیش عذاب سے ڈرایا۔

''جو تمہیں کرنا ہے کرو۔ ہم بھی اپنا کام دیکھتے ہیں۔ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔''

ابوبکر نے کہا: میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں:

''ہم گروہِ انبیاء درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔''

فاطمہ زہراؑ نے جواب دیا:

(۱۶) لوگوں کی قرآن سے روگردانی کے اسباب:

فَقَالَتْؑ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْكِتَابِ صَادِفاً وَ لا لِأَحْكَامِهِ مُخَالِفاً بَلْ كَانَ يَتْبَعُ أَثَرَهُ وَ يَقْفُوْ سُوَرَهُ أَفَتَجْمَعُوْنَ اِلَى الْغَدْرِ اعْتِلالاً عَلَيْهِ بِالزُّوْرِ؟

وَ هٰذَا بَعْدَ وَفَاتِهِ شَبِيْهٌ بِمَا بُغِيَ لَهُ مِنَ الْغَوَائِلِ فِيْ حَيَاتِهِ.

هٰذَا كِتَابُ اللهِ حَكَماً عَدْلاً وَ نَاطِقاً فَصْلاً يَقُوْلُ:

''يَرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ''.

'' وَ وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ ''.

فَتَبَيَّنَ عَزَّوَجَلَّ فِيْمَا وَزَّعَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَقْسَاطِ وَ شَرَعَ مِنَ الْفَرَائِضِ وَ الْمِيْرَاثِ وَ اَبَاحَ مِنْ حَظِّ الذُّكْرَانِ وَ الْاِنَاثِ مَا

اَزَاحَ عِلَّةَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ اَزَالَ التَّظَنِّيْ وَ الشُّبُهَاتِ فِيْ الْغَابِرِيْنَ :

"كَلَّا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ، فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ، وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ" .

فَقَالَ اَبَابَكْرٍ : اَلنَّاسُ حَكَمَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ، وَ اِنَّهُمْ بَايَعُوْنِيْ۔

سبحان اللہ ! مجھے اس تہمت پر تعجب ہے ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتابِ خدا کے منحرف نہیں تھے اور نہ قرآن کے احکام کے مخالف تھے۔ بلکہ آپ ہمیشہ قرآن کی پیروی کرتے تھے اور اس کے سوروں کے موافق عمل کرتے تھے۔ کیا تم مکر و فریب پر اتحاد کر کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کا الزام لگانا چاہتے ہو؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تمہارا یہ کام انہیں فتنوں جیسا ہے جو تم نے ان کی حیات میں انہیں قتل کرنے کیلئے بپا کئے تھے۔ (تم یہ کہتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میراث نہیں چھوڑتے ہیں) تو اللہ کی کتاب میرے اور تمہارے درمیان عادل حاکم ہے جو حق و باطل کو جدا کرنے والی ہے ، یہ کہتی ہے :

حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے دعا کی :

"جو میری اور آلِ یعقوب کی میراث پائے۔"[۱۹]

"اور سلیمانؑ نے داؤدؑ کی میراث پائی"۔ [۲۰]

سہام (میراث کے حصوں) کی تقسیم کو خدا نے واضح لفظوں میں بیان کر دیا ہے اور میراث میں سے ہر ایک کے حصہ کو معین کر دیا ہے اور میراث

میں لڑکے لڑکیوں کے حصے کی اس طرح وضاحت کی ہے کہ اہل باطل کے بہانوں کو نقش بر آب کر دیا اور اس سلسلہ میں قیامت تک کیلئے شک و تردید کے راستوں کو بند کر دیا ہے۔

"جو تم کہتے ہو یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بہانہ تراش لیا ہے، پس صبر ہی بہتر ہے۔ جو تم کہتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔"(۲۱)

ابوبکر نے لوگوں کو خاموش کرنے کیلئے کہا:

اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ عوام ہے جس نے میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کیا ہے اور میری بیعت کی ہے۔

ابوبکر کی توہم فریبی کے بعد فاطمہ علیہا السلام نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

(۱۷) باطل کی طرف تمایل کے اسباب:

مَعَاشِرَ النَّاسِ ! اَلْمُسْرِعَةِ اِلیٰ قِیْلِ الْبَاطِلِ الْمُغْضِیَةِ عَلَی الْفِعْلِ الْقَبِیْحِ الْخَاسِرِ .

"اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلیٰ قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا".

کَلاَّ بَلْ رَانَ عَلیٰ قُلُوْبِکُمْ مَا اَسَأْتُمْ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَاَخَذَ بِسَمْعِکُمْ وَ اَبْصَارِکُمْ وَ لَبِئْسَ مَا تَاَوَّلْتُمْ وَ سَاۤءَ مَا بِهٖ اَشَرْتُمْ وَ شَرَّ مَا مِنْهُ اعْتَضْتُمْ .

لَتَجِدَنَّ وَاللهِ مَحْمِلَهٗ ثَقِیْلاً وَ غِبَّهٗ وَبِیْلاً اِذَا کُشِفَ لَکُمُ الْغِطَآءُ

وَ بَانَ مَا وَرَائَهُ الضَّرَّاءُ وَ بَدَا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُوْنَ .

"وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ."

اے لوگو! تم نے بیہودہ اور فضول باتوں کو سننے میں بہت جلدی کی ہے اور نقصان دہ برے فعل سے چشم پوشی کر لی ہے۔

کیا تم قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے ؟ یا تمہارے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے؟ نہیں بلکہ تمہارے دلوں پر تمہاری بداعمالیوں کا زنگ لگ گیا ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھوں کو بے کار کر دیا ہے۔ تم نے قرآن کی آیتوں کی بہت بری تاویل کی ہے۔ بہت برا راستہ اختیار کیا ہے اور بہت غلط کام انجام دیا ہے۔

خدا کی قسم! اس بوجھ کو اٹھانا تمہارے لئے دشوار اور اس کا انجام وبالِ جان ہے۔ جس دن تمہارے سامنے پردے ہٹا دیئے جائیں گے ، ان کے ہٹتے ہی نقصان آشکار ہو جائے گا۔ جس چیز کا تم نے ابھی حساب نہیں کیا ہے وہ تم پر روشن ہو جائے گی۔

"اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اہل باطل ہی خسارے میں ہیں۔" (۲۲)

مگر اس وقت کچھ نہیں کیا جا سکے گا۔ (۲۳)

دوسرا خطبہ:
(مہاجرین و انصار کی عورتوں میں)

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا شدید بیمار تھیں۔ مہاجرین و انصار کی عورتیں آپؑ کی عیادت کیلئے آئیں اور عرض کرنے لگیں:

اے بنت رسولؐ سلام اللہ علیہا! آپؑ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ کیسی طبیعت ہے؟ مرض کا علاج کر رہی ہیں؟

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے خدا کی حمد اور اپنے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 58﴾

(۱) لوگوں کی پچھلی حالت پر پلٹ جانے کی مذمت:

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَصْبَحْتُ وَاللهِ عَائِفَةً لِدُنْيَاكُنَّ، قَالِيَةً لِرِجَالِكُنَّ، لَفَظْتُهُمْ بَعْدَ اَنْ عَجَمْتُهُمْ وَ شَنِئْتُهُمْ بَعْدَ اَنْ سَبَرْتُهُمْ.

فَقُبْحاً لِفُلُوْلِ الْحَدِّ وَ اللَّعْبِ بَعْدَ الْجِدِّ وَ قَرْعِ الصَّفَاةِ وَ صَدْعِ الْقَنَاةِ وَ خَطَلِ الْآرَاءِ وَ زَلَلِ الْأَهْوَآءِ:

"وَ بِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُوْنَ".

لَا جَرَمَ لَقَدْ قَلَّدْتُهُمْ رِبْقَتَهَا وَ حَمَّلْتُهُمْ اَوْقَتَهَا وَ شَنَنْتُ عَلَيْهِمْ غَارَاتِهَا ، فَجَدْعاً وَ عَقْراً وَ بُعْداً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ .

خدا کی قسم ! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا سے کوئی شغف نہیں ہے اور میں تمہارے مردوں سے بیزار ہوں۔ میں نے ان کے ظاہر و باطن کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اب تو میں ان کے نام بھی زبان پر نہیں لانا چاہتی ، میں ان کے کرتوت سے خوش نہیں ہوں۔

تلواروں کی کندی کتنی بری چیز ہے۔

کوشش و جانفشانی کے بعد تمہارے مردوں کا سست ہو جانا کتنی بری بات ہے! نوکیلے پتھر سے سر ٹکرانا اچھی بات نہیں ہے اور نیزوں کی کجی کو ختم کردینا اور فکر و خیال کا فاسد و خراب ہوجانا کتنی بری بات ہے!

''انہوں نے اپنے نفسوں کیلئے پہلے سے جو سامان فراہم کیا ہے وہ بہت برا سامان ہے اس سے خدا ان سے ناراض ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔''(۲۳)

بیشک ان پر خدا کے عہد و پیمان کی جو ذمہ داری ہے وہ ان کی گردن کو توڑ ڈالے گی۔ میں نے ذمہ داری انہیں پر ڈال دی ہے اور ان پر عدالت کشی کی ذلت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ لعنت ہو خدا کی ان مکار لوگوں پر۔

(۲) حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت کے اسباب :

وَيْحَهُمْ اَنّٰى زَعْزَعُوْهَا عَنْ رَوَاسِي الرِّسَالَةِ وَ قَوَاعِدِ النُّبُوَّةِ وَالدَّلَالَةِ وَ مَهْبِطِ الرُّوْحِ الْاَمِيْنِ وَ الطَّبِيْنِ بِاُمُوْرِ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ؟

اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ !

وَ مَا الَّذِىْ نَقَمُوْا مِنْ اَبِى الْحَسَنِ؟

نَقَمُوْا مِنْهُ وَاللّٰهِ نَكِيْرَ سَيْفِهِ وَ قِلَّةَ مُبَالَاتِهِ لِحَتْفِهِ وَ شِدَّةَ وَطْأَتِهِ وَ نَكَالَ وَقْعَتِهِ وَ تَنَمُّرَهُ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ .

وائے ہو ان پر انہوں نے رسالت کی میخوں کو، نبوت کے پایوں کو اور روح الامین کے محل نزول کو تزلزل کر دیا اور حق کو علی علیہ السلام کے دست مبارک سے لے لیا جو کہ دین و دنیا کے امور کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

جان لو کہ یہ کھلا ہوا نقصان ہے۔

یہ ابوالحسن علیہ السلام سے کیوں کینہ و دشمنی رکھتے ہیں؟ کس بات کا انتقام لے رہے ہیں؟

چونکہ ان لوگوں نے تیغ علی علیہ السلام کی دھار کا مزہ چکھا ہے اور ان کی ثابت قدمی کو دیکھا ہے کہ انہیں موت کی پروا نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اچھی طرح دیکھا ہے کہ وہ ان پر کس طرح حملہ کرتے ہیں اور خدا کے دشمنوں سے سازباز نہیں کرتے ہیں اور ان پر عقاب کرتے ہیں۔ علی علیہ السلام ان سے صرف خدا کی خوشنودی کیلئے ناراض تھے۔

(۳) حضرت علی علیہ السلام کی حکومت کی خصوصیات :

وَ تَاللّٰهِ لَوْ مَالُوْا عَنِ الْمَحَجَّةِ اللَّائِحَةِ وَ تَكَافُّوا عَنْ زِمَامٍ نَبَذَهُ
اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ زَالُوْا عَنْ قَبُوْلِ الْحُجَّةِ الْوَاضِحَةِ ، لَرَدَّهُمْ
اِلَيْهَا وَ حَمَلَهُمْ عَلَيْهَا وَ لَسَارَ بِهِمْ سَيْراً سُجُحاً ،
لَا يَكْلُمُ خِشَاشُهُ وَ لَا يَكِلُّ سَائِرُهُ وَ لَا يَمَلُّ رَاكِبُهُ ،
وَ لَأَوْرَدَهُمْ مَنْهَلاً نَمِيْراً صَافِياً رَوِيّاً ، تَطْفَحُ ضَفَّتَاهُ وَ لَا يَتَرَنَّقُ
جَانِبَاهُ ، وَ لَأَصْدَرَهُمْ بِطَاناً ، وَ نَصَحَ لَهُمْ سِرّاً وَ اِعْلَاناً ،
وَ لَمْ يَكُنْ يَحْلىٰ مِنَ الْغِنىٰ بِطَائِلٍ وَ لَا يَحْظىٰ مِنَ الدُّنْيَا بِنَائِلٍ
غَيْرَ رَيِّ النَّاهِلِ وَ شَبْعَةِ الْكَافِلِ ، وَ لَبَانَ لَهُمُ الزَّاهِدُ مِنَ
الرَّاغِبِ وَ الصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ :

"وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرىٰ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ
السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ" .

"وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰؤُلَاءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا وَ مَا
هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ" .

خدا کی قسم ! اگر یہ لوگ روشن حجت سے روگردانی نہ کرتے اور جو کام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے سپرد کیا تھا اسے انہیں کے دست اختیار میں رہنے دیتے تو علی علیہ السلام انہیں آسانی سے راہِ راست پر لگا دیتے اور ہر حقدار کو اس کا حق دیتے۔ کسی کا نقصان نہ ہوتا۔ ہر ایک اپنے بوئے

ہوئے کا پھل چنتا۔ اور اس اونٹ کو منزل مقصود تک پہنچا دیتے اور اس کے سفر سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوتی۔ ان کے عدل کے صاف و شفاف گھاٹ پر پہنچاتے، اس گھاٹ پر کہ جس کا صاف و شفاف پانی ہر طرف موجزن ہوتا۔ اس طرح وہ کبھی مکدر و گدلا نہ ہوتا اور مسلمان اس سے اس طرح سیراب ہوتے کہ پھر ان کو تشنگی محسوس نہ ہوتی۔

علیؑ ہمیشہ کھلم کھلا اور خفیہ طریقہ سے لوگوں کا بھلا چاہتے تھے۔

اگر خلافت ان کے ہاتھ میں آجاتی تو وہ بیت المال سے اپنے دریچوں کو نہ بھرتے اور مال دنیا سے بقدر ضرورت ہی لیتے۔ اس پانی کی مقدار کے برابر کہ جس سے پیاس بجھ جائے۔ اور اتنے کھانے کے برابر کہ جس سے بھوک ختم ہوجائے۔

اس وقت یہ معلوم ہوجاتا کہ زاہد کون ہے اور دنیا کا حریص کون ہے؟ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

"اگر یہ بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے، اور حق کو امام حقیقی کے سپرد کردیتے، تو ان پر زمین و آسمان کی رحمتوں کے دروازے کھل جاتے لیکن انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا تو ہم نے بھی ان کے کرتوت کی بنا پر ان کو دھر لیا۔" (۲۵)

"اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے عنقریب انہیں ان کے کیے کی سزا ملے گی اور یہ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے۔" (۲۶)

(۴) مہاجرین و انصار کی کجروی:

أَلاٰ هَلُمَّ فَاسْتَمِعْ وَ مَا عِشْتَ اَرَاکَ الدَّهْرُ عَجَباً!

"وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ".

لَيْتَ شِعْرِیْ اِلیٰ اَیِّ سِنَادٍ اسْتَنَدُوْا؟ وَ عَلیٰ اَیِّ عِمَادٍ اعْتَمَدُوْا؟

وَ بِاَیِّ عُرْوَةٍ تَمَسَّکُوْا؟ وَ عَلیٰ اَيَّةِ ذُرِّيَّةٍ اَقْدَمُوْا وَ احْتَنَکُوْا؟

لَبِئْسَ الْمَوْلیٰ وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ، "وَ بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً".

اِسْتَبْدَلُوْا وَاللهِ الذُّنَابیٰ بِالْقَوَادِمِ وَ الْعَجُزَ بِالْکَاهِلِ، فَرَغْماً

لِمَعَاطِسِ قَوْمٍ.

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعاً:

"اَلاٰ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰکِنْ لاٰ يَشْعُرُوْنَ."

وَيْحَهُمْ:

"اَفَمَنْ يَهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ اَمْ مَنْ لاٰ يَهِدِّیْ اِلاّٰ اَنْ

يُهْدیٰ فَمَا لَکُمْ کَيْفَ تَحْکُمُوْنَ؟"

آؤ اور سنو! اگر تم زندہ رہو گے تو زمانہ تمہیں کچھ اور عجیب و غریب

چیزیں دکھائے گا،

"اگر تمہیں تعجب ہوتا ہے تو ان لوگوں کی ہر بات تعجب انگیز ہے۔"(۲۷)

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تمہارے مردوں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ کاش

میری سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ ان لوگوں نے کس چیز پر بھروسہ کیا ہے؟

انہوں نے کس استوار ستون کا انتخاب کیا ہے؟ اور کس رسی کو پکڑ لیا ہے
اور کس خاندان کی طرف دوڑے ہیں اور غلبہ پالیا ہے؟ تعجب ہے۔
انہوں نے جھوٹے دوستوں اور نااہل سرپرستوں کا انتخاب کیا ہے۔

"اور ظالموں کا بہت برا بدلہ ہے۔" (۲۸)

ان لوگوں نے سر کو چھوڑ کر دم کو پکڑ لیا ہے۔ جاہل کے پیچھے لگ گئے اور عالم کو چھوڑ دیا ہے۔ لعنت ہو ان لوگوں پر جو غلط کام کرتے ہیں اور بزعمِ خود یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کرنے والے ہیں۔

"جان لو کہ یہ لوگ فاسد و خراب ہیں۔ لیکن اپنے فساد وخرابی کو جانتے نہیں ہیں۔" (۲۹)

وائے ہو ان پر!

"جو اشخاص لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں، وہ پیروی کے زیادہ حق دار ہیں یا جو خود ہی گمراہ ہیں وہ پیروی کے زیادہ حق دار ہیں۔
تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسا فیصلہ کر رہے ہو؟" (۳۰)

(۵) خونی مستقبل سے ہوشیار:

اَمَّا لَعَمْرِیْ لَقَدْ لَقِحَتْ فَنَظِرَةٌ رَیْثَمَا تُنْتِجُ ثُمَّ احْتَلِبُوْا مِلْءَ الْقَعْبِ دَماً عَبِیْطاً وَ ذُعَافاً مُبِیْداً.

هُنَالِکَ یَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ وَ یَعْرِفُ التَّالُوْنَ غِبَّ مَا اَسَّسَ الْاَوَّلُوْنَ.

ثُمَّ طِیْبُوْا عَنْ دُنْیَاکُمْ اَنْفُساً وَاطْمَاَنُّوْا لِلْفِتْنَةِ جَاْشاً ، وَ اَبْشِرُوْا

بِسَيْفٍ صَارِمٍ وَ سَطْوَةِ مُعْتَدٍ غَاشِمٍ وَ هَرْجٍ شَامِلٍ وَاسْتِبْدَادٍ مِنَ الظَّالِمِيْنَ . يَدَعُ فَيْئَكُمْ زَهِيْداً وَ جَمْعَكُمْ حَصِيْداً ، فَيَا حَسْرَةً لَكُمْ وَ اَنّىٰ بِكُمْ وَ قَدْ :

"عُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كَارِهُوْنَ ."

قسم اپنی جان کی ! فساد کا بیج پڑ گیا ہے۔ انتظار کرو کہ کب یہ مرض اسلامی معاشرے کو فنا کرے گا۔ پھر تم اونٹ کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون ، زہر دوہو گے جو بہت جلدی مار ڈالنے والا ہے۔ اس وقت اہلِ باطل خسارے میں ہوں گے۔

مسلمانوں کو آئندہ معلوم ہوگا کہ صدرِ اسلام کے مسلمانوں کے کرتوت کا کیا انجام ہوا؟ اب تم اپنے دلوں کو فتنوں کے ابھرنے سے مطمئن کرلو۔ تمہیں کھنچی ہوئی تلواروں اور پے درپے حملوں ، مسلمانوں کی جمعیت کی پریشانی اور ظالموں کے استبداد کی بشارت دیتی ہوں۔ وہ تمہیں تمہارے حقوق بہت کم دیں گے۔ اور غنیمت سے ناچیز دیں گے۔ اپنی تلواروں سے وہ تمہارے مجمع کو پراگندہ کردیں گے۔

افسوس ہے تمہارے حال پر کہ تمہارے کام کا کیا انجام ہوگا؟

"افسوس ہے کہ تم دیکھنے والی آنکھ نہیں رکھتے۔ کیا ہم تم سے اس کام کو زبردستی انجام دلا سکتے ہیں کہ جس کو تم پسند نہیں کرتے ہو۔" (۳۱)(۳۲)

تیسرا خطبہ

(جو عام لوگوں کے درمیان دیا گیا)

جب سقیفہ کے سیاستمداروں نے حضرت علیؑ کے خانہ مبارک پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا لیا اور فریب خوردہ لوگوں نے حضرت علیؑ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو بنت رسول دروازہ کے پیچھے آئیں اور عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 59﴾

قَالَتْ علیہا السلام: لاَ عَهْدَ لِيْ بِقَوْمٍ حَضَرُوْا أَسْوَءَ مَحْضَراً مِنْكُمْ، تَرَكْتُمْ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَ قَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، لَمْ تَسْتَأْمِرُوْنَا وَ لَمْ تَرُدُّوْا لَنَا حَقّاً كَأَنَّكُمْ لَمْ تَعْلَمُوْا مَا قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمّ، وَ اللهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ عَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ الْوَلاَءَ لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذَالِكَ مِنْهَا الرَّجَاءَ، وَ لٰكِنَّكُمْ قَطَعْتُمُ الْأَسْبَابَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ، وَ اللهُ حَسِيْبٌ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

میں نے تم جیسی عہد شکن اور بدسلوک قوم نہیں دیکھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے کو ہمارے اوپر چھوڑ کر چلے گئے اور اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔ علیؑ اور ہم اہلبیت کی امامت و ولایت کا انکار کر دیا اور ہمارے مسلّم حق کو واپس نہ پلٹایا۔ گویا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے واقف ہی نہ ہوں جو آپ نے روز غدیر فرمایا تھا۔

خدا کی قسم ! اس دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی امامت و خلافت کا اعلان کیا تھا اور اس لئے تم لوگوں سے بیعت لے لی تھی تا کہ جاہ و منصب کے بھوکے لوگوں کی امید کو قطع کر دیں۔ لیکن تم نے اس روحانی رشتہ کو توڑ دیا جو تمہارے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان استوار تھا۔ جان لو کہ ہمارا اور تمہارا فیصلہ دنیا و آخرت میں خدا ہی کرے گا۔[۳۳]

چوتھا خطبہ:

(پیمان شکن لوگوں کی سرزنش)

عہد توڑنے والے اور خاموش تماشائی بیٹھے رہنے والوں کو سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 60﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : مَعَاشِرَ النَّاسِ ! اَلْمُسْرِعَةِ اِلَی الْقِیْلِ الْبَاطِلِ ، الْمُغْضِیَةِ عَلَی الْفِعْلِ الْقَبِیْحِ الْخَاسِرِ

"أَفَلاَ یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلیٰ قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا".

کَلاَّ بَلْ رَانَ عَلیٰ قُلُوْبِکُمْ مَا أَسَأْتُمْ مِنْ أَعْمَالِکُمْ فَأَخَذَ بِسَمْعِکُمْ وَ اَبْصَارِکُمْ وَ لَبِئْسَ مَا تَأَوَّلْتُمْ وَ سَآءَ مَا بِهِ اَشَرْتُمْ وَ شَرَّ مَا مِنْهُ اعْتَصَبْتُمْ .

لَتَجِدَنَّ وَاللهِ مَحْمِلَهٗ ثَقِیْلاً وَ غِبَّهٗ وَبِیْلاً اِذَا کُشِفَ لَکُمُ الْغِطَآءُ

وَ بَانَ مَا وَرَآءَهُ الضَّرَّآءُ وَ بَدَا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ : "وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ".

اے لوگو! [۳۴]

جو باطل کی طرف دوڑ پڑے ہو اور ان لوگوں کے نقصان دہ اور برے اعمال سے آنکھیں موند بیٹھے ہو،

"کیا یہ لوگ قرآن کے بارے میں غور وفکر نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں کہ حق بات کو نہیں سنتے ہیں۔" [۳۵]

بلکہ تمہاری بد اعمالیوں نے تمہارے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور تمہارے کان اور آنکھوں کو بے کار بنا دیا ہے۔ تم نے دین کی کتنی غلط تاویل کی ہے۔ اور کتنا برا نظریہ پیش کیا ہے کہ حق والوں سے حق چھین کر، نا اہلوں کو دے دیا ہے۔ تم نے یہ کتنا برا معاملہ کیا ہے کہ دنیا کو خرید کر آخرت کو فروخت کر دیا۔

خدا کی قسم! تم نے جو یہ ظلم و عصیان کیا ہے اس کا بار تم بہت بھاری پاؤ گے اور اس کا انجام بہت سخت ہوگا۔ جس دن تمہارے کاموں سے پردہ ہٹایا جائے گا اور وہ کیفر و پاداش ظاہر و آشکار ہوجائے گی جو تمہارے انتظار میں ہے اور جو عذاب خدا نے تمہارے لئے فراہم کر رکھا ہے، اس کا تمہیں گمان بھی نہیں ہے۔ وہ تم پر نمایاں ہوجائے گا۔

"اس دن اہل باطل گھاٹا و نقصان اٹھائیں گے۔" [۳۶]

پانچواں خطبہ:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ دفاع، حدیث نمبر:64۔

۳ فاطمہ زہراؑ کا ایثار

(۱) فاطمہؑ کی مہمان نوازی:

مدینہ کی مسجد میں ایک بھوکا کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

مسلمانو! میں بھوک سے عاجز آ گیا ہوں، مجھے کھانا کھلا دو۔

رسول ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کو آج کی رات مہمان کون رکھے گا؟

حضرت علیؑ نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں رکھوں گا!

تھوڑی دیر بعد علیؑ گھر تشریف لے گئے اور فاطمہ زہراؑ سے دریافت کیا:

کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ میں ایک بھوکے مہمان کو لایا ہوں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 61﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : مَا عِنْدَنَا اِلاَّ قُوْتُ الصِّبْيَةِ وَ لٰكِنَّا نُؤْثِرُ بِهٖ ضَيْفَنَا .

ہمارے گھر میں کھانا نہیں ہے صرف بچوں کا کھانا ہے۔ آج کی رات ہم بھوکے رہیں گے اور یہ کھانا مہمان کو کھلا دیں گے۔ (۴۷)

(۲) ایثارِ فاطمہ سلام اللہ علیہا :

عرب، جو کچھ دن پہلے مسلمان ہوا تھا، مدینہ کی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور لوگوں سے مدد مانگنے لگا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا، سلمان فارسیؓ اس کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوئے لیکن انہیں کہیں سے کچھ نہ ملا۔ مایوس ہو کر مسجد کی طرف لوٹنے لگے۔ راستہ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر نگاہ پڑی۔ انہوں نے اپنے دل میں سوچا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا نیکی و احسان کا مرکز ہیں۔

ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس حاجت مند عرب کی داستان سنائی۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 62﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : يَا سَلْمَانُ ! وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً ، اِنَّ لَنَا ثَلاثاً مَا طَعِمْنَا وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ قَدِ اضْطَرَبَا عَلَىَّ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ ، ثُمَّ رَقَدَا كَاَنَّهُمَا فَرْخَانِ مَنْتُوْفَانِ ، وَ لٰكِنْ لاَ اَرُدُّ

اَلْخَیْرَ اِذَا نَزَلَ الْخَیْرُ بِبَابِیْ.

اے سلمانؓ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کیلئے منتخب کیا، ہم نے تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے اور میرے بچے حسن و حسین علیہما السلام بھوک سے بے قرار تھے ابھی تھک کر سوئے ہیں۔ لیکن چونکہ تم نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اس لئے میں نیکی کے سوال کو رد نہیں کرونگی۔ پھر آپؑ نے اپنی چادر سلمانؓ کو دی کہ اس کو شمعون یہودی کے یہاں گروی رکھ کر اس سے کچھ خرما اور جو لے لو۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں خرما اور جو لیکر سیدہ کے گھر آیا اور عرض کی:

بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اس میں سے کچھ خرما و جو اپنے بچوں کیلئے لے لیجئے۔

فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 63﴾

قَالَتْ علیہا السلام: یَا سَلْمَانُ! هٰذَا شَیْءٌ أَمْضَیْنَاهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَسْنَا نَأْخُذُ مِنْهُ شَیْئاً.

اے سلمانؓ! یہ کام ہم نے صرف اللہ عزوجل کی رضا کیلئے کیا ہے۔ ہم اس میں سے ہرگز کوئی چیز نہیں لیں گے۔ (۳۸)

حوالہ جات

(۱) ریاحین الشریعہ، ج: ا، ص: ۱۰۵

(۲) آیت: ۱۰۲، آلِ عمران

(۳) آیت: ۲۸، سورۂ فاطر

(۴) آیت: ۱۲۹، سورۂ توبہ

(۵) آیت: ۴۹، سورۂ توبہ

(۶) آیت: ۸۵، سورۂ آلِ عمران

(۷) آیت: ۵۰، سورۂ مائدہ

(۸) آیت: ۱۶، سورۂ نمل

(۹) آیت: ۶، سورۂ مریم

(۱۰) آیت: ۷۵، سورۂ انفال

(۱۱) آیت: ۱۱، سورۂ نساء

(۱۲) آیت: ۱۸۰، سورۂ بقرہ

(۱۳) آیت: ۶۷، سورۂ انعام

(۱۴) آیت: ۱۴۴، سورۂ آلِ عمران

(۱۵) قبیلہ اوس وخزرج کی وادی تھی۔

(۱۶) آیت: ۱۳، سورۂ توبہ

(۱۷) آیت: ۸، سورۂ ابراہیم

(۱۸) آیت: ۲۲۷، سورۂ الشعراء

(۱۹) آیت: ۶، سورۂ مریم

(۲۰) آیت: ۱۶، سورۂ نمل

(۲۱) آیت: ۱۸، سورۂ یوسف

(۲۲) آیت: ۷۸، سورۂ غافر

(۲۳) معانی الاخبار، ص: ۳۵۴؛ کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۴۰؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۸

(۲۴) آیت: ۸۰، سورۂ مائدہ

(۲۵) آیت: ۹۶، سورۂ اعراف

(۲۶) آیت: ۵۱، سورۂ زمر

(۲۷) آیت: ۵، سورۂ رعد

(۲۸) آیت: ۵۰، سورۂ کہف

(۲۹) آیت: ۱۲، سورۂ بقرہ؛ آیت: ۱۰۴، سورۂ کہف

(۳۰) آیت: ۳۵، سورۂ یونس

(۳۱) آیت: ۲۸، سورۂ ھود

(۳۲) معانی الاخبار، احتجاج، ج: ۱، ص: ۱۰۸؛ امالی، ج: ۱، ص: ۳۸۴

(۳۳) الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۱، ص: ۱۲؛ احتجاج، ص: ۸۰/۵۱؛ بحار، ج: ۲۸، ص: ۲۰۵

(۳۴) آیت: ۲۴، سورۂ محمد

(۳۵) آیت: ۷۸، سورۂ غافر

(۳۶) احتجاج، طبرسی، ص: ۱۰۶؛ معالم، ج: ۱۱، ص: ۴۷۶

(۳۷) تفسیر برہان، ج: ۳، ص: ۳۱۷؛ امالی، طوسی، ج: ۱، ص: ۱۹۰؛ بحار، ج: ۳۶، ص: ۵۹

(۳۸) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۲۱؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۳۷؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۱۶۸

(د)

■ لوگوں کو انقلاب کی دعوت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ سیاسی مبارزات،

⌘ سیاسی وصیتیں،

⌘ دفاع۔

....

۱ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور دفاع و جنگ۔

۲ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعائیں۔

۳ دنیا اور دنیوی رجحان۔

﴾۱﴿ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور دفاع و جنگ

(۱) حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر گستاخانہ حملے کے وقت دفاع:

سقیفہ کی کاروائی اور ابوبکر کی بیعت سے بعض لوگوں کی پہلو تہی کرنے کے بعد اہل سقیفہ نے مخالفوں کے مرکز کو چیلنج کرنے کیلئے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ کر دیا۔ عمر اور قنفذ نے یہ دھمکی دی کہ اگر علی علیہ السلام ابوبکر کی بیعت کرنے کیلئے گھر سے نکل کر مسجد میں نہیں آئیں گے تو ہم گھر کو آگ لگا دیں گے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے امام علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے حملہ آوروں سے کہا:

﴿حدیث نمبر: 64﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَیُّهَا الضَّالُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ! مَا ذَا تَقُوْلُوْنَ ؟ وَ اَیُّ شَیْءٍ تُرِیْدُوْنَ؟

یَا عُمَرُ ! اَمَا تَتَّقِی اللّٰهَ ؟ تَدْخُلُ عَلیٰ بَیْتِیْ؟ أَ بِحِزْبِکَ الشَّیْطَانِ تُخَوِّفُنِیْ ؟ وَ کَانَ حِزْبُ الشَّیْطَانِ ضَعِیْفاً .

وَیْحَکَ ! مَا هٰذِهِ الْجُرْأَةُ عَلَی اللّٰهِ وَ عَلیٰ رَسُوْلِهٖ ؟ تُرِیْدُ اَنْ تَقْطَعَ نَسْلَهٗ مِنَ الدُّنْیَا وَ تُفْنِیَهٗ وَ تُطْفِیَٔ نُوْرَ اللّٰهِ؟ "وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ"، وَ انْتِهَارُهٗ لَهَا .

طُغْیَانُکَ یَا عُمَرُ اَخْرَجَنِیْ ، وَ اَلْزَمَکَ الْحُجَّةَ وَ کُلَّ ضَالٍّ غَوِیٍّ،

اَمَا وَاللهِ یَابْنَ الْخَطَّابِ لَوْ لاَ اَنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ یُصِیبَ الْبَلاَءُ مَنْ لاَ ذَنْبَ لَهٗ لَعَلِمْتَ اَنِّیْ سَاُقْسِمُ عَلَی اللهِ ثُمَّ اَجِدُهٗ سَرِیْعَ الْاِجَابَةِ

یَا اَبَتَاهُ! یَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰکَذَا کَانَ یُفْعَلُ بِحَبِیْبَتِکَ وَابْنَتِکَ؟

آه! یَا فِضَّةُ اِلَیْکِ فَخُذِیْنِیْ فَقَدْ وَاللهِ قُتِلَ مَا فِیْ اَحْشَائِیْ مِنْ حَمْلٍ.

اے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے جھوٹے لوگو! تم کیا کہہ رہے ہو اور کیا چاہتے ہو؟

اے عمر! کیا تمہیں خوفِ خدا نہیں ہے؟ اس طرح تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو، کیا تم ایسے گروہ کے ذریعہ جو کہ شیطان کا گروہ ہے مجھے ڈرانا چاہتے ہو۔ حالانکہ شیطان کا گروہ کمزور ہے۔

وائے ہو تم پر! یہ تم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کیا گستاخی اور جسارت کر رہے ہو۔ کیا تم دنیا سے نسلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم نورِ خدا کو بجھانا چاہتے ہو۔ تو جان لو کہ:

"خدا اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا"[1]،

اور اس کو ہمیشہ محفوظ رکھے گا۔

اے عمر! تیری سرکشی نے مجھے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے چنانچہ تجھ اور دوسرے گمراہوں پر حجت کو تمام کر دیا ہے۔ خطاب کے بیٹے! خدا کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ بے گناہ معصیت میں مبتلا ہوں۔ اس لئے بد دعا سے چشم پوشی کرتی ہوں اور یہ بات میرے پیش نظر نہ

ہوتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ میری لعنت و بددعا کتنی جلد اثر کرتی ہے۔

(جب آپ کے پہلو پر دروازہ گرا دیا گیا اور محسن شہید ہو گئے تو فریاد کی):

اے بابا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیکھئے آپ کی چہیتی بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے!

آہ! اے فضہ، آؤ مجھے سہارا دو۔ خدا کی قسم میرے شکم میں میرا بچہ شہید ہو گیا[۲]۔

(۲) حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ:

الف: سازشوں کو بے نقاب کرنا

عمر نے ایک گروہ کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ کیا اور مسلسل دھمکیوں کے باوجود علی علیہ السلام کا دروازہ کھلوانے میں کامیاب نہ ہوئے تو لکڑیاں لائی گئیں اور گھر کے دروازے کو آگ لگا دی گئی۔ حضرت زہرا علیہا السلام حریمِ امامت و ولایت کے دفاع کیلئے دھویں اور شعلوں کے پاس گئیں اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 65﴾

قَالَتْ علیہا السلام: یَابْنَ الْخَطَّابِ! اَتُرَاکَ مُحَرِّقاً عَلَیَّ بَابِیْ؟ اَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؟ اَتُحْرِقُ عَلِیّاً وَ وُلْدِیْ؟

خطاب کے بیٹے! کیا میں تمہیں اپنے گھر میں آگ لگاتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟! کیا تم میرے گھر کو آگ لگانے کیلئے آئے ہو؟ کیا تم علی علیہ السلام اور میرے بچوں کو جلا دو گے؟

جواب ملا:

خدا کی قسم! یا میں تمہیں ابوبکر کی بیعت کیلئے گھر سے باہر نکال لوں گا یا تم سب کو گھر سمیت جلا دوں گا۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

يَا عُمَرُ! اَمَا تَتَّقِي اللهَ تَدْخُلُ عَلىٰ بَيْتِيْ؟

اے عمر! کیا تمہیں ذرا بھی خوف خدا نہیں ہے۔ اس طرح تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو؟

ب: بابا سے گلہ

اس وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے بابا کی قبر کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 66﴾

يَا اَبَتَاهُ! يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا ذَا لَقِيْنَا بَعْدَكَ مِنِ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ!

يَا اَبَا بَكْرٍ! مَا اَسْرَعَ مَا اَغَرْتُمْ عَلىٰ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ وَ اللهِ لَا اُكَلِّمُ عُمَرَ حَتّىٰ اَلْقَى اللهَ؟

اے بابا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ کے بعد ابن خطاب اور ابی قحافہ کے بیٹے سے کیا جفا دیکھ رہے ہیں!

اے ابوبکر! تم نے اتنی جلد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے اپنی دشمنی کو ظاہر کر دیا ہے! خدا کی قسم! میں عمر سے کبھی گفتگو نہیں کرونگی یہاں تک

کہ خدا سے ملاقات کرلوں۔[۲]

ج: حملہ کرنے والوں کی مذمت

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب حملہ کرنے والوں نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر یورش کی تاکہ دروازے کو آگ لگا کر گھر میں داخل ہوجائیں تو فاطمہ زہرا علیہا السلام دروازے کے پیچھے آئیں اور حملہ کرنے والوں کے سرغنہ عمر کو مخاطب کرکے کہا:

﴿حدیث نمبر: 67﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَيْحَكَ يَا عُمَرُ مَا هٰذِهِ الْجُرْأَةُ عَلَى اللهِ وَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ؟ تُرِيْدُ اَنْ تَقْطَعَ نَسْلَهٗ مِنَ الدُّنْيَا وَ تُفْنِيَهٗ؟ وَ تُطْفِئُ نُوْرَ اللهِ؟ "وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ".

وائے ہو تم پر اے عمر! یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسی جسارت ہے؟ کیا تم دنیا سے نسلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنا چاہتے ہو؟ انہیں فنا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم نورِ خدا کو بجھانا چاہتے ہو؟ خدا اپنے نور کی حفاظت کریگا[۳]۔

(۳) امیر المومنین علیہ السلام کا دفاع:

الف: دفاع اور اہل بیتؑ کے فضائل کی یاددہانی:

جس وقت حضرت علی علیہ السلام کو زبردستی مسجد کی طرف لے جارہے تھے اس

وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مجمع میں آگئیں۔ امام علیہ السلام اور ان لوگوں کے درمیان حائل ہوگئیں اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 68﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ لاَ اَدَعُكُمْ تَجُرُّوْنَ ابْنَ عَمِّىْ ظُلْماً.

وَيْلَكُمْ مَا اَسْرَعَ مَا خُنْتُمُ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ فِيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ قَدْ اَوْصَاكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِاتِّبَاعِنَا وَ مَوَدَّتِنَا وَ التَّمَسُّكِ بِنَا فَقَالَ اللهُ تَعَالىٰ:

"قُلْ لاَ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبىٰ".

خدا کی قسم! میں اپنے ابن عم کو اس ظلم کے ساتھ نہیں لے جانے دوں گی۔ وائے ہو تمہارے اوپر! تم نے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی جلدی خیانت کی ہے اور ان کے اہلبیت پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں ہماری پیروی اور ہم سے محبت کرنے کی وصیت کی تھی اور ہم سے وابستہ رہنے کی تاکید کی تھی۔ (۵)

جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا ہوں، سوائے اس کے کہ تم میرے اہلبیتؑ سے محبت کرو (۶)۔

ب: بد دعا کی دھمکی

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس وقت عمر اور ان کے طرفدار حضرت علی علیہ السلام کو مسجد کی طرف لے جارہے تھے اور کوئی علی علیہ السلام کا دفاع کرنے والا نہیں تھا اس وقت جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچیں اور عمر کو مخاطب کرکے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 69﴾

اَمَا وَ اللهِ یَابْنَ الْخَطَّابِ : لَوْ لَا اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یُصِیْبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ اَنِّیْ سَاُقْسِمُ عَلَی اللهِ ثُمَّ اَجِدُهُ سَرِیْعَ الْاِجَابَةِ .

خطاب کے بیٹے ، خدا کی قسم!

اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مدینہ کے بے گناہ لوگ عذاب وقہر الٰہی میں مبتلا ہوجائیں گے تو میں خدا سے بد دعا کرتی۔ اس وقت تمہیں معلوم ہوتا کہ میری بددعا کتنی جلد قبول ہوتی ہے[۷]۔

(۴) مسجد میں امام علیہ السلام کا دفاع:

جب حضرت علی علیہ السلام کو ظلم وستم کے ساتھ مسجد میں لے گئے تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مسجد میں داخل ہوئیں اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 70﴾

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا : خَلُّوْا عَنِ ابْنِ عَمِّیْ . فَوَ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تُخَلُّوْا عَنْهُ لَاَنْشِرَنَّ شَعْرِیْ وَ لَاَضَعَنَّ قَمِیْصَ رَسُوْلِ اللهِ عَلٰی رَاْسِیْ وَ لَاَصْرُخَنَّ اِلَی اللهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی .

فَمَا نَاقَةُ صَالِحٍ بِأَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنِّيْ وَ لَا الْفَصِيْلُ بِأَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْ وُلْدِيْ .

اس ذات پاک کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم علیؑ کو نہیں چھوڑو گے تو میں اپنے بال بکھرا دوں گی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیراہن کو سر پہ رکھ کر خدائے متعال سے فریاد کروں گی۔ یہ بات یاد رکھو کہ خدا کی نظر میں ناقہ صالح مجھ سے اور اس کا بچہ میرے بچوں سے زیادہ عزیز نہیں ہے (۸)۔

(۵) امام علیہ السلام کی جان کی حفاظت :

جب سقیفہ والوں کا گروہ حضرت علی علیہ السلام کو مسجد لے گیا اور مجمع میں عمر شمشیر برہنہ لے کر یہ دھمکی دینے لگا کہ یا تو ابوبکر کی بیعت کر لو ورنہ میں گردن اڑا دوں گا، اس وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ابوبکر کو مخاطب کر کے کہا :

﴿حدیث نمبر : 71﴾

قَالَتْ : يَا اَبَابَكْرٍ ! اَتُرِيْدُ اَنْ تُرَمِّلَنِيْ مِنْ زَوْجِيْ؟

وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تَكُفَّ عَنْهُ لَاُنْشِرَنَّ شَعْرِيْ وَ لَاُشُقَّنَّ جَيْبِيْ وَ لَآتِيَنَّ قَبْرَ اَبِيْ .

اے ابوبکر ! کیا تم مجھے بیوہ کرنا چاہتے ہو؟ خدا کی قسم اگر تم علی علیہ السلام کو نہیں چھوڑو گے تو میں اپنے بالوں کو بکھراؤں گی اور گریبان چاک کر کے قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤں گی (۹)۔

اس کے بعد آپ نے حسن و حسین علیہم السلام کا ہاتھ پکڑا تا کہ قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر فریاد کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے سلمانؓ سے فرمایا:

سلمانؓ! فاطمہؑ کو روک لو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ لرز رہا ہے۔

خدا کی قسم! اگر فاطمہؑ نے بال بکھرا دیئے اور گریبان چاک کر کے قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گئیں اور وہاں نالہ و فریاد کی تو اہل مدینہ کو مہلت نہیں ملے گی اور زمین سب کو نگل لے گی۔

سلمانؓ دوڑتے ہوئے فاطمہ علیہا السلام تک پہنچے اور عرض کی:

اے بنت رسولؐ! خدا نے آپ کے بابا کو دو جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے۔ میری گذارش ہے کہ لوگوں کے حق میں بدعا نہ کریں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 72﴾

فَقَالَتْ علیہا السلام: يَا سَلْمَانُ ! يُرِيْدُوْنَ قَتْلَ عَلِيٍّ وَ مَا عَلىٰ عَلِيٍّ صَبْرٌ فَدَعْنِىْ حَتّٰى آتِيَ قَبْرَ اَبِىْ فَاَنْشِرَنَّ شَعْرِىْ ، وَ أَشُقَّ جَيْبِىْ وَ أَصِيْحَ اِلىٰ رَبِّىْ .

اے سلمانؓ! یہ علی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور میں علی علیہ السلام کی شہادت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔

مجھے چھوڑ دو تا کہ میں قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤں اور اپنے بال پریشان اور

گریبان چاک کر کے خدا سے نالہ وفریاد کروں [۱۰]۔

جب سلمانؓ نے یہ دیکھا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بددعا کرنے کا مصمم عزم کرچکی ہیں تو سلمانؓ کہتے ہیں، میں نے کہا:

مجھے علی علیہ السلام نے بھیجا ہے اور مجھ سے فرمایا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! گھر لوٹ جایئے اور ان لوگوں کے حق میں بددعا نہ کیجئے۔

جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے امام کا یہ پیغام سنا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 73﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِذاً أَرْجِعَ وَ أَصْبِرَ وَ أَسْمَعَ لَهُ وَ أُطِيعَ .

چونکہ میرے شوہر اور امام کا حکم ہے، لہٰذا میں واپس جاتی ہوں۔ میں صبر کرونگی۔ ان کے حکم کو سنوں گی اور اطاعت کروں گی [۱۱]۔

(۶) امام علیہ السلام کی حفاظت وسلامتی کیلئے کوشش:

جب سلمان فارسیؓ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی سے گذارش کی کہ جانے دیجئے بددعا نہ کیجئے۔ واپس لوٹ جایئے تو آپؑ نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 74﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَيْلَهُمْ يَا سَلْمَانُ! يُرِيدُونَ اَنْ يُؤْتِمُوا وَلَدَيَّ الْحَسَنَيْنِ فَوَ اللهِ يَا سَلْمَانُ! لاَ أُخَلِّيَ عَنْ بَابِ الْمَسْجِدِ حَتّٰی

أَرىٰ ابْنَ عَمِّيْ سَالِماً بِعَيْنِيْ .

وائے ہو سلمانؓ ان لوگوں پر! یہ میرے بچوں حسن و حسین علیہم السلام کو یتیم کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم، اے سلمانؓ! میں مسجد کے دروازے سے اس وقت تک قدم باہر نہیں رکھوں گی جب تک کہ میں اپنے ابن عم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رہا اور سالم نہ دیکھوں گی (۱۲)۔

کچھ دیر تک مجمع پر سکوت و حیرت طاری رہی اور حملہ آوروں نے حضرت علی علیہ السلام کو چھوڑ دیا۔ حضرت علی علیہ السلام تن تنہا مسجد سے باہر آئے۔ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جب آپؑ کو دیکھا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 75﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : رُوْحِيْ لِرُوْحِكَ الْفِدَاء ، وَ نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْوِقَاء .

يَا اَبَا الْحَسَنِ ! اِنْ كُنْتَ فِيْ خَيْرٍ كُنْتُ مَعَكَ وَ اِنْ كُنْتَ فِيْ شَرٍّ كُنْتُ مَعَكَ .

اے ابوالحسنؑ! میری روح آپؑ کی روح پر فدا ہو۔ میرا نفس آپؑ کے نفس کی سپر قرار پائے۔ میں ہمیشہ آپؑ کے ہمراہ رہوں گی۔ اگر آپؑ خیر و نیکی کی زندگی بسر کریں گے تو بھی میں آپ کے ہمراہ ہوں گی۔ اور اگر سختی اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے تو بھی میں آپؑ کے ساتھ رہوں گی (۱۲)۔

(۷) اپنے اموال کا دفاع:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ فدک۔

﴿۲﴾ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دعائیں

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دعاؤں سے آگہی حاصل کرنے کیلئے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی روزانہ کی دعاؤں کی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ اس فصل میں ہم صرف دعا کی اہمیت اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نظر میں دعا کے مقصد کی طرف اشارہ کریں گے۔

(۱) امت کے گناہگاروں کیلئے دعا:

حضرت جعفر طیارؓ کی زوجہ اسماءؓ نقل کرتی ہیں:

میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی کے آخری لمحات میں آپؑ کی خدمت میں حاضر تھی۔ پہلے آپؑ نے غسل کیا۔ لباس بدلا اور گھر کے اندر ہی خدا کی تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوئی۔ میں آگے بڑھی، دیکھا کہ آپؑ روبقبلہ بیٹھی ہیں۔ آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے ہوئے ہیں اور اس طرح دعا کر رہی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 76﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِلٰهِیْ وَ سَیِّدِیْ! أَسْئَلُکَ بِالَّذِیْنَ اصْطَفَیْتَهُمْ وَ

بِبُکَآءِ وَلَدَیَّ فِیْ مُفَارَقَتِیْ ، اَنْ تَغْفِرَ لِعُصَاةِ شِیْعَتِیْ وَ شِیْعَةِ ذُرِّیَّتِیْ .

میرے معبود، میرے آقا ! میں تجھ سے ان پیغمبروں کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں کہ جن کو تو نے برگزیدہ کیا ہے اور میرے فراق میں حسن و حسین علیہما السلام جو گریہ تجھ سے کریں گے اس کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں کہ میرے شیعوں میں سے اور میری ذریت کے شیعوں میں سے گناہگاروں کو بخش دے [۱۴]۔

(۲) ہمسایوں کیلئے دعا:

حضرت امام حسن علیہ السلام نے دیکھا کہ مادرِ گرامی ہمیشہ ہمسایوں اور مسلمانوں کیلئے دعا کرتی ہیں تو اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اماں ! آپ اپنے لئے دعا کیوں نہیں کرتی ہیں؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 77﴾

قَالَتْ : اَلْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ .

بیٹے ! پہلے ہمسایہ پھر خاندان [۱۵]۔

(۳) باپ کے غم فراق میں بھی دعا:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد بنی ہاشم کی عورتیں فاطمہ سلام اللہ علیہا

کے گھر میں جمع ہو کر مجلس و ماتم کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سب سے دعا کرنے کو کہتی تھیں :

﴿حدیث نمبر : 78﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اُتْرُکْنَ التَّعْدَادَ وَ عَلَیْکُنَّ بِالدُّعَا.

اپنی تعداد پر فخر کرنا چھوڑ دو اور دعا و عبادت میں مشغول ہو جاؤ (۱۶)۔

(۴) امام حسن علیہ السلام کے شفا پانے کیلئے دعا کی التماس :

ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام بیمار ہو گئے اور آپؑ کے درد میں شدت پیدا ہو گئی۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے بیٹے کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی :

﴿حدیث نمبر : 79﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : یَا رَسُوْلَ اللہِ ! اُدْعُ اللہَ لِابْنِکَ اَنْ یَشْفِیَہٗ .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ اپنے بیٹے کیلئے خدا سے دعا کیجئے کہ اسے شفا عطا کرے (۱۷)۔

(۵) دعا کی اہمیت :

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

بیٹی کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ میں تمہیں ایسی دعا تعلیم کردوں کہ جو بھی اسے پڑھتا ہے اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

عرض کی :

﴿حدیث نمبر: 80﴾

قَالَتْ علیہا السلام : يَا أَبَهْ لَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ۔

بابا جان! ایسی دعا کو میں دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب سمجھتی ہوں (۱۸)۔

(۶) فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مشہور دعا:

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

جنت کی حوریں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؑ کی خدمت میں خوشبودار خرمے پیش کئے۔ ان میں سے کچھ آپؑ نے مجھے مرحمت فرمائے۔ شہر مدینہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے جس سے بھی میری ملاقات ہوتی، وہ یہی کہتا:

کتنا اچھا عطر ہے! کیا آپؓ کے پاس خالص مشک ہے؟

اس تعجب انگیز واقعہ کو میں نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان کیا۔ آپؑ نے مسکرا کر فرمایا:

یہ خوشبودار خرمے جنت کے اس درخت کے ہیں جو میری دعا سے اگا ہے اور وہ دعا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی تھی۔ دعا یہ ہے:

﴿حدیث نمبر: 81﴾

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ يَقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْمَعْرُوْفِ مَذْکُوْرٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ، بِقَدَرٍ مَقْدُوْرٍ. فِیْ کِتَابٍ مَسْطُوْرٍ، عَلٰی نَبِیٍّ مَحْبُوْرٍ.

اللہ کے نام سے، جو نور ہے۔

اس خدا کے نام سے، جو کہتا ہے: ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔

اس خدا کے نام سے، جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز کو جانتا ہے۔

اس خدا کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا۔

اس خدا کے نام سے، جس کا ذکر نیکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

اس خدا کے نام سے، جس نے نور کو کوہِ طور پر نازل کیا، متعین مقدار میں، اس کتاب میں تحریر ہے جو رسول پر نازل ہوئی (۱۹)۔

(۷) جمعہ کے دن ظہر کے بعد کی دعا:

روزِ جمعہ کی دعا کے بارے میں جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 82﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: إِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا خَیْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِیَّاهُ.

فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیُّ سَاعَةٍ هِیَ؟

قَالَ : اِذَا تَوَلّیٰ نِصْفُ عَیْنِ الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ .

جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر نیک دعا قبول ہوتی ہے۔

میں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کونسی گھڑی ہے؟

فرمایا: جب نصف قرص خورشید افق میں پنہاں ہوجاتا ہے۔

اسی وقت میں فاطمہ زہرا علیہا السلام مسلمانوں کی بھلائی کیلئے دعا کرتی تھیں۔ چنانچہ ہر جمعہ میں کسی کے سپرد یہ کام کردیتی تھیں کہ مجھے سورج کے غروب ہونے کی خبر دینا [۲۰]۔

۳ دنیا اور دنیاوی رجحان

۱) دنیا پرستی سے بیزاری :

فاطمہ زہرا علیہا السلام دنیا اور دنیا پرستوں کے بارے میں فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر : 83﴾

قَالَتْ علیہا السلام : اِنِّیْ لاَ اُحِبُّ الدُّنْیَا .

میں دنیا پرستوں کی دنیا کو پسند نہیں کرتی [۲۱]۔

۲) دنیا سے بلند و برتر :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

حدیث نمبر :80۔

حوالہ جات

(۱) آیت : ۸، سورۂ صف

(۲) الوافی ، ج : ۲، ص : ۱۸۸؛ اصول کافی ، ج : ۱، ص : ۴۶۰؛ ارشاد دیلمی ، ص : ۱۷۶

(۳) الغدیر ، ج : ۷، ص : ۷۸؛ الغدیر ، ج : ۵، ص : ۳۷۳ و ۳۶۹

الغدیر ، ج : ۷، ص : ۷۷؛ الغدیر ، ج : ۱۰، ص : ۱۲۴

بحار الانوار ، ج : ۲۸، ص : ۳۲۲ ؛ بحار الانوار ، ج : ۴۳، ص : ۱۹۷

(۴) بحار ، ج : ۵، ص : ۱۸ (چاپ قدیم) ؛ بحار ، ج : ۲۸، ص : ۳۳۹

(۵) عوالم ، ج : ۱۱، ص : ۳۱۴ ؛ بحار الانوار ، ج : ۸، ص : ۲۳۳ (چاپ قدیم)

(۶) آیت : ۲۳، سورۂ شوریٰ

(۷) اصول کافی ، ج : ۱، ص: ۴۶۰؛ الوافی ، ج : ۲، ص : ۱۸۸

(۸) عوالم ، ج ۱۱، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج : ۳، ص : ۳۴۰/۱۱۸

(۹) عوالم ، ج ۱۱، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج : ۳، ص : ۱۱۸

بحار الانوار ، ج : ۴۳، ص : ۴۷

(۱۰) عوالم ، ج : ۱۱، ص : ۴۰۶ ؛ اختصاص ، شیخ مفید ، ص : ۱۸۱

(۱۱) عوالم ، ج : ۱۱، ص : ۲۱۱ ؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج : ۴، ص : ۱۱۸

بحار ، ج : ۴۳، ص : ۴۷

(۱۲) عوالم ، ج : ۱۱، ص : ۴۰۶ ؛ اختصاص ، شیخ مفید ، ص : ۱۸۱

(۱۳) کوکب الدرّی ، علامہ حائری مازندرانی ، ج : ۱، ص : ۱۹۶

(۱۴) ذخائر العقبیٰ، ص: ۵۳

(۱۵) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۲۵؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۸۲
علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۳

(۱۶) بحار، ج: ۲، ص: ۵۲۲؛ وسائل، ج: ۲، ص: ۸۹۲
فروع کافی، ج: ۳، ص: ۲۱۸؛ خصال، ج: ۲، ص: ۱۵۹

(۱۷) بحار الانوار، ج: ۵۹، ص: ۱۰۴؛ مستدرک الوسائل، ج: ۱، ص: ۳۰۰

(۱۸) بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج: ۹۲، ص: ۴۰۴ و ۴۰۵

(۱۹) مہج الدعوات: ص: ۷ و ۱۴۰؛ بحار، ج: ۹۲، ص: ۳۷؛ دلائل الامامہ، ص: ۲۸

(۲۰) وسائل الشیعہ، ج: ۵، ص: ۲۹؛ معانی الاخبار، ص: ۳۹۹
دلائل الامامہ، ص: ۴

(۲۱) الغدیر، علامہ امینی، ج: ۲، ص: ۳۱۶

(ذ - ر)

■ ذکر۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ دعا۔

■ مسلمانوں کی ذلت وخواری۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 57۔

■ جاہلیت کی ذلت اور رسول ﷺ کی بعثت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 57۔

---

۱ اجتماعی روابط۔

۲ روزہ اور روزہ داری۔

﴿۱﴾ اجتماعی روابط

(۱) خاندان اور لوگوں سے روابط کا طریقہ:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی نظر میں انسان کی قدر و منزلت کا معیار، خاندان اور لوگوں سے شائستہ روابط ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 84﴾

قَالَتْ علیہا السلام: خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَهُ، وَأَكْرَمُهُمْ لِنِسَائِهِمْ.

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں سے زیادہ نرمی سے پیش آتا ہے اور زیادہ معزز و محترم وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلئے مہربان ہے[1]۔

﴿۵﴾ روزہ اور روزہ داری

(۱) روزہ رکھنے کے شرائط:

روزہ رکھنے کے شرائط کے بارے میں فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں:

---

(۱) دلائل الامامہ؛ کنز العمال، ج: ۷، ص: ۲۲۵؛ تاریخ بغداد، ج: ۱۲، ص: ۵۰

﴿حدیث نمبر: 85﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ اِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ.

روزہ اگر روزہ دار کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں کو ناپسند اعمال سے باز نہ رکھے تو روزے کا کیا فائدہ ہے! (۱)

(۲) نذر کا روزہ:

جب امام حسن و امام حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دونوں کو لے کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

﴿حدیث نمبر: 86﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنْ بَرِئَ وَلَدَایَ مِمَّا بِهِمَا ، صُمْتُ لِلّٰهِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ شُكْراً.

اگر میرے دونوں بچے شفایاب ہوجائیں گے تو میں شکرگزاری کے تین روزے رکھوں گی (۲)۔

---

(۱) مستدرک الوسائل، ج: ۷، ص: ۳۶۶؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۳۵؛ دلائل الامامہ، ص: ۷

(۲) بحار الانوار، ج: ۳۵، ص: ۲۴۵؛ کشف الغمہ، ص: ۳۹؛ ینابیع المودۃ، ص: ۳۹۳

(ز)

﴿۱﴾ عورت اور اجتماعی زندگی۔

﴿۲﴾ عورت اور آئینِ زندگی۔

﴿۳﴾ عورت اور کام۔

﴿۴﴾ عورت اور زینت۔

﴿۱﴾ عورت اور اجتماعی زندگی

(۱) وہ چیز جو ایک عورت کیلئے سزاوار ہے :

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ رسول نے فرمایا : ایک عورت کیلئے کیا مناسب ہے؟

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 87﴾

قَالَتْ علیہا السلام : خَیْرٌ لِلنِّسَاءِ اَنْ لاَ یَرَیْنَ الرِّجَالَ وَ لاَ یَرَاھُنَّ الرِّجَالُ.

عورت کیلئے یہ مناسب و سزاوار ہے کہ 'مجبوری کے علاوہ' نامحرم مردوں کو نہ دیکھے اور نامحرم مرد اسے نہ دیکھیں (۱) ۔

(۲) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے روزمرہ کے کام :

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے ۔ دیکھا کہ زمین پر بیٹھی ہیں اور بچہ کو دودھ پلا رہی ہیں ۔ ایک ہاتھ سے بچے کو سنبھالے ہوئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے چکی چلا رہی ہیں ۔ یہ حال دیکھ کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو بھر آئے ۔ فرمایا :

یَا بِنْتَاہُ تَعَجَّلِیْ مَرَارَۃَ الدُّنْیَا بِحَلاَوَۃِ الْآخِرَۃِ .

بیٹی ! آخرت کی سعادت و شیرینی کو یاد کر کے دنیا کی تلخیوں اور مشکلوں کو آسان بناؤ۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 88﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَآئِهٖ وَ الشُّكْرُ عَلٰی آلَائِهٖ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! خدا کی بے شمار نعمتوں پر ہم اسی کی حمد و ثنا کرتے ہیں (۲)۔

(۳) سادہ پوشی :

الف : سادہ لباس

سلمان فارسیؒ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو پیوند لگی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ میں نے کہا:

روم و ایران کے بادشاہوں کی بیٹیاں سونے کی کرسیوں پر بیٹھتی ہیں۔ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس پہنتی ہیں اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہے جس کے سر پر نہ کوئی قیمتی چادر ہے اور نہ تن پر گراں قیمت لباس ہے!

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 89﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا سَلْمَانُ! اِنَّ اللهَ ذَخَرَ لَنَا الثِّيَابَ وَ الْكَرَاسِيَّ لِيَوْمٍ آخَرٍ.

اے سلمانؓ! خدا نے ہمارے لئے آخرت میں گراں قیمت لباس اور سونے کی کرسیاں مہیا کر رکھی ہیں[۳]۔

ب: سادہ زندگی

اس کے بعد فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سلمان فارسیؓ کے تعجب کو بیان کیا:

﴿حدیث نمبر: 90﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ سَلْمَانَ تَعَجَّبَ مِنْ لِبَاسِيْ، فَوَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لِيَ وَ لِعَلِيٍّ مُنْذُ خَمْسِ سِنِيْنَ اِلَّا مَسْكُ كَبْشٍ نُعْلِفُ عَلَيْهَا بِالنَّهَارِ بَعِيْرَنَا وَ اِذَا كَانَ اللَّيْلُ افْتَرَشْنَاهُ وَ اِنَّ مِرْفَقَتَنَا لَمِنْ آدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ.

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلمان فارسیؓ نے میرے سادہ لباس پر تعجب کیا ہے۔

(فرمایا:) اس خدا کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پانچ سال سے ہمارے گھر میں بھیڑ کی کھال کا فرش ہے۔ دن میں اسی کھال پر ہمارے اونٹ گھاس کھاتے ہیں اور رات میں ہم اسی پر سوتے ہیں۔ ہمارے تکیے کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے ہیں[۴]۔

(۲) جب عورت خدا سے بہت قریب ہوتی ہے:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا:

عورت خدا سے کس وقت زیادہ قریب ہوتی ہے؟

کسی نے اس سوال کا مناسب جواب نہ دیا۔ یہ سوال حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بھی سن لیا۔ آپ نے اس سوال کا جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 91﴾

قَالَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا: اَدْنیٰ مَا تَکُوْنُ مِنْ رَبِّهَا اَنْ تَلْزَمَ قَعْرَ بَیْتِهَا .

جس وقت عورت اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت اور امور خانہ داری میں مشغول ہوتی ہے، اس وقت وہ خدا سے بہت قریب ہوتی ہے[۵]۔

۲ عورت اور آئینِ زندگی

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- ⌘ ازدواجی زندگی کا دستور،
- ⌘ اقتصادی مشکلیں،
- ⌘ حجاب ولباس،
- ⌘ اخلاق،
- ⌘ عورت اور اجتماعی زندگی،

⌘ جہاد،

⌘ عورت اور کام،

⌘ دفاع اور جہاد۔

﴿۳﴾ عورت اور کام

(۱) عورت اور روزمرہ کے کام :

ام سلمہؓ نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہا السلام نے فرمایا :

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہماری خانوادگی حالات معلوم کیے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا :

﴿حدیث نمبر : 92﴾

قَالَتْ علیہا السلام : يَـا رَسُوْلَ اللهِ ! لَقَدْ مَجِلَتْ يَدَایَ مِنَ الرَّحیٰ أَطْحَنُ مَرَّةً وَ أَعْجُنُ مَرَّةً .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! چکی چلاتے چلاتے میرے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے ہیں ، کبھی آٹا پیستی ہوں اور کبھی آٹا گوندھتی ہوں [۶]۔

(۲) گھر کے کاموں میں میاں بیوی کی ہم آہنگی :

معاشرہ کی عورتوں کی مانند فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے گھر کے کام خود ہی انجام

دیتی تھیں ، اپنے ہاتھ سے چکی چلاتی اور آٹا پیستی تھیں ، خود روٹیاں پکاتی تھیں ، روزمرہ کے کام انجام دیتی تھیں۔ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت پر پوری توجہ دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ زخمی ہوگئے تھے ، ناچار والد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 93﴾

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا : قَدْ مَجِلَتْ يَدَایَ مِنَ الرَّحیٰ ، لَیْلَتِیْ جَمِیْعاً اُدِیْرُ الرَّحیٰ حَتّیٰ اُصْبِحَ ، وَ اَبُوْ الْحَسَنِ یَحْمِلُ حَسَناً وَ حُسَیْناً .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آٹا پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھ ورم کر آئے ہیں اور ان میں زخم ہوگئے ہیں۔ کل رات صبح تک میں نے آٹا پیسا تھا۔ ابوالحسن علیہ السلام حسن و حسین علیہما السلام کی دیکھ بھال کر رہے تھے (۷)۔

(۳) کاموں کی تقسیم :

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی بابرکت زندگی میں اپنے امور خانہ داری اور بچوں کی تربیت پر مکمل توجہ دیتی تھیں۔ صرف کام ہی نہیں کرتی تھیں بلکہ اپنے خاندان کی ضرورتوں کو پورا کرتی تھیں۔ اپنے چھوٹے سے خاندان اور گھر میں اپنے کام کی انجام دہی میں عدل کے مطابق عمل کرتی تھیں۔

اپنے گھر اور خاندان کے کاموں کو اپنے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اپنی کنیز فضہ رضی اللہ عنہا کے درمیان مساوی تقسیم کر لیا تھا۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے ہاتھ سے آٹا پیستے ہوئے

دیکھا تو میں قریب گیا اور سلام کر کے عرض کیا:

اے دختر رسول سلام اللہ علیہا! خود کو زحمت میں نہ ڈالیں۔ آپؑ کے پاس آپؑ کی کنیز فضہؓ کھڑی ہیں، گھر کے کام ان سے لیا کیجئے۔

آپ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 94﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللهِ أَنْ تَکُوْنَ الْخِدْمَةُ لَهَا یَوْماً وَ لِیَ یَوْماً، فَکَانَ أَمْسِ یَوْمَ خِدْمَتِهَا وَ الْیَوْمُ یَوْمَ خِدْمَتِیْ.

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ گھر کے کاموں کو میں اپنے اور فضہؓ کے درمیان تقسیم کرلوں۔ ایک روز وہ کام کریں گی اور ایک روز میں۔ کل ان کی باری تھی آج میری باری ہے (۸)۔

(۴) شوہر کی شریک کار:

خاندان کی ترقی اور اس کی خوشحالی کا ایک سبب خاندان کے افراد کی ذمہ داری کا تعین ہے۔ تقسیم کار سے خاندان میں اجتماعی عدل قائم ہوتا ہے جو سعادت و خوش بختی پیدا ہوتی ہے اور عورت کو ان کاموں سے باز رکھتا ہے کہ جن میں دخل دینا مناسب نہیں ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے گھر سے باہر کے کاموں کو آپس

میں اس طرح تقسیم کرلیا تھا:

آٹا گوندھنا، روٹیاں پکانا، گھر کی صفائی، اور جھاڑو لگانا، فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ذمہ تھا۔

اور گھر سے باہر کے کام مثلاً کھانے پینے کی چیزیں لانا اور لکڑیاں لانا حضرت علی علیہ السلام کے ذمہ تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

کاموں کی یہ تقسیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر ہوئی تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ گھر کے اندر کے کام فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اور گھر سے باہر کے کام علی علیہ السلام کے ذمہ ہیں۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام اس بات پر خوش ہوئی اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 95﴾

قَالَتْ علیہا السلام: فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِيْ مِنَ السُّرُوْرِ اِلَّا اللّٰهُ بِاِكْفَائِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَحَمُّلَ رِقَابِ الرِّجَالِ.

کاموں کی تقسیم سے مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے اس کو خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، کیونکہ اس سے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ان کاموں سے بچا لیا ہے جو مردوں سے متعلق ہیں (۹)۔

عورت اور زینت

(۱) حالت نماز میں خوشبو لگانا:

اسلام میں عورت کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ گھر میں شوہر اور محرموں کیلئے حالت نماز و دعا میں خوشبو لگا سکتی ہے۔ ہاں نامحرموں کیلئے خوشبو لگانا اور زینت کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس سے فساد پھیلتا ہے اور یہ حرام ہے۔ جناب فاطمہ زہراؑ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی اس حکم پر عمل کیا ہے، وضو کرنے کے بعد آپؑ نے اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا:

《حدیث نمبر: 96》

قَالَتْؑ : هَاتِیْ طِیْبِیَ الَّذِیْ اَتَطَیَّبُ بِهٖ وَ هَاتِیْ ثِیَابِیَ الَّتِیْ اُصَلِّیْ فِیْهَا ، اِجْلِسِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ فَاِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَأَقِیْمِیْنِیْ فَاِنْ قُمْتُ وَ اِلَّا فَأَرْسِلِیْ اِلٰی عَلِیٍّؑ.

اے اسماءؓ! جو عطر میں ہمیشہ لگاتی ہوں اس کو اٹھا لاؤ اور جس لباس میں ہمیشہ نماز پڑھتی ہوں اسے لے آؤ اور میرے سرہانے بیٹھ جاؤ، جیسے ہی نماز کا وقت ہو مجھے بیدار کردینا۔ اگر میں بیدار ہوگئی تو نماز بجالاؤں گی ورنہ کسی کو بھیج کر علیؑ کو بلوا لینا (۱۰)۔

(۲) ہمیشہ خوشبو لگانا:

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے فاطمہ زہراؑ سے دریافت کیا:

کیا آپؑ نے کچھ عطر و خوشبو ذخیرہ کر رکھی تھی؟

فرمایا:

ہاں! یہ کہہ کر اٹھیں اور عطر کی ایک شیشی لائیں۔ تھوڑا سا عطر میرے ہاتھ پر ٹپکایا۔ اس عطر کی سی خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔

میں نے عرض کیا:

یہ عطر آپؑ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 97﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: هُوَ عَنْبَرٌ يَسْقُطُ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ .

یہ عطر ایک قسم کا مشک ہے جو جبرئیل علیہ السلام کے پَروں سے ٹپکتا ہے[۱۱]۔

(۳) شب زفاف کیلئے:

عورت کیلئے خوشبو اور عطر لگانا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے خوشبو لگانے کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ نیز ان کی مشترک زندگی کو خوشگوار بنانے کا باعث ہوتا ہے۔ زندگی کی ان نزاکتوں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری توجہ تھی۔ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار یاسرؓ سے فرمایا:

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شب زفاف کیلئے خوشبو فراہم کرو۔

عمار یاسرؓ فرماتے ہیں:

میں نے عطر خریدا اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پہنچایا۔

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 98﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ مَا هٰذَا الطِّيْبُ؟

عمار یاسرؓ! یہ کیسا عطر ہے؟

میں نے عرض کیا:

آپؑ کے پدر بزرگوار نے مجھے عطر فراہم کرنے کا حکم دیا تھا[۱۲]۔

حوالہ جات

(۱) کشف الغمہ ، ج : ۲ ، ص : ۲۳ ؛ مکارم الاخلاق ، ص : ۲۶۷ ، ج : ۱
بحار الانوار ، ج : ۱۰۱ ، ص : ۳۶

(۲) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۸۶ ؛ مناقب ابن شہر آشوب ، ج : ۳ ، ص : ۳۴۲

(۳) بحار ، ج : ۸ ، ص : ۳۰۳ ، ح : ۶۱

(۴) بحار الانوار ، ج : ۸ ، ص : ۳۰۳ ؛ کوکب الدرّی ، ج : ۱ ، ص : ۱۷۵
تفسیر برہان ، ج : ۲ ، ص : ۳۴۶

(۵) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۹۲ ؛ نوادر راوندی ، ص : ۱۴

(۶) احقاق الحق ، ج : ۱۰ ، ص : ۲۶۶ ؛ ذخائر العقبیٰ ، ص : ۱۰۵
عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۵۸۷

(۷) کنز العمال ، ج : ۱۵ ، ص : ۵۰۷ ؛ بحار ، ج : ۴۳ ، ص : ۱۳۴ و ۸۴ و ۸۵

(۸) دلائل الامامہ ، ص : ۴۹ ؛ عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۲۰۵

(۹) مستدرک الوسائل ، ج : ۱۳ ، ص : ۴۸ ؛ بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۸۱ و ۳۱

(۱۰) کشف الغمہ ، ج : ۲ ، ص : ۶۲

(۱۱) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۹۵ و ۱۱۴ ؛ امالی ، مجلسی ثانی ، ص : ۴۲

(۱۲) دلائل الامامہ ، ص : ۲۶ ؛ دلائل الامامہ ، ص : ۱۰۳ (جدید چاپ)
عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۳۳۴ ، باب : ۵

(س-ش)

■ سادہ زندگی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر:88۔

■ سادہ لباس۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر:89،90۔

■ سیاسی سکوت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر:151۔

■ فرشتوں پر سلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر:196،197،198۔

■ جبرئیل پر سلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر:122۔

■ اپنے بچوں پر سلام

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 207۔

....

۱ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مسرت۔

۲ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اشعار۔

۳ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا دردمندانہ شکوے۔

۴ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شفاعت۔

۵ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شیعہ۔

۶ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شاہد اور گواہ۔

﴾۱﴿ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مسرت

(۱) خبر شہادت کی خوشی:

جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزدیک تھے انہوں نے نقل کیا ہے کہ وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ کچھ رازدارانہ اور خفیہ باتیں ہوئی تھیں۔ ابتداء میں تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رو رہی تھیں۔ لیکن اس گفتگو کے اختتام پر وہ خوش ہوئیں اور آنسو پونچھ لئے تھے۔

پہلے رونا اور پھر خوش ہونا جائے سوال ہے کہ رونے کا کیا سبب ہے اور خوشی کا باعث کیا ہے؟ چنانچہ وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ سلام اللہ علیہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 99﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ یُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَ اَنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَیْنِ وَ اِنِّیْ لَأَرَی الْأَجَلَ قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللهَ وَاصْبِرِیْ . فَبَکَیْتُ .

وَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یَا بُنَیَّةُ اِنَّهُ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ نِسَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ أَعْظَمَ رَزِیَّةً مِنْکِ فَلَا تَکُوْنِیْ مِنْ أَدْنیٰ اِمْرَأَةٍ صَبْراً .

فَأَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ أَهْلِهٖ لُحُوْقاً بِهٖ فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ .

پہلے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ خبر دی تھی کہ اب تک ہر سال جبرئیل میرے پاس ایک بار قرآن لاتے تھے اس سال دو مرتبہ لائے ہیں۔ مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میرا وقت قریب ہے۔ بیٹی! تقویٰ کا دامن تھامے رہنا اور صبر کرنا۔ یہ خبر سن کر میں رونے لگی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عظمت و منزلت میں کوئی عورت تمہارے برابر نہیں۔ اور مجھ سے سب سے پہلے تم ہی ملحق ہوگی۔ یہ خبر سن کر میں خوش ہوئی اور مجھے ہنسی آئی[1]۔

(۲) مومن کی کامیابی پر فرشتوں کی مسرت:

مدینہ کی دو عورتوں کے درمیان کسی دینی مسئلہ میں اختلاف ہوگیا۔ ان میں سے ایک مومنہ تھی جو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سہیلی تھی اور دوسری بدچلن اور دشمن اہلبیت تھی۔ فیصلہ کیلئے دونوں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔

آپ نے دونوں کے دعویٰ اور دلیلوں کو سنا۔ مومنہ کی قوی دلیل و برہان کو سننے کے بعد آپؑ نے اس کے حق میں فیصلہ کیا اور دوسری کی بات کو رد کر دیا۔ آپ کا یہ فیصلہ ان دونوں کو پسند آیا۔ نزع اور اختلاف ختم ہوجانے کے بعد مومنہ عورت نے خوشی منائی کہ حق کامیاب ہوگیا اور باطل نے شکست کھائی۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 100﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنَّ فَرَحَ الْمَلَائِکَۃِ بِاسْتِظْهَارِکِ عَلَیْهَا اَشَدُّ مِنْ فَرَحِکِ

وَ اِنَّ حُزْنَ الشَّیْطَانِ وَ مَرَدَتِهٖ بِحُزْنِهَا عَنْکِ أَشَدُّ مِنْ حُزْنِهَا .

حقیقت یہ ہے کہ اس بدچلن عورت پر تمہاری کامیابی و فتح کی فرشتوں کو تم سے زیادہ خوشی ہے اور اس عورت کی شکست کا شیطان اور اس کے ماننے والوں کو اس سے زیادہ غم ہے"[۲]۔

۲ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اشعار

(۱) شادی کی رات اور شوہر کی ستائش:

مشترک زندگی کے ابتدائی لمحوں میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے مثالی شوہر کی ستائش کی اور اس عظیم مرد کا تعارف کرایا اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 101﴾

أَضْحَى الْفِخَارُ لَنَا وَ عِزٌّ شَامِخٌ ❁ وَ لَقَدْ سَمَوْنَا فِيْ بَنِيْ عَدْنَانِ

نِلْتَ الْعُلاَ وَ عَلَوْتَ فِيْ كُلِّ الْوَرىٰ ❁ وَ تَقَاصَرَتْ عَنْ مَجْدِكَ الثَّقَلاَنِ

أَعْنِيْ عَلِيّاً خَيْرَ مَنْ وَطَأَ الثَّرىٰ ❁ ذَا الْمَجْدِ وَ الْاَفْضَالِ وَ الْاِحْسَانِ

فَلَهُ الْمَكَارِمُ وَ الْمَعَالِيْ وَ الْحِبَا ❁ مَا نَاحَتِ الْاَطْيَارُ فِيْ الْاَغْصَانِ

(۱) عزت و شرف اور سرفرازی ہمیں نصیب ہوئی ہے اور عدنان علیہ السلام کی اولاد میں ہم سربلند ہوئے ہیں۔

(۲) آپ بام عروج پر پہنچ گئے اور ساری مخلوقات سے بلند ہوگئے، تمام

جن وانس آپ سے پیچھے رہ گئے۔

(۳) میری مراد علی علیہ السلام ہیں۔ وہ زمین پر چلنے والوں میں سب سے بہتر و برتر ہیں اور صاحبِ عزت وشرف ہیں۔ احسان وکرم کرنے والے ہیں۔

(۴) اخلاقی بلندیاں اور عظمتیں انہی کیلئے ہیں ، یہاں تک کہ درختوں کی شاخوں پر ترنم اور طیور کی خوش نوائیاں بھی۔

(۲) بچوں کی تربیت میں شعر خوانی کا اثر :

جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے بچوں کو کھلاتی تھیں اور اپنے جگر پاروں کی جسمانی پرورش اور روحانی تربیت کرتی تھیں تو اشعار کے پیرائے میں اس مفہوم کو ڈھالتی تھیں :

﴿حدیث نمبر : 102﴾

أَشْبِهْ أَبَاکَ يَا حَسَنُ ❊ وَاخْلَعْ عَنِ الْحَقِّ الرَّسَنَ

وَاعْبُدْ اِلٰهاً ذَا الْمِنَنِ ❊ وَلَا تُوَالِ ذَا الْاِحَنِ

(۱) اے حسنؑ تم اپنے پدر علیؑ کی مانند بننا اور حق کی گردن سے رسی نکال دینا۔

(۲) احسان کرنے والے خدا کی عبادت کرو اور دشمن و کینہ توز لوگوں سے دوستی نہ کرنا۔

اور امام حسین علیہ السلام کو اسی طرح کھلاتی تھیں :

أَنْتَ شَبِيْهٌ بِاَبِیْ ❊ لَسْتَ شَبِيْهاً بِعَلِی

یعنی : اے حسین علیہ السلام ! تم میرے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ ہو، علی علیہ السلام سے

مشابہ نہیں ہو۔

حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ زہرا علیہا السلام کے یہ کلمات سنے تو مسکرا دیے [۲]۔

(۳) مالی و اقتصادی مشکلات کا بیان :

امام حسین کی خبر شہادت :

ایک روز ایک بھوکے آدمی نے حضرت علی علیہ السلام کے دروازے پر دستک دی اور مدد کی درخواست کی۔ حضرت علی علیہ السلام نے اس بھوکے فقیر کی حاجت کو چند اشعار کے قالب میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے بیان کیا اور فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اس کی مدد کی جائے۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے بھی شعر ہی کی صورت میں جواب دیا:

﴿حدیث نمبر : 103﴾

أَمْرُكَ سَمْعٌ يَابْنَ عَمٍّ وَ طَاعَةٌ ❁ مَا بِيَ مِنْ لُؤْمٍ وَ لَا وَضَاعَةٍ

أُطْعِمُهُ وَ لَا أُبَالِي السَّاعَةَ ❁ أَرْجُوْ إِذَا أَشْبَعْتُ مِنْ مَجَاعَةٍ

(۱) ابن عمّ! میں آپؐ کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کروں گی۔ اس سلسلے میں میری طرف سے کوئی ملامت نہیں ہوگی۔

(۲) اس بھوکے کو میں ابھی کھانا کھلاؤں گی اور میں آئندہ کی فکر نہیں کروں گی۔ میں تو خدا کیلئے ایثار کرنا چاہتی ہوں [۳]۔

جب حضرت علی علیہ السلام نے اس بھوکے کو دوبار کھانا کھلانے کی تاکید کی تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 104﴾

فَسَوْفَ أُعْطِيْهِ وَ لَا أُبَالِيْ ❊ وَ أُؤْثِرُ اللهَ عَلىٰ عِيَالِيْ

أَمْسَوْ جِيَاعاً وَ هُمْ أَشْبَالِيْ ❊ أَصْغَرُهُمْ يُقْتَلُ فِي الْقِتَالِ

بِكَرْبَلَا يُقْتَلُ بِاغْتِيَالِ ❊ لِقَاتِلِيْهِ الْوَيْلُ مَعْ وَبَالِ

يَهْوِيْ بِهِ النَّارُ إِلىٰ سَفَالِ ❊ كُبُوْلُهُ زَادَتْ عَلَى الْأَكْبَالِ

(۱) اس بھوکے کو میں بس ابھی کھانا دیتی ہوں۔ مجھے اپنی بھوک کی پرواہ نہیں ہے۔ میں خدا کیلئے اسے اپنے بھوکے بچوں پر مقدم کروں گی۔

(۲) کل رات میرے بچے بھوکے سوئے تھے۔ وہ بچے کہ ان میں سے چھوٹا (یعنی حسین علیہ السلام) میدان جنگ میں قتل کیا جائے گا۔

(۳) میرے بچے کو مکر و حیلہ سے شہید کیا جائے گا۔ وائے ہو ان قاتلوں پر اور دردناک عذاب ہو ان پر۔

(۴) اس ظلم کی پاداش میں جہنم کے پست ترین طبقہ میں جائیں گے اور ان کی ذلت و رسوائی لحہ بہ لحہ بڑھتی رہے گی[۵]۔

حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اس ایثار کو سراہا تو انہوں نے اس طرح جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 105﴾

لَمْ يَبْقَ مِمَّا كَانَ غَيْرُ صَاعٍ ❊ قَدْ دَبِرَتْ كَفِّيْ مَعَ الذِّرَاعِ

شِبْلَايَ وَاللهِ هُمَا جِيَاعٌ ❊ يَا رَبِّ لَا تَتْرُكْهُمَا ضِيَاعُ

أَبُوهُمَا لِلْخَيْرِ ذُو اصْطِنَاعٍ ❊ عَبْلُ الذِّرَاعَيْنِ طَوِيلُ الْبَاعِ
وَمَا عَلَى رَأْسِيَ مِنْ قِنَاعٍ ❊ إِلَّا عَبَاءً نَسَجْتُهَا بِصَاعٍ

(۱) میں نے اپنے گھر میں جو کچھ جمع کیا تھا، اس میں سے ایک صاع باقی بچا ہے۔ حالانکہ آٹا پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں۔

(۲) خدا کی قسم! میرے بچے اب بھی بھوکے ہیں۔ پالنے والے انہیں ضائع ہونے سے بچا لے۔

(۳) سخاوت اور دوسری خوبیوں میں ان کے والد علیہ السلام بے نظیر ہیں۔ ان کے پاس جو کچھ ہے اور وہ جو کچھ پاتے ہیں، اپنے بخشنے والے ہاتھوں سے دوسروں کو بخش دیتے ہیں۔

(۴) اس وقت جو کچھ گھر میں ہے، وہ میں سائل کو دے رہی ہوں۔ حالانکہ میرے سر پر مناسب چادر بھی نہیں ہے۔ ہاں! ایک پرانی چادر جس کو میں نے خود بُنا ہے، اب وہ بھی پھٹ رہی ہے[۶]۔

(۴) اپنے فراق میں:

جب آپ کو اپنی موت کا خیال آیا تو حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 106﴾

اِبْكِنِي إِنْ بَكَيْتَ يَا خَيْرَ هَادٍ ❊ وَاسْبِلِ الدَّمْعَ فَهُوَ يَوْمُ الْفِرَاقِ
يَا قَرِينَ الْبَتُولِ أُوصِيكَ بِالنَّسْلِ ❊ فَقَدْ أَصْبَحَا حَلِيفَا اشْتِيَاقٍ

اِبْكِيْ وَابْكِيْ لِلْيَتَامىٰ وَ لَا تَنْسىٰ ❁ قَتِيْلَ الْعِدٰ بِطَفِّ الْعِرَاقِ
فَارَقُوْا أَصْبَحُوْا يَتَامىٰ حَيَارىٰ ❁ أَحْلَفُوا اللّٰهَ فَهُوَ يَوْمُ الْفِرَاقِ

(۱) اے میرے وفادار ہمسر! اگر رونے کو دل چاہے تو مجھ پر رو لینا۔
اے بہترین ہادی! آنسو بہایئے کہ آج فراق کا دن ہے۔
(۲) اے بتولؑ کے ہمدم! میں آپؐ کو اپنی اولاد کے بارے میں وصیت کرتی ہوں کہ وہ شوق و محبت کے عادی ہو گئے ہیں۔
(۳) میرے اور میرے یتیم بچوں پر اشک فشانی کریں اور سرزمین عراق پر دشمنوں کے قتل کئے ہوئے لوگوں کو فراموش کیجئے۔
(۴) وہ بچھڑے ہوئے، یتیمی اور حیرانی و پریشانی کی حالت میں صبح کریں گے۔ وہ اس روز بھی خدا ہی پر توکل کریں گے جو کہ جدائی کا دن ہے[7]۔

(۵) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے متعلق اشعار:

الف: رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دنیا کی حالت:

دفنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے حالات کو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس طرح بیان کرتی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 107﴾

اِغْبَرَّ آفَاقُ السَّمَآءِ وَ كُوِّرَتْ ❁ شَمْسُ النَّهَارِ وَ أَظْلَمَ الْعَصْرَانِ
وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيبَةٌ ❁ أَسَفاً عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الرَّجَفَانِ

فَلْيَبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبُهَا ❁ وَلْيَبْكِهِ مُضَرٌ وَ كُلُّ يَمَانِ

وَلْيَبْكِهِ الطُّوْرُ الْمُعَظَّمُ جَوُّهُ ❁ وَالْبَيْتُ ذُوْالْأَسْتَارِ وَ الْأَرْكَانِ

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكَ ضَوْءُهُ ❁ صَلَّىٰ عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ

(۱) آسمان کے آفاق غبار آلود ہوگئے ہیں۔ اور ہماری صبح و شام دونوں تاریک ہوگئی ہیں۔

(۲) اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد زمین غم ناک ہے اور شدید زلزلہ میں ہے۔

(۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر عالم کے مشرق و مغرب کو گریہ کرنا چاہیے اور قبیلہ 'مضر' و 'یمان' کو آنسو بہانے چاہیے۔

(۴) اور عظیم پہاڑ طور اور پردے والے گھر یعنی خانہ کعبہ اور ارکان کو اشک فشانی کرنی چاہیے۔

(۵) اے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی ضیاء مبارک ہے۔ قرآن نازل کرنے والے نے آپ پر درود بھیجا ہے[۸]۔

ب: دردناک نالے

﴿حدیث نمبر: 108﴾

قَالَتْ:

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَ هَنْبَثَةٌ ❁ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ يَكْثُرِ الْخَطْبُ

إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْأَرْضِ وَابِلَهَا ❁ وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ فَقَدْ نَكَبُوْا

وَ کُلُّ اَهْلٍ لَهُ قُرْبیٰ وَ مَنْزِلَةٌ ❊ عِنْدَ الْإِلٰهِ عَلَى الْأَدْنَيْنَ مُقْتَرِبُ

اُبْدَتْ رِجَالٌ لَنَا نَجْوىٰ صُدُوْرِهِمْ ❊ لَمَّا مَضَيْتَ وَ حَالَتْ دُوْنَکَ التُّرَبُ

تَجَهَّمَتْنَا رِجَالٌ وَاسْتُخِفَّ بِنَا ❊ لَمَّا فُقِدْتَ وَ کُلُّ الْأَرْضِ مُغْتَصَبُ

وَ كُنْتَ بَدْراً وَ نُوْراً يُسْتَضَاءُ بِهِ ❊ عَلَيْکَ تُنْزَلُ مِنْ ذِی الْعِزَّةِ الْکُتُبُ

وَ کَانَ جَبْرِيْلُ بِالْآيَاتِ يُؤْنِسُنَا ❊ فَقَدْ فُقِدْتَ فَکُلُّ الْخَيْرِ مُحْتَجَبُ

فَلَيْتَ قَبْلَکَ کَانَ الْمَوْتُ صَادَفَنَا ❊ لَمَّا مَضَيْتَ وَ حَالَتْ دُوْنَکَ الْحُجُبُ

اِنَّا رُزِئْنَا بِمَا لَمْ يُرْزَ ذُوْ شَجَنٍ ❊ مِنَ الْبَرِيَّةِ لَا عُجْمٌ وَ لَا عَرَبُ

سَيَعْلَمُ الْمُتَوَلِّی الظُّلْمِ حَامَّتَنَا ❊ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنّٰى سَوْفَ يَنْقَلِبُ

فَسَوْفَ نَبْکِيْکَ مَا عِشْنَا وَ مَا بَقِيَتْ ❊ مِنَّا الْعُيُوْنُ بِتَهْمَالٍ لَهَا سَکَبُ

وَ قَدْ رُزِئْنَا بِهِ مَحْضاً خَلِيْقَتُهُ ❊ صَافِی الضَّرَائِبِ وَالْأَعْرَاقِ وَالنَّسَبُ

فَاَنْتَ خَيْرُ عِبَادِ اللهِ کُلِّهِمُ ❊ وَ اَصْدَقُ النَّاسِ حِيْنَ الصِّدْقِ وَ الْکَذِبُ

وَ کَانَ جِبْرِيْلُ رُوْحُ الْقُدْسِ زَائِرَنَا ❊ فَغَابَ عَنَّا فَکُلُّ الْخَيْرِ مُحْتَجَبُ

ضَاقَتْ عَلَیَّ بِلَادٌ بَعْدَ مَا رَحُبَتْ ❊ وَسِيْمَ سِبْطَاکَ خَسْفاً فِيْهِ لِیْ نَصَبُ

(۱) آپؐ کے بعد مختلف قسم کی خبریں اور بلا پر بلائیں پیش آئیں۔ اگر آپؐ ہوتے تو وہ اتنی عظیم معلوم نہ ہوتیں۔

(۲) ہم نے آپؐ کو ہاتھ سے دیدیا اور ایسے محروم ہوگئے جیسے زمین بارش سے محروم ہوجاتی ہے۔ آپؐ کی قوم مختل ہوگئی۔ آیئے! ان کی کجرویں کو دیکھئے۔

(۳) وہ خاندان جو کہ خدا کا مقرب تھا اور دوسروں کی نظر میں بھی جس کا احترام تھا (یعنی ہم ـــــ دوسروں نے ہماری حرمت کو پامال کردیا)۔

(۴) جب آپؐ دنیا سے اٹھ گئے اور آپؐ کے اور ہمارے درمیان خاک کا پردہ حائل ہوگیا تو آپؐ کی امت کے چند لوگوں نے اپنے دل کے رازوں کو ظاہر کیا۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے ہم سے منہ چڑھا لئے۔ ہم کو حقیر سمجھا اور ہمارا حق غصب کرلیا۔

(۶) بابا! آپؐ ہمارے لئے چودہویں کا چاند اور ہماری زندگی کا چراغ تھے۔ آپؐ پر خدا کی طرف سے اس کے احکام نازل ہوئے تھے۔

(۷) قرآن کی آیتوں کے ساتھ جبرئیل ہمارے مونس ہوتے تھے۔ لیکن آپؐ کی رحلت کے بعد ساری چیزیں ختم ہوگئیں۔

(۸) اے کاش! ہم آپؐ سے پہلے ہی مرگئے ہوتے۔ جب آپؐ ہمارے درمیان سے اٹھ گئے اور خاک نے آپ کو چھپا لیا تو،

(۹) ہم ایسے مصائب اور بلاؤں میں مبتلا ہوئے کہ عرب و عجم میں سے کوئی ایسی بلا و مصیبت میں مبتلا نہیں ہوا ہوگا۔

(۱۰) جس شخص نے ہمارے خاندان پر ظلم کیے ہیں، اسے قیامت کے دن معلوم ہوگا کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے؟!

(۱۱) جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری آنکھیں باقی ہیں، آپؐ پر گریہ کریں گے اور بہار کے بادل کی مانند آپؐ پر آنسو بہائیں گے۔

(۱۲) ہم اس شخص کے غم میں گریہ کناں ہیں، جس کی خلقت پاک، جس کا

اخلاق بے لوث اور جس کا خاندان ونسب اعلیٰ ہے۔

(۱۳) اے بابا! آپؐ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صادق القول تھے۔

(۱۴) جب تک آپؐ زندہ تھے، جبرئیل ہماری زیارت کیلئے آتے تھے۔ لیکن آپؐ کی وفات کے بعد ان کی آمد بند ہوگئی، اور ہر خیر نے ہم سے منہ موڑ لیا ہے۔

(۱۵) آپؐ کے بعد اپنی وسعتوں کے باوجود، دنیا میرے لئے تنگ ہوگئی اور آپؐ کے دونوں نواسوں پر ظلم کیا گیا، جس سے مجھے شدید صدمہ ہوا[۹]۔

ج: باپ کے غم میں

﴿حدیث نمبر: 109﴾

قَالَتْ :

مَاذَا عَلَىٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ ❁ اَنْ لا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَآئِبُ لَوْ اَنَّهَا ❁ صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

نَفْسِيْ عَلَىٰ زَفَرَاتِهَا مَحْبُوْسَةٌ ❁ يَا لَيْتَهَا خَرَجَتْ مَعَ الزَّفَرَاتِ

لاَ خَيْرَ بَعْدَكَ فِي الْحَيَاةِ وَ اِنَّمَا ❁ اَبْكِيْ مَخَافَةَ أَنْ تَطُوْلَ حَيَاتِيْ

اِذَا اشْتَدَّ شَوْقِيْ زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِياً ❁ اَنُوْحُ وَ أَشْكُو لا أَرَاكَ مُجَاوِبِيْ

فَيَا صَاحِبَ الصَّحْرَاءِ عَلَّمْتَنِي الْبُكَاءَ ❁ وَ ذِكْرُكَ اَنْسَانِيْ جَمِيْعَ الْمَصَآئِبِ

فَاِنْ كُنْتَ عَنِّيْ فِي التُّرَابِ مُغَيَّباً ❁ فَمَا كُنْتَ عَنْ قَلْبِ الْحَزِيْنِ بِغَآئِبِ

(۱) جس شخص نے قبر احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک کو سونگھا ہے، اسے ایک مدت

تک کسی خوشبو کے سونگھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) میرے اوپر ایسے مصائب پڑے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑ جاتے تو وہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

(۳) بابا جان! وہ رنج و غم میرے سینہ میں گھٹ کر رہ گیا۔ اے کاش وہ نکل گیا ہوتا۔

(۴) بابا جان! آپؐ کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں رہ گیا ہے۔ اس خوف سے روتی رہتی ہوں کہ آپؐ کے بعد میری زندگی طولانی نہ ہو جائے۔ ہر وقت آپؐ کے دیدار کا شوق بڑھتا ہی جاتا ہے۔

(۵) آپؐ کی قبر کے پاس آتی ہوں۔ نالہ کرتی ہوں۔ شکوہ کرتی ہوں۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔

(۶) اے وہ جو خاک کے پردے میں آرام کر رہا ہے! رونا مجھے آپؐ ہی نے سکھایا ہے۔ اور آپؐ کی یاد نے میرے سارے غم بھلا دیئے ہیں۔

(۷) اگرچہ آپؐ خاک کے پردے میں پنہاں ہو گئے، لیکن میرے دل میں پنہاں نہیں ہیں[۱۰]۔

د: اسلام پر پڑنے والی مصیبت کا شکوہ

حضرت فاطمہ زہراؑ اپنے والد کے غم میں گریہ کرتی ہیں اور اسلام کی غربت و مصیبت کو بے بسی سے دیکھتی ہیں۔ اپنے بابا کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں:

﴿حدیث نمبر: 110﴾

قَالَتْ :

قَلَّ صَبْرِیْ وَ بَانَ عَنِّیْ عَزَآئِیْ ❁ بَعْدَ فَقْدِیْ لِخَاتَمِ اَنْبِیَآءِ

عَیْنُ یَا عَیْنُ اُسْکُبِی الدَّمْعَ سَحّاً ❁ وَیْکِ لاَ تَنْجَلِیْ بِفَیْضِ الدِّمَآءِ

یَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ ❁ وَ کَهْفَ الْاَیْتَامِ وَ الضُّعَفَآءِ

قَدْ بَکَتْکَ الْجِبَالُ وَ الْوَحْشُ جَمْعاً ❁ وَ الطَّیْرُ وَ الْاَرْضُ بَعْدَ بُکْیِ السَّمآءِ

وَ بَکَاکَ الْحَجُوْنُ وَ الرُّکْنُ وَ ❁ الْمَشْعَرُ یَا سَیِّدِیْ مَعَ الْبَطْحَاءِ

وَ بَکَاکَ الْمِحْرَابُ وَالدَّرْسُ لِلْقُرْ ❁ آنِ فِی الصُّبْحِ مُعْلِناً وَ الْمَسَآءِ

وَ بَکَاکَ الْاِسْلَامُ اِذْ صَارَ ' فِیْ ❁ النَّاسِ غَرِیْباً مِنْ سَائِرِ الْغُرَبَآءِ

لَوْ تَرَی الْمِنبَرَ الَّذِیْ کُنْتَ تَعْلُوْهُ ❁ عَلَاهُ الظَّلَامُ بَعْدَ الضِّیَآءِ

یَا اِلٰهِیْ عَجِّلْ وَفَاتِیْ سَرِیْعاً ❁ لَقَدْ تَنَغَّصَتِ الْحَیَاةُ یَا مَوْلَائِیْ

(۱) میرے صبر کا پیانہ لبریز ہوگیا۔ میری عزاداری آشکار ہوگئی۔ کیونکہ میں خاتم الانبیاء سے محروم ہوگئی ہوں۔

(۲) آنکھ، اے آنکھ! آنسو بہا۔ وائے ہو تجھ پر اگر تو آنسو نہ بہائے!

(۳) اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے خدا کے برگزیدہ و منتخب! اے یتیموں اور بے کسوں کی ڈھارس!

(۴) آپؐ پر پہاڑ، مویشی اور پرندے گریہ کررہے ہیں اور آسمان کے بعد زمین بھی آپؐ کو رو رہی ہے۔

(۵) میرے سید و سردار! آپؐ پر مکہ شہر، رکن و مشعر اور سرزمین بطحا گریہ کر رہی ہے۔

(۶) آپؐ پر محراب عبادت اور قرآن کی درس گاہ، صبح و شام گریہ کرتی ہے۔

(۷) آپؐ پر اسلام گریہ کرتا ہے جو کہ آپؐ کی امت میں غریب و بے نوا ہوگیا ہے۔

(۸) بابا جان! اگر آپؐ اپنے منبر کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ نور کے بعد اس پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

(۹) معبود! مجھے جلدی موت دے، کیونکہ دنیا کی زندگی میرے لئے مکدر ہوگئی ہے[۱۱]۔

ہ: پیغمبر زندہ جاوید ہیں

﴿حدیث نمبر: 111﴾

قَالَتْ:

اِذَا مَـاتَ يَـوْمـاً مَيِّـتٌ قَلَّ ذِكْـرُهُ ❊ وَ ذِكْـرُ اَبِـىْ مُـنْذُ مَاتَ وَاللهِ اَزْيَدُ

تَـأَمَّلْ اِذَا الْاَحْزَانُ فِيْكَ تَكَاثَرَتْ ❊ أَعَـاشَ رَسُـوْلُ اللهِ اَمْ ضَمَّهُ الْقَبْرُ

(۱) جو مر جاتا ہے اس کا ذکر اور اس کی یاد کم ہوجاتی ہے۔ لیکن میرے والد کا ذکر ہر روز بڑھتا جاتا ہے۔

(۲) غور کرو! جس وقت تمہارے اندر غم و اندوہ زیادہ ہوجائیگا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندہ ہیں یا قبر نے انہیں فراموش کردیا ہے؟(۱۲)

و: مصیبت و تنہائی کا شکوہ

﴿حدیث نمبر: 112﴾

قُلْ لِلْمُغَيَّبِ تَحْتَ أَطْبَاقِ الثَّرىٰ ❊ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَرْخَتِيْ وَ نِدَائِيَا

صُبَّتْ عَلَيَّ مُصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ❊ صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَاً

قَدْ كُنْتُ ذَاتَ حِمىً بِظِلِّ مُحَمَّدٍ ❊ لاَ اَخْشىٰ مِنْ ضَيْمٍ وَ كَانَ جَمَالِيَا

فَالْيَوْمَ اَخْشَعُ لِلذَّلِيْلِ وَ اَتَّقِيْ ❊ ضَيْمِيْ وَ اَدْفَعُ ظَالِمِيْ بِرِدَائِيَا

فَاِذَا بَكَتْ قُمْرِيَّةٌ فِيْ لَيْلِهَا ❊ شَجَناً عَلىٰ غُصْنٍ بَكَيْتُ صَبَاحِيَا

فَلَأَجْعَلَنَّ الْحُزْنَ بَعْدَكَ مُؤْنِسِيْ ❊ وَلَأَجْعَلَنَّ الدَّمْعَ فِيْكَ وِشَاحِيَاً

مَاذَا عَلىٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ ❊ اَنْ لاَ يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

(۱) جو زمین کے پردوں کے نیچے پوشیدہ ہوگیا ہے ان سے دریافت کریں کہ کیا وہ میرے نالوں کی فریاد سن رہے ہیں؟

(۲) میرے اوپر ایسے مصائب پڑے ہیں کہ اگر دنوں پر پڑتے تو وہ راتوں میں بدل جاتے۔

(۳) میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ میں بحفاظت زندگی گزارتی تھی اور کسی دشمن سے نہیں ڈرتی تھی کہ وہ میرا جمال تھے۔

(۴) آج ایک پست و ذلیل سے بھی خوف کھاتی ہوں، میرے اوپر ظلم ہوتا ہے اور میں اپنی ردا سے ظلم کو دفع کرتی ہوں۔

(۵) اگر قمری، رات کے وقت درخت کی شاخ پر گریہ کرتی ہے تو میں صبح کو روتی ہوں۔

(۶) میں آپؐ کے بعد غم و الم کو اپنا مونس بناؤں گی اور آنسوؤں کو اپنا اسلحہ قرار دوں گی۔

(۷) قبر احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بو سونگھنے والے کیلئے کیا ڈر ! وہ پوری زندگی کوئی خوشبو نہ سونگھے (۱۳)۔

ز: غم جاوداں

﴿حدیث نمبر: 113﴾

فِرَاقُکَ اَعْظَمُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ ❊ وَ فَقْدُکَ فَاطِمَ اَدْھَی الثُّکُوْلِ

سَاُبْکِیْ حَسْرَۃً وَ اَنُوْحُ شَجْواً ❊ عَلیٰ خُلٍّ مَضیٰ اَسْنَا سَبِیْلِیْ

اَلاَ یَا عَیْنُ جُوْدِیْ وَاسْعِدِیْنِیْ ❊ فَحُزْنِیْ دَائِمٌ اَبْکِیْ خَلِیْلِیْ

(۱) آپؐ کی جدائی میرے لئے بہت شاق ہے۔ آپؐ کو کھو دینا سنگین ترین بیڑی ہے۔

(۲) میں حسرت و یاس کے ساتھ گریہ کروں گی اور اس محبوب پر گریہ کروں گی جس نے میرے راستہ کو روشن کر دیا۔

(۳) ہاں ! اے آنکھ میری مدد کر (تا کہ میں رو سکوں) کیونکہ میرا غم دائمی ہے اور میں اپنے دوست کو رو رہی ہوں (۱۴)۔

ح: بے قرار آنسو

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے بعد آپؐ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے والد کی قبر کے پاس کھڑی ہوتی ہیں اور غم و اندوہ کے ساتھ فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر: 114﴾

أَمْسىٰ بِخَدِّیْ لِلدُّمُوْعِ رُسُوْمٌ ❊ أَسَفًا عَلَيْکَ وَ فِی الْفُؤَادِ کُلُوْمٌ

وَالصَّبْرُ یَحْسُنُ فِی الْمَوَاطِنِ کُلِّهَا ❊ اِلَّا عَلَيْکَ فَاِنَّهُ مَعْدُوْمٌ

لَا عَتْبَ فِیْ حُزْنِیْ عَلَيْکَ لَوْ اَنَّهُ ❊ کَانَ الْبُکَاءُ لِمُقْلَتِیْ یَدُوْمُ

(۱) آپؐ کے غم میں آنسو بہنے کے سبب میرے رخساروں پر نشان اور میرے دل میں زخم ہوگئے ہیں۔

(۲) ہر حال میں صبر بہتر ہے لیکن آپؐ پر صبر کیسے ہو!۔

(۳) آپؐ کا غم منانے پر مجھ پر کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی۔ خواہ میری آنکھ سے ہمیشہ آنسو بہا کریں (۱۵)۔

ط: غم بیکراں

ورقہ بن عبداللہ ازدی نے حضرت فضہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنی والد کی قبر کے پاس غمگین حالت میں بیٹھی اس طرح نوحہ کر رہی تھیں :

﴿حدیث نمبر: 115﴾

اِنَّ حُزْنِیْ عَلَیْکَ حُزْنٌ جَدِیْدٌ ❊ وَ فُؤَادِیْ وَاللّٰہِ صَبٌّ عَتِیْدٌ
کُلَّ یَوْمٍ یَزِیْدُ فِیْہِ شُجُوْنِیْ ❊ وَاکْتِئَابِیْ عَلَیْکَ لَیْسَ یَبِیْدُ
جَلَّ خَطْبِیْ فَبَانَ عَنِّیْ عَزَائِیْ ❊ فَبُکَائِیْ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ جَدِیْدٌ
اِنَّ قَلْباً عَلَیْکَ یَأْلَفُ صَبْراً ❊ أَوْ عَزَاءً فَاِنَّہٗ لَجَلِیْدٌ

(۱) آپؐ کا غم میرے لئے ہمیشہ زندہ رہے گا۔ خدا کی قسم! آپؐ کی محبت میں میرا دل بہت سخت ہے۔

(۲) میرے باپ کا غم ہر روز تازہ ہوتا ہے۔ آپؐ کا جو غم مجھے ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

(۳) آپؐ کی وفات عظیم سانحہ ہے۔ میری عزاداری آشکار ہے۔ میرا گریہ ہر دم تازہ ہے۔

(۴) دل کو آپؐ کے غم میں صبور ہونا چاہیے، اور تعزیت وتسلیت قبول کرنا چاہیے[۱۶]۔

۳ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دردمندانہ شکوے

(۱) امامت غصب کئے جانے کا شکوہ:

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بارگاہ خدا میں امت کی خاموشی سرد مہری اور ابوبکر

وعمر کی زیادتی کی شکایت کرتی تھیں۔ رو رو کر کہتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 116﴾

اَللّٰهُمَّ اِلَیکَ نَشکُوْ فَقْدَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَفِیِّکَ وَارْتِدَادَ اُمَّتِہٖ عَلَیْنَا ، وَ مَنعَهُمْ اِیَّانَا حَقَّنَا الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لَنَا فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ .

اے اللہ! میں تیرے نبی، تیرے رسول اور تیرے برگزیدہ کی وفات کی اور ان کی امت کے ارتداد و کفر اختیار کرنے کی تجھ ہی سے شکایت کرتی ہوں۔ ان امت والوں نے ہمارا وہ حق چھین لیا جو تو نے اپنی اس کتاب میں مقرر کیا تھا جس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے[۱۷]۔

(۲) منافقوں کی خیانت کا شکوہ:

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دریافت کیا:

اے بنت رسولؐ! آپؑ نے کس حالت میں صبح کی ہے؟ کیسی طبیعت ہے؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 117﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اَصْبَحْتُ بَیْنَ کَمَدٍ وَ کَرْبٍ ، فُقِدَ النَّبِیُّ وَ ظُلِمَ الْوَصِیُّ، هُتِکَ وَاللّٰهِ حِجَابُهٗ مَنْ اَصْبَحَتْ اِمَامَتُهٗ مُقْتَصَّةً عَلٰی

غَیْرِ مَا شَرَعَ اللّٰہُ فِی التَّنْزِیْلِ ، وَ سَنَّھَا النَّبِیُّ فِی التَّأْوِیْلِ ، وَ لٰکِنَّھَا أَحْقَادٌ بَدْرِیَّۃٌ وَ تِرَاتٌ أُحُدِیَّۃٌ . کَانَتْ عَلَیْھَا قُلُوْبُ النِّفَاقِ مُحْتَمِلَۃً لِإِمْکَانِ الْوُشَاۃِ .

فَلَمَّا اسْتَھْدَفَ الْأَمْرُ أُرْسِلَتْ عَلَیْنَا شَآبِیْبُ الْآثَارِ مِنْ مَخِیْلَۃِ الشِّقَاقِ ، فَیَقْطَعُ وَتَرُ الْاِیْمَانِ مِنْ قَسِیِّ صُدُوْرِھَا ، وَ لَبِئْسَ عَلیٰ مَا وَعَدَ اللّٰہُ مِنْ حِفْظِ الرِّسَالَۃِ وَ کَفَالَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ .

أَحْرَزُوْا عَائِدَتَھُمْ غُرُوْرَ الدُّنْیَا بَعْدَ انْتِصَارٍ مِمَّنْ فَتَکَ بِآبَائِھِمْ فِیْ مَوَاطِنِ الْکُرُوْبِ وَ مَنَازِلِ الشَّھَادَاتِ .

میں نے شدید حزن و ملال اور عظیم غم و اندوہ میں صبح کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اٹھ گئے ۔(انکے) وصی پر ظلم کیا گیا۔ خدا کی قسم ! اس شخص کی عزت وعظمت کو پامال کیا گیا ہے جس کی امامت کے حق کو، قرآن و سنت کے خلاف غصب کیا گیا ہے اور اس حق کو دوسروں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ یہ معاندانہ سلوک جنگ بدر کی دشمنیوں اور جنگ احد کے انتقام کے جذبہ کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ دشمنیاں ان کے نفاق آمیز دلوں اور ان کی فتنہ پرور فکروں میں پوشیدہ تھیں۔ لیکن وہ ان کو ظاہر نہیں کرسکتے تھے۔ یہاں تک کہ حکومت الٰہیہ، موقعہ پرست لوگوں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن گئی۔ امام برحقؑ گوشہ نشین ہوگئے۔ کینوں کی دیرینہ آگ بھڑک اٹھی۔ لوگوں نے ہم پر مصائب ڈھانے اور میرے لئے مشکلات پیدا کرنے کا عزم کرلیا۔ انہوں نے رشتہ ایمان کو توڑ ڈالا۔

افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے مشرک و منافق باپوں کا انتقام لینے میں
جو کہ اسلامی جنگوں میں قتل ہوئے تھے ، دنیا کو سمیٹ لیا اور دنیا کے
فریب میں آگئے (۱۸)۔

(۳) موت کی تمنا :

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے جاں گداز غم اور ان کے شکوہ کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خبر دی تھی اور فرمایا تھا:

میری بیٹی اس طرح مصائب و آلام میں مبتلا ہوگی کہ دستِ دعا بلند کر کے خدا سے موت وشہادت کی دعا کرے گی۔

چنانچہ فرماتی ہیں :

﴿حدیث نمبر: 118﴾

يَا رَبِّ اِنِّى قَدْ سَئِمْتُ الْحَيَاةَ وَ تَبَرَّمْتُ بِأَهْلِ الدُّنْيَا فَأَلْحِقْنِى بِأَبِى . اِلٰهِى عَجِّلْ وَفَاتِى سَرِيْعاً .

پروردگارا ! میں زندگی سے تنگ آچکی ہوں۔ تھک چکی ہوں۔ دنیاداروں سے بے زار ہوں۔ میں بہت سی مصیبتوں اور بلاؤں سے گزری ہوں۔ پس مجھے میرے بابا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق کردے اور مجھے جلدی موت دے دے (۱۹)۔

۴ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شفاعت

امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کے بارے میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

حدیث نمبر: 119

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِذَا حُشِرْتُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَشْفَعُ عُصَاةَ اُمَّةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.

روزِ قیامت جب مجھے اٹھایا جائے گا تو میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کروں گی (۲۰)۔

۵ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شیعہ اور پیروانِ اہل بیت

اہل بیت کے پیروؤں میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی کو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ اس کا شوہر آپ کا شیعہ ہے کہ نہیں؟ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ایک کلی جواب دیا اور فرمایا:

حدیث نمبر: 120

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنْ کُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا اَمَرْنَاکَ وَ تَنْتَهِیْ عَمَّا زَجَرْنَاکَ عَنْهُ ، فَأَنْتَ مِنْ شِیْعَتِنَا وَ اِلَّا فَلَا .

اگر تم ہمارے حکم کے مطابق عمل کرتے ہو اور اس چیز سے باز رہتے ہو جس سے ہم نے منع کیا ہے تو تم ہمارے شیعہ ہو ورنہ نہیں!

وہ شخص یہ کلی جواب سن کر خاموش ہوگیا اور اپنی سستی کے پیش نظر کہنے لگا:

ہائے! میں ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلوں گا۔

اس کی بیوی نے اپنے شوہر کی اس پریشانی کو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بیان کیا۔

آپ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 121﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: قُوْلِیْ لَهٗ: لَیْسَ هٰکَذَا.

شِیْعَتُنَا مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ کُلُّ مُحِبِّیْنَا وَ مَوَالِیْ اَوْلِیَآئِنَا وَ مُعَادِیْ اَعْدَائِنَا، وَ الْمُسْلِمُ بِقَلْبِهٖ وَ لِسَانِهٖ لَنَا.

لَیْسُوْا مِنْ شِیْعَتِنَا اِذَا خَالَفُوْا اَوَامِرَنَا وَ نَوَاهِیْنَا فِیْ سَائِرِ الْمُوْبِقَاتِ، وَ هُمْ مَعَ ذٰلِکَ فِی الْجَنَّةِ.

وَ لٰکِنْ بَعْدَ مَا یُطَهَّرُوْنَ مِنْ ذُنُوْبِهِمْ بِالْبَلَایَا وَ الرَّزَایَا،

اَوْ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَةِ بِاَنْوَاعِ شَدَائِدِهَا،

اَوْ فِی الطَّبَقِ الْاَعْلٰی مِنْ جَهَنَّمَ بِعَذَابِهَا اِلٰی اَنْ نَسْتَنْقِذَهُمْ بِحُبِّنَا وَ نَنْقُلَهُمْ اِلٰی حَضْرَتِنَا.

اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ ایسا نہیں ہے (جیسا کہ تمہارا خیال ہے) ہمارے شیعہ تمام اہل بہشت سے بہتر ہیں، ہمارے محب اور ہمارے محبوں کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن سب جنت میں جائیں گے اور یہ وہ ہیں جو لوگ دل و زبان سے ہمارے حکم کی تعمیل کرتے ہیں

لیکن جو ہمارے حکم سے روگردانی کرتے ہیں اور ہمارے منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتے وہ ہمارے سچے شیعہ نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ لوگ، گناہوں سے پاک ہونے، روزِ قیامت کی مشکلیں برداشت کرنے اور ایک مدت تک جہنم کے طبقہ بالا میں رہنے اور جہنم کے عذاب کا مزہ چکھنے کے بعد جنت میں جائیں گے اور ہم انہیں اس لئے نجات دلائیں گے کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنے سامنے جنت میں منتقل کریں گے (۲۱)۔

۶ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شاہد اور گواہ

(۱) عالم اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

فدک، حدیث نمبر: 154۔

(۲) اپنی گواہی سے آگاہی:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 135، 136، 137۔

(۳) امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

اپنی شہادت سے آگاہی، حدیث نمبر: 139۔

(۴) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار (شہادت حسین علیہ السلام کے بارے میں):

جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو مستقبل میں رونما ہونے والے حوادث سے آگاہ کیا اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف اشارہ کیا تو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دریافت کیا:

﴿حدیث نمبر: 122﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا اَبَتَاهُ! مَنْ يَقْتُلُ وَلَدِیْ وَ قُرَّةَ عَيْنِیْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیْ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شَرُّ اُمَّةٍ مِنْ اُمَّتِیْ.

فَقَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَتَاهُ اِقْرَأْ جِبْرَئِيْلَ عَنِّیْ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ: فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ يُقْتَلُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فِیْ مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: كَرْبَلَا!

اے بابا جان! میرے نورِ نظر اور میوۂ دل کو کون قتل کرے گا؟

فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ۔

دوبارہ دریافت کیا: بابا جان! جبرئیل کو میرا سلام دیجیے اور ان سے یہ معلوم کیجیے کہ میرے حسین علیہ السلام کو کہاں شہید کیا جائے گا؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سرزمین پر جسے کربلا کہتے ہیں۔

دوسری روایت میں اس طرح فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 123﴾

قَالَتْ: يَا أَبَةِ! سَلَّمْتُ وَ رَضِيْتُ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ.

اے بابا! میں راضی برضائے خدا ہوں اور خدا پر توکل کرتی ہوں [۲۲]۔

(۵) اس بچہ کی شہادت جو پیدا نہیں ہوا تھا :

ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

آپؑ کے بیٹے کے بارے میں جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ کربلا میں شہید کئے جائیں گے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر غم واندوہ کی گھٹا چھا گئی۔ پریشان ہوکر دریافت کیا:

﴿حدیث نمبر: 124﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: لَيْسَ لِيْ فِيْهِ حَاجَةٌ ، يَا اَبَةَ .

اے بابا! مجھے ایسا بچہ نہیں چاہیے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

بیٹی! یہ تیرا بیٹا حسین علیہ السلام ہے۔ نو معصوم اس کی نسل سے ہوں گے کہ جن کے سبب دین باقی رہے گا۔

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قَدْ رَضِيْتُ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ .

آپ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں خدا سے راضی ہوں [۲۳]۔

(۶) اپنے بچے کی شہادت کی گواہ :

جب بیعت شکن اور منافقین نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ و ہجوم کیا تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دفاع کیا اور ان لوگوں کے دعووں کو دندان شکن جوابات سے

باطل کر دیا اور اپنے بیان سے انہیں رسوا کیا۔ جنگ سے بھاگنے والوں اور کینہ توز لوگوں کی صفوں کے مقابلہ میں شیر کی مانند کھڑی ہوئیں اور تن تنہا آپ نے ولایت کا دفاع کیا۔ حملہ آوروں نے خیانت و کمینگی کا ثبوت دیا اور آپؑ کے گھر کو آگ لگا دی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کو در و دیوار کے درمیان کچل دیا۔

تاریخ کا ورق پلٹا اور سقیفہ کے لٹیروں کے باب میں ایک اور سیاہ کارنامہ ثبت ہوگیا اور آپ کا بچہ محسن علیہ السلام جو ابھی پیدا نہیں ہوا تھا، شکمِ مادر میں شہید ہوگیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شہادت کی پیشگوئی فرما چکے تھے۔ اس بچہ کی شہادت کا راز معلوم کیا جا سکتا ہے۔

حضرت محسن علیہ السلام حریمِ ولایت سے دفاع کرنے والی صفِ اول کے پہلے شہید ہیں اور یہ بات سب نے سنی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جناب فضہؓ کو مخاطب کر کے کہا:

﴿حدیث نمبر: 125﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا فِضَّةُ! اِلَيْكِ فَخُذِيْنِيْ فَوَ اللهِ لَقَدْ قُتِلَ مَا فِيْ أُحْشَائِيْ مِنْ حَمْلٍ.

اے فضہؓ! مجھے تھام لو کہ میرے شکم میں بچہ شہید ہوگیا (۲۴)۔

(۷) شہادت کا اشتیاق:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

فاطمہ کی خوشی، حدیث نمبر: 99۔

حوالہ جات

(۱) امالی، صدوق، ص: ۵۹۵؛ امالی طوسی، ج: ۱، ص: ۱۹۱

(۲) احتجاج طبرسی، ج: ۱، ص: ۱۸؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۷

(۳) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۸۹؛ مسند احمد، ج: ۶، ص: ۲۸۳

(۴) امالی، ص: ۲۱۳، ح: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
بحار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰

(۵) امالی، ص: ۲۱۳، حدیث: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
بحار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰

(۶) امالی، ص: ۲۱۳، ح: ۱۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
بحار، ج: ۳۵، ص: ۲۳۸ - ۲۴۰

(۷) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۴ و ۱۷۸؛

(۸) سیرۂ نبوی، ج: ۳، ص: ۳۶۴؛ معالم، ج: ۱۱، ص: ۳۵۵

(۹) احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۳۳؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۹۶
الغدیر، ج: ۷، ص: ۱۹۲ و ۷۹

(۱۰) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۱، ص: ۲۴۲؛ اعلام النساء، ج: ۱، ص: ۱۲۰۵

(۱۱) احقاق الحق، ج: ۱۹، ص: ۱۶۰؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۸۷

(۱۲) ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۲۴۷؛ بحار، ج: ۳۶، ص: ۳۵۳، باب: ۴۱

(۱۳) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۳۵۴؛ مناقب، ج: ۱، ص: ۲۴۲

(۱۴) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۹۱

(۱۵) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۹۷؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۴۸۳

(۱۶) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۶؛ کوکب الدرّی، جزء اول، ص: ۲۴۰

(۱۷) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۴۲؛ بحار الانوار، ج: ۵۳، ص: ۱۹

بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۶ و ۲۱۴؛

(۱۸) بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۷؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۲۰۵ و ۴۹

(۱۹) احقاق الحق، ج: ۱۹، ص: ۱۶۰؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۷

(۲۰) احقاق الحق، ج: ۱۹، ص: ۱۲۹؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۶۷

وسیلۃ النجاۃ، ص: ۲۱۷

(۲۱) بحار الانوار، ج: ۲۵، ص: ۱۵۵؛ تفسیر برہان، ج: ۴، ص: ۲۱

(۲۲) بحار الانوار، ج: ۴۴، ص: ۲۶۴؛ تفسیر فرات الکوفی، ص: ۵۵

(۲۳) علل الشرائع، ص: ۷۹؛ کمال الدین، ج: ۲، ص: ۸۷

(۲۴) کوکب الدرّی، جزء اول، ص: ۱۳۵؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۹۸

(ص)

■ صدقات اور اس کا مصرف ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ حدیث نمبر :142۔

■ صلہ رحم ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ حدیث نمبر :57۔

■ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا صبر و بردباری ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ حدیث نمبر :162۔

﴿۱﴾ صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ۔



﴿۱﴾ صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

(۱) صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شب نزول :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ معجزات ، حدیث نمبر :198۔

(۲) صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا :

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں :

ایک روز میں حضرت علی علیہ السلام کے گھر گیا۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی خوبصورت کتاب کو دیکھ کر مجھے زمرد یاد آ گیا۔ اس کتاب سے نور ساطع تھا۔

میں نے عرض کیا :

میرے ماں باپ آپ پر قربان ، دختر رسولؐ ! یہ آپ کے ہاتھوں میں کیا ہے؟

فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 126﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : هٰذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللّٰهُ اِلىٰ اَبِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْهِ اسْمُ أَبِىْ وَاسْمُ بَعْلِىْ وَ اسْمُ ابْنَىَّ وَ أَسْمَآءُ الْاَوْصِيَآءِ مِنْ وُلْدِىْ ، فَأَعْطَانِيْهِ لِيُبَشِّرَنِىْ بِذٰلِكَ .

یہ ایک کتاب ہے جو خدا نے میرے والد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کی ہے۔ اس کتاب میں میرے والد کا نام، میرے شوہر کا نام، میرے دونوں بیٹوں کا نام اور میری اولاد سے ہونے والے ائمہ و اوصیاء کا نام ہے۔ یہ کتاب مجھے اس لئے ہدیہ دی گئی ہے تا کہ مجھے مسرت ہو۔

جابرؓ نے عرض کیا: میں بھی اس کتاب کا مطالعہ کرسکتا ہوں؟

فرمایا: نہیں! یہ نہیں ہوسکتا۔ اس کتاب کا مطالعہ صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام اور معصوم امام علیہ السلام ہی کرسکتے ہیں (۱)۔

(۳) صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مطالب اسرار ہیں:

اسلامی روایتوں اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صحیفہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مطالب خدا کے اسرار کا حصہ ہیں جو صرف معصوم پیشواؤں ہی کے سپرد ہوتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں:

ایک روز میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں سفید رنگ کی ایک کتاب دیکھی۔ میں نے معلوم کیا: یہ خوبصورت کتاب کیسی ہے؟ کیا میں بھی اس کا مطالعہ کرسکتا ہوں؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 127﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: فِیْ أَسْمَاءُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِیْ یَا جَابِرُ لَوْ لَا النَّهْیُ

لَكُنْتُ أَفْعَلُ ، لٰكِنَّهُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يَمَسَّهَا اِلَّا النَّبِيُّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ أَوْ اَهْلُ بَيْتِ نَبِيٍّ .

اس صحیفہ میں ان ائمہ کے نام ثبت ہیں جو میری اولاد سے ہوں گے۔
اے جابرؓ! اگر اس بات سے منع نہ کیا ہوتا کہ کوئی دوسرا اس کو نہیں دیکھ سکتا تو میں یہ کتاب تمہیں دے دیتی۔ لیکن کسی دوسرے کو اس کتاب کے مطالعہ کی اجازت نہیں ہے۔ بس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے وصی اور ان کے اہل بیت ہی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں[۲]۔

(۴) جابرؓ کو صحیفۂ فاطمہ علیہا السلام کے بعض مطالب کا علم تھا:

صحیفۂ فاطمہ علیہا السلام کے مطالب اَسرار خدا کا جزو ہیں اور وہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ جیسے رسولؐ کے بعض صحابہ کو فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اجازت سے اس صحیفہ کے کچھ مطالب کا علم ہو گیا تھا۔

جابرؓ کہتے ہیں:

میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک نورانی صحیفہ دیکھا۔ میں نے معلوم کیا: یہ کیسی کتاب ہے؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 128﴾

قَالَتْ علیہا السلام: هٰذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللّٰهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْهِ اسْمُ أَبِيْ وَاسْمُ بَعْلِيْ وَاسْمُ ابْنَيَّ وَ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِيْ

فَأَعْطَانِيهِ لِيَسُرَّنِي .

قال جابر ، فيه اثنا عشر اسماء قلت اسماء من هؤلاء؟

قَالَتْ : هٰذِهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ أَوَّلُهُمْ اِبْنُ عَمِّي وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، آخِرُهُمُ الْقَائِمُ علیہ السلام .

قال جابر : فرأيت فيها محمد في ثلاثة مواضع و علياً في اربعة مواضع .

یہ وہ کتاب ہے جو خدا نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور ہدیہ عطا کی ہے۔ اس میں میرے والد کا نام ، میرے شوہر کا نام ، میرے دونوں بیٹوں کا نام اور میری اولاد میں ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں۔ یہ کتاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس لئے عطا کی ہے تا کہ میں خوش ہو جاؤں۔

جابرؓ نے کہا:

اس میں بارہ نام ہیں۔ یہ کس کس کے ہیں؟

فرمایا:

یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشینوں کے نام ہیں۔ ان میں پہلے علی علیہ السلام ہیں اور گیارہ میری ذریت سے ہوں گے۔ ان میں آخر قائمؑ علیہ السلام ہے [۲]۔

جابرؓ کہتے ہیں:

میں نے دیکھا تو اس میں تین نام 'محمدؐ' اور چار نام 'علیؑ' ہیں۔

(۱ و ۲ و ۳) بحار الانوار، ج: ۳۶، ص: ۱۹۴۔ کمال الدین، ص: ۱۷۸۔ عیون الاخبار، ص: ۳۵

(ط - ظ - ع)

■ جنت کا کھانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 193، 195۔

■ جس گھر میں کھانا نہیں ہے۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 179۔

■ بچہ کی طہارت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 2۔

■ حضرت علی پر ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 178۔

■ حضرت فاطمہ پر ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 178۔

■ اہل بیت پر ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 171، 172، 178۔

■ ابوبکر و عمر کا ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 173، 175، 176، 177۔

■ انصار و مہاجرین کا ظلم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 174، 57، 178۔

....

﴿۱﴾ عبادت فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

﴿۲﴾ عرفان فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

﴿۳﴾ عالم اسلامی کا علم۔

﴿۴﴾ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا علم و آگاہی۔

﴿۵﴾ لامحدود علم۔

﴾۱﴿ عبادت فاطمہ سلام اللہ علیہا

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ عرفان فاطمہ سلام اللہ علیہا علی کی زبانی، حدیث نمبر: 130۔

⌘ عبادت میں اخلاص، حدیث نمبر: 6۔

⌘ شادی کی رات، حدیث نمبر: 12، 130۔

﴾۲﴿ عرفانِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

(۱) فاطمہ کی خداشناسی:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ خداشناسی۔

(۲) ترکِ حب دنیا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ دنیا اور دنیا کی طرف رجحان۔

(۳) نزول ملائکہ اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو سلام:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ معجزات اور کرامات، حدیث نمبر: 196، 197، 198۔

(۴) مشکلوں اور سختیوں میں شکر :

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں :

⌘ سادہ زندگی اور روزمرہ کے کام ، حدیث نمبر : 88۔

(۵) پیدائش ہی سے خدائی رجحان :

بعثت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابتدائی زمانہ بہت سخت تھا۔ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر طرف سے اقتصادی ، اجتماعی اور نفسیاتی پابندیاں عائد کی جارہی تھیں۔ بے دھڑک جھوٹ بولنے والے بے ایمان بت پرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدائی دعوت کو جھٹلا رہے تھے۔ اس وقت جناب خدیجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنہائی ، مستقبل کے مصائب اور قریش کے حملوں سے نمٹنے کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔ مضطرب و دل گرفتہ بیٹھی تھیں کہ ایک دل نواز آواز نے انہیں ذرا آرام بخشا۔

شکم مادر سے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مادر کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 129﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : يَا أُمَّاهُ ! لَا تَحْزَنِيْ وَ لَا تَرْهَبِيْ ، فَإِنَّ اللهَ مَعَ أَبِيْ .

اماں ! آپ غم نہ کیجئے ، فکر نہ کیجئے ! خدا میرے والد کے ساتھ ہے[۱]۔

(۶) بچپنے میں خدائی رجحان :

جس دن حضرت خدیجہؑ نے وفات پائی تھی ، اس روز فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے والد سے گھوم گھوم کر پوچھ رہی تھیں :

﴿حدیث نمبر: 130﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا أَبَةَ! اَیْنَ اُمِّیْ؟

بابا جان! میری ماں کہاں ہیں؟

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ہمارا سلام پہنچا دیجئے اور انہیں یہ بتا دیجئے کہ ان کی والدہ خدیجہؓ جنت میں آسیہ و مریم علیہما السلام ساتھ ہیں۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اس بشارت کو سن کر فرمایا:

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَ مِنْهُ السَّلَامُ وَ اِلَيْهِ السَّلَامُ.

حقیقت یہ ہے کہ اصل سلام خدا ہے۔ سلام اسی کی طرف سے ہے اور سلام کی بازگشت اسی کی طرف ہے[۲]۔

(۷) عرفانِ فاطمہ سلام اللہ علیہا علی علیہ السلام کی زبانی:

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی ہونے اور دیگر رسوم کے انجام پانے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے علی علیہ السلام سے دریافت کیا:

اے علیؑ! اپنی شریک حیات فاطمہؑ کو تم نے کیسا پایا؟

عرض کیا:

خدا کی اطاعت میں بہترین مددگار ہیں۔

اس کے بعد اپنی بیٹی فاطمہ سے دریافت کیا:

اپنے شوہر کو کیسا پایا؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 131﴾

قَالَتْ علیہا السلام: خَيْرُ بَعْلٍ.

بہترین شوہر ہیں (۲)۔

﴿۳﴾ عالم اسلامی کا علم

(۱) سوال و جواب کی اہمیت:

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز مدینہ کی عورت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

میری ماں بوڑھی ہوگئی ہے۔ وہ نماز سے متعلق کچھ مسائل معلوم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپؑ سے نماز کے شرعی مسائل معلوم کروں۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

معلوم کرو۔

اس نے بہت سے مسائل معلوم کیے۔ آپ علیہا السلام نے سب کا جواب دیا۔

اس عورت نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے شرمندگی کا اظہار کیا اور کہا:

بنتِ رسول! مجھے آپؑ کو اس سے زیادہ زحمت نہیں دینا چاہیے۔

آپ علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 132﴾

قَالَتْ علیہا السلام: هَاتِيْ وَ سَلِيْ عَمَّا بَدَا لَكِ ، أَرَأَيْتِ مَنِ اكْتَرىٰ يَوْماً يَصْعَدُ اِلىٰ سَطْحٍ بِحَمْلٍ ثَقِيلٍ وَ كَرَاهُ مِأَةَ أَلْفِ دِيْنَارٍ يَثْقُلُ عَلَيْهِ؟

قالت : لا۔

فَقَالَتْ : اِكْتَرَيْتُ أَنَا بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرَ مِنْ مِلْءِ مَا بَيْنَ الثَّرىٰ اِلَى الْعَرْشِ لُؤْلُؤاً ، فَأَحْرىٰ أَنْ لاَ يَثْقُلَ عَلَيَّ .

خیر آؤ! جو معلوم کرنا چاہتی ہو، معلوم کرو۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک دن کیلئے مزدوری پر رکھے تاکہ بھاری بوجھ مکان کی چھت پر لے جائے اور اس کو ایک لاکھ دینار طلا مزدوری دے تو کیا اس کیلئے یہ کام دشوار ہے؟

اس نے کہا: نہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے سلسلۂ گفتگو جاری کرتے ہوئے کہا:

میں جس مسئلہ کا جواب دیتی ہوں، اس کا عوض اتنے ہی گوہر ولؤلؤ پاتی ہوں، جتنا عرش وفرش کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس لئے یہ کام میرے لئے دشوار نہیں ہونا چاہیے [۴]۔

۲) حدیث کی قدر و قیمت:

مدینہ کے ایک مومن نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے التماس کی کہ مجھے ایک یث سنا دیجئے۔

آپؑ نے فضہؓ سے فرمایا:

وہ حدیث جو ایک کاغذ پر لکھی ہوئی ہے اسے اٹھا لاؤ۔

جناب فضہؓ نے اسے بہت ڈھونڈا لیکن دستیاب نہیں ہوئی تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں عرض کیا:

وہ حدیث گم ہوگئی ہے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اس کا افسوس ہوا۔ فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 133﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَيْحَكِ اُطْلُبِيهَا فَاِنَّهَا تَعْدِلُ عِنْدِیْ حَسَناً وَ حُسَيْناً.

خدا تمہیں خیر دے! اسے تلاش کرو کیونکہ وہ مجھے میرے حسن و حسین کے برابر عزیز ہے (۵)۔

آپؑ کے ان بیانات سے اسلامی علم و تحقیقات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مثلاً:

- حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام حدیثوں کو لکھ لیتی تھیں۔
- حدیثوں کی اس طرح حفاظت کرتی تھیں کہ بہت جلد سمجھ لیتی تھیں کہ فلاں حدیث اپنی جگہ ہے یا نہیں؟
- کیا دنیائے علم و دانش میں کوئی ایسا شخص مل سکتا ہے کہ جو ایک حدیث کو اپنے بیٹوں کے برابر سمجھتا ہو، وہ بھی حسن و حسین علیہما السلام جیسے بیٹوں کے برابر؟

﴿۴﴾ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا علم و آگاہی

(۱) زمانہ شہادت کا علم:

الف: اسماء کی روایت

جناب جعفر طیارؓ کی زوجہ اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے وقت میں آپ کے پاس ہی کھڑی تھی۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 134﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنَّ جَبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِکَافُوْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَسَّمَهُ اَثْلَاثاً. ثُلُثاً لِنَفْسِه، وَ ثُلُثاً لِعَلِيٍّ وَ ثُلُثاً لِیْ وَ کَانَ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَماً.

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا اَسْمَاءُ! اِیْتِیْنِیْ بِبَقِیَّةِ حُنُوْطِ وَالِدِیْ فَضَعِیْهِ عِنْدَ رَأْسِیْ وَانْتَظِرِیْنِیْ هُنَیْهَةً ثُمَّ اُدْعِیْنِیْ فَاِنْ اَجَبْتُکِ وَ اِلَّا فَاعْلَمِیْ اَنِّیْ قَدْ قَدِمْتُ عَلٰی اَبِیْ.

وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت جبرئیل آپؐ کے پاس جنت سے کچھ کافور لائے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے تین حصے کئے ایک اپنے لئے، دوسرا علیؑ کیلئے اور تیسرا میرے لئے۔ اس کا وزن چالیس درہم تھا۔

اسماءؓ! وہ کافور لاؤ اور میرے سرہانے رکھ دو تھوڑی دیر تک انتظار کرنا اور

پھر مجھے آواز دینا۔ اگر میں نے تمہارا جواب دیا تو کوئی بات نہیں۔ ورنہ یہ سمجھ لینا کہ میں اپنے والد سے ملحق ہو چکی ہوں [۶]۔

اسماءؓ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر تک میں نے صبر کیا۔ پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا کو صدا دی۔ جب کوئی جواب نہ آیا تو میں سمجھ گئی کہ آپ سلام اللہ علیہا ملاءِ اعلیٰ میں پہنچ گئی ہیں۔

ب: جناب سلمہؓ کی روایت

سلمہ ام بنی رافعؓ بیان کرتی ہیں:

وفات فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وقت میں آپؑ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے غسل کیلئے پانی طلب کیا۔ میں نے پانی پیش کیا۔ پھر آپؑ نے اپنا لباس طلب کیا۔ میں نے لباس حاضر کیا۔ آپؑ نے لباس زیب تن کیا۔ گھر میں داخل ہوئیں اور روبقبلہ ہو کر بستر پر لیٹ گئیں اور مجھ سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 135﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا أُمَّاهُ! إِنِّيْ مَقْبُوْضَةٌ الْآنَ، إِنِّيْ قَدْ فَرَغْتُ مِنْ نَفْسِيْ وَ إِنِّيْ قَدِ اغْتَسَلْتُ فَلَا يَكْشِفُنِيْ أَحَدٌ.

اماں! ابھی میری روح قبض ہو جائے گی اور میں اپنے پروردگار کی طرف سفر کر جاؤں گی۔ میں اپنی جان سے فارغ ہو چکی ہوں۔ غسل کر چکی ہوں۔ پس کوئی بھی میرا لباس نہ چھوئے [۷]۔

اس کے بعد آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھا اور روبقبلہ لیٹ گئیں اور جان کو جان آفرین کے سپرد کر دیا۔

(۲) شہادت کے وقت کا علم :

الف : ابن عباسؓ کی روایت

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی شہادت سے کچھ پہلے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گئیں اور قبر و منبر رسولؐ کے درمیان دو رکعت نماز بجا لائیں۔ نماز کے بعد حسن و حسین علیہما السلام کو اپنی گود میں لیا اور انہیں خدا حافظ کیا۔ اور فرمایا :

تمہارے والد علی علیہ السلام نماز میں مشغول ہیں۔ اپنے باپ کے ساتھ رہنا۔

یہ کہہ کر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا گھر کی طرف روانہ ہوئیں۔ جعفر طیارؓ کی زوجہ اسماءؓ کو صدا دی اور فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 136﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : لاٗ تُفَاقِدِيْنِىْ فَاِنِّىْ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ وَاضِعَةٌ جَنْبِىْ سَاعَةً ، فَاِذَا مَضَتْ سَاعَةٌ وَ لَمْ اُخْرُجْ فَنَادِيْنِىْ ، فَاِنْ اَجَبْتُكَ فَادْخُلِىْ وَ اِلاَّ فَاعْلَمِىْ اَنِّىْ اُلْحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

اے اسماءؓ ! میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ اس کمرہ میں تھوڑی دیر آرام کروں گی۔ اگر ایک گھنٹہ بعد باہر نہ آئی تو مجھے آواز دینا۔ اگر میں نے جواب دیدیا تو تم کمرہ میں داخل ہونا لیکن اگر میرا کوئی جواب نہ آئے تو سمجھ لینا کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق ہوگئی ہوں[۸]۔

ب: شریکِ حیات سے رازگوئی

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے آخری وقت میں حضرت علی علیہ السلام سے کچھ راز بیان کئے اور موت کی خبر دی:

﴿حدیث نمبر: 137﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَا الْحَسَنِ، رَقَدْتُ السَّاعَةَ فَرَأَيْتُ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ قَصْرٍ مِنَ الدُّرِّ الْأَبْيَضِ، فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
"هَلُمِّيْ إِلَيَّ يَا بُنَيَّةَ، فَإِنِّيْ إِلَيْكِ مُشْتَاقٌ".
فَقُلْتُ: وَاللهِ! إِنِّيْ لَأَشَدُّ شَوْقاً مِنْكَ إِلىٰ لِقَائِكَ، فَقَالَ:
"أَنْتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ".

وَ هُوَ الصَّادِقُ لِمَا وَعَدَ وَالْمُوْفِيْ لِمَا عَاهَدَ.

اے ابوالحسنؑ! میں تھوڑی دیر کیلئے سوگئی تھی۔ میں نے اپنے حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفید مروارید کے محل میں دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: جلد میرے پاس آؤ کہ میں تمہارا مشتاق ہوں۔
میں نے جواب دیا: خدا کی قسم! مجھے آپؐ کی زیارت کا بہت زیادہ اشتیاق ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج رات تم میرے پاس آجاؤ گی۔
اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وعدے میں سچے ہیں اور جو عہد کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں [۹]۔

(۳) کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا علم :

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے اشعار میں مالی پریشانیوں اور پھر کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف اشارہ فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 138﴾

أَمْسَوْ جِيَاعاً وَهُمْ أَشْبَالِیْ * أَصْغَرُهُمْ يُقْتَلُ فِی الْقِتَالِ

بِكَرْبَلَا يُقْتَلُ بِاغْتِيَالٍ * لِقَاتِلِيْهِ الْوَيْلُ مَعْ وَبَالٍ

(۱) کل رات میرے بچوں نے بھوک کی حالت میں بسر کی ان میں سے چھوٹے، حسین علیہ السلام میدانِ جنگ میں شہید کیے جائیں گے۔

(۲) میرے بچوں کو مکر و فریب سے شہید کریں گے۔ وائے ہو ان قاتلوں پر[۱۰]۔

(۴) لامحدود علم :

عمار یاسرؓ بیان کرتے ہیں :

ایک روز جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے علی علیہ السلام سے فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 139﴾

قَالَتْ علیہا السلام : أُدْنُ لِأُحَدِّثَکَ بِمَا كَانَ وَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ وَ بِمَا لَمْ يَكُنْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حِيْنَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ .

میرے قریب آیئے تا کہ میں ان باتوں کو آپؑ سے بیان کروں جو ہو چکی

ہیں، جو ہو رہی ہیں اور جو آئندہ ہونگی[۱۱]۔

(۵) مستقبل کے تلخ حوادث کا علم:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے والد کی باتیں سن کر فرمایا:

میں اپنی اولاد پر گریہ کر رہی ہوں۔

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر شدید رقت طاری ہوئی۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی! گریہ نہ کرو، صبر کرو۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 140﴾

لَسْتُ أَبْكِیْ لِمَا يُصْنَعُ بِیْ مِنْ بَعْدِکَ وَ لٰكِنِّیْ أَبْكِیْ لِفِرَاقِکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

بابا! میں اس سلوک پر نہیں رو رہی ہوں جو آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ روا رکھا جائے گا۔ بلکہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں آپ کے فراق پر گریہ کر رہی ہوں[۱۲]۔

(۶) شہادت کی خبر:

بعض لوگوں کو جہاد و جنگ میں اپنے مستقبل کا علم نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ یہ بھی

نہیں جانتے کہ جنگ و جہاد میں ان کی قسمت انہیں کہاں لے جائے گی؟ لیکن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی اپنے جہاد و انجام سے واقف تھیں۔ آپ سلام اللہ علیہا اپنی شہادت کی خبر دیتی تھیں۔ ایک روز حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 141﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا اَبَا الْحَسَنِ! اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَهِدَ اِلَیَّ وَ حَدَّثَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ لُحُوْقاً بِهٖ وَ لاَ بُدَّ مِنْهُ، فَاصْبِرْ لِاَمْرِ اللهِ تَعَالٰی وَارْضَ بِقَضَائِهٖ!

اے ابوالحسن علیہ السلام! رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ ان کے اہل میں سے میں سب سے پہلے ان سے ملحق ہوں گی اور ایسا ہی ہوگا۔ پس خدا کے حکم پر صبر کرنا اور اس کے فیصلہ پر راضی رہنا (۱۲)۔

۵ لامحدود علم

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 139۔

حوالہ جات

(۱) الجنۃ العاصمہ، ص: ۱۹۰؛
روض الفائق، شیخ حریفیش کازرونی (وفات: ۸۱۰ ہجری)، ص: ۲۵۵ و ۳۱۴
(۲) بحار، ج: ۱۲، ص: ۱؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۲۷ و ۲۸؛ المجالس، ص: ۱۱۰
(۳) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۵۵ و ۳۵۶
بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۳۳ و ۱۱۷
(۴) بحارالانوار، ج: ۲، ص: ۳؛ لئالی الاخبار، ج: ۲، ص: ۲۵۴
(۵) دلائل الامامہ، ص: ۱؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۰
(۶) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۲؛ بحارالانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۸۶
(۷) مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۶۴؛ بحار، ج: ۴۳، ص: ۱۸۳
(۸) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۲؛ وسائل الشیعہ، ج: ۲، ص: ۳۱
(۹) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۴۹۱؛ بحارالانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۹، ح: ۱۵
(۱۰) امالی، ص: ۲۵۸؛ عوالم، ج: ۱۱، ص: ۵۸۸
(۱۱) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۸؛ ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۱۸۵
(۱۲) امالی، ج: ۱، ص: ۱۹۱؛ ریاحین الشریعہ، ج: ۱، ص: ۲۳۹
(۱۳) صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۲۱؛ صحیح بخاری، ج: ۶، ص: ۱۰
صحیح ترمذی، ج: ۱۳، ص: ۲۴۹

(غ-ف)

■ غدیر خم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 16، 17، 18، 19۔

■ غذا کھانے کے آداب۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 30۔

■ بہشتی غذا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 193، 195۔

■ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزاء کا غم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 36 تا 43۔

■ غصب خلافت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 108، 116، 117، 159۔

■ غصب حق اہل بیت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 178۔

■ جنگی مال غنیمت کا مصرف۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 147۔

---

۱ فدک اور سیاسی دفاع۔

۲ فدک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث اور فاطمہ کی ملکیت۔

۳ فدک کا غصب۔

۴ فدک کے قصہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا۔

۵ فضائل فاطمہ سلام اللہ علیہا پیغمبر کی زبانی۔

﴾۱﴿ فدک اور سیاسی دفاع

(ا) فدک فاطمہ سلام اللہ علیہا کیلئے خدائی عطیہ:

جب سقیفہ میں ناجائز طریقہ سے حکومت بن گئی تو ابوبکر نے مشیروں کے ایماء پر فدک کو غصب کرلیا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کارندوں کو فدک سے نکال کر خود قابض ہوگیا۔ جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں فدک کے حکم سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بخش دیا تھا۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 142﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَمَّا فَدَکُ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ قُرْآنًا يَـأْمُرُ فِيْهِ بِاِتْيَانِ حَقِّيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "فَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ". فَكُنْتُ اَنَا وَ وَلَدِيْ اَقْرَبُ الْخَلَائِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَنَحَلَنِيْ وَ وَلَدِيْ فَدَكًا، فَلَمَّا تَلَا عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ: "وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلَ". فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اَلْيَتَامٰى: اَلَّذِيْنَ يَأْتَمُّوْنَ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ بِذِي الْقُرْبٰى.

وَ الْمَسَاكِيْنُ: اَلَّذِيْنَ اَسْكَنُوْا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

وَابْنُ السَّبِيْلِ: اَلَّذِيْ يَسْلُكُ مَسْلَكَهُمْ.

قال عمر : فاذا الخمس والفیء کله لکم ولموالیکم ؟

فَقالَتْ : اَمّا فَدَکُ ، فَأَوْجَبَها اللهُ لِیَ وَ لِوَلَدَیَّ دُوْنَ مَوالِیْنا وَ شیْعَتِنا

وَ اَمَّا الْخُمُسُ فَقَسَّمَهُ اللهُ لَنا وَ لِمَوالِیْنا وَ أَشْیاعِنا کَما یُقْرَأُ فِیْ کِتابِ اللهِ .

قال : فما لسائر المهاجرین و الانصار و التعابعین؟

قالَتْ : اِنْ کانُوا مَوالِیْنا وَ مِنْ اَشْیاعِنا فَلَهُمُ الصَّدَقاتُ الَّتِیْ قَسَّمَها اللهُ وَ أَوْجَبَها فِیْ کِتابِهِ .

فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ رَضِیَ بِذٰلِکَ وَ رَسُوْلُهُ رَضِیَ بِهِ .

قَسَّمَ عَلَی الْمُوالاةِ وَ الْمُتابَعَةِ لا عَلَی الْمُعاداةِ وَ الْمُخالَفَةِ ، وَ مَنْ عاداناَ فَقَدْ عادَی اللهَ وَ مَنْ خالَفَنا فَقَدْ خالَفَ اللهَ وَ مَنْ خالَفَ اللهَ فَقَدِ اسْتَوْجَبَ مِنَ اللهِ الْعَذابَ الْأَلِیْمَ وَ الْعِقابَ الشَّدِیْدَ فِی الدُّنْیا وَ الْآخِرَةِ .

قال : هاتی بیّنة یا بنت محمد علی ما تدعین .

قالَتْ : قَدْ صَدَّقْتُمْ جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، لَمْ تَسْأَلُوْهُما الْبَیِّنَةَ ، وَ بَیِّنَتِیْ فِیْ کِتابِ اللهِ .

" آتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّهُ " .

لیکن فدک ، خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل کیا ہے اور اس میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ہوا ہے کہ میرا حق مجھے دیا جائے :

"آتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّهٗ" ۔[1]

چونکہ میں اور میری اولاد رسولؐ کے قریبی عزیز تھی ، لہذا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور میری اولاد کو فدک عطا کیا۔ چنانچہ جب جبرئیل علیہ السلام نے ، راستہ میں بے چارہ ہونے والا اور مسافروں سے متعلق آیت کی تلاوت کی تو میرے والد نے فرمایا:

یتیم و مسکین لوگ وہ ہیں جو خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے سہارے زندگی گذارتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں انہیں کے ساتھ رہیں گے۔ اور ابن سبیل وہ ہیں جو راہِ اہل بیت علیہم السلام پر گامزن ہیں۔

عمر نے کہا:

پھر خمس مال غنیمت اور فئے سب کچھ تمہارا اور تمہارے پیروؤں کا ہے؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

خداوند عالم نے باغِ فدک مجھے دینے کو قرآن مجید میں واجب کیا ہے اس کا ہمارے پیروؤں اور ہمارے شیعوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہاں ! خمس کو خدا نے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے درمیان تقسیم کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں نازل ہوا ہے۔

عمر نے دوبارہ سوال کیا: تو مہاجرین و انصار اور تابعین کہاں جائیں؟

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

اگر وہ ہمارے شیعہ اور ہمارے پیروں ہیں تو انہیں وہ صدقات ملیں گے جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ اموال عمومی کی اس تقسیم سے خدا بھی راضی ہے اور اس کا رسول بھی۔ اموال عمومی سے استفادہ کرنے کا معیار خدا و رسول اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور ان کا اتباع ہے نہ کہ ان کی دشمنی و مخالفت۔

(جان لو!) جو شخص ہم سے دشمنی کرے گا، درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہے اور جو ہماری مخالفت کرے گا درحقیقت وہ خدا کی مخالفت کریگا اور جو خدا کی مخالفت کرے گا وہ اس کو خدا کی طرف سے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب اور سخت سزا دی جائے گی۔

عمر نے اس واضح استدلال اور قرآن کی آیتوں کو سننے کے باوجود کہا:

اے بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے اس دعوے کی دلیل پیش کرو۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

تم جابر ابن عبداللہ اور جریر بن عبداللہ کو مانتے ہو اور ان کی باتوں کی تصدیق کرتے ہو، لیکن ان سے دلیل نہیں مانگتے۔ وہ جو چاہتے ہیں، کہتے ہیں اور تم ان کی بات تسلیم کرتے ہو (مجھ سے کس لئے دلیل مانگ رہے ہو)۔ میری دلیل قرآن میں موجود ہے[۲]۔

(۲) ابوبکر سے حق کا مطالبہ:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے حق "باغِ فدک" کا مطالبہ کرتے ہوئے

ابوبکر کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 143﴾

قَالَتْ : اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَعَلَ لِیْ فَدَکَ فَأَعْطِنِیْ اِیَّاهَا .

بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک کو میرے لئے قرار دیا ہے۔ پس اسے تم مجھے واپس کر دو[۳]۔

دوسری جگہ فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 144﴾

قَالَتْ : یَا اَبَابَکْرٍ ! لَمْ تَمْنَعُنِیْ مِیْرَاثِیْ مِنْ أَبِیْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَخْرَجْتَ وَکِیْلِیْ مِنْ فَدَکَ وَ قَدْ جَعَلَهَا لِیْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِأَمْرِ اللهِ تَعَالیٰ .

اے ابوبکر! تم مجھے میرے باپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کیوں نہیں دیتے؟ باغِ فدک سے تم نے میرے کارندوں کو کیوں نکالا ہے؟ حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا کے مطابق مجھے فدک عطا کیا تھا[۴]۔

(۳) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو فدک عطا کرنے کی کیفیت:

جب آیہ "وَ آتِ ذَا الْقُرْبیٰ حَقَّهٗ" نازل ہوئی تو جبرئیل نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اَعْطِ فَاطِمَةَ فَدَکاً۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فدک فاطمہ کو دے دیجئے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے نازل ہونے اور خدا کے اس حکم کا ذکر،

فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کیا اور سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

فَیَمْنَعُوْکَ اِیَّاہُ مِنْ بَعْدِیْ .

بیٹی ! فدک تمہارا ہے لیکن میرے بعد تم سے چھین لیا جائے گا۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 145﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : لَسْتُ اُحْدِثُ فِیْهَا حَدَثاً ، وَ اَنْتَ حَیٌّ . اَنْتَ اَوْلیٰ بِیْ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ لَکَ ... اَنْفِذْ فِیْهَا اَمْرَکَ .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! جب تک آپؐ حیات ہیں ، میں فدک میں تصرف نہیں کروں گی۔ آپؐ مجھ سے اولیٰ ہیں۔ میرا مال آپؐ کا مال ہے۔ لیکن اس بات کی سند کر دیجئے کہ فدک میرا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کیا اور سب کے سامنے حکم خدا کو بیان کیا[۵]۔

(۴) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک کی سند لکھی :

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :

آیۂ ذی القربیٰ کے نزول کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو طلب کیا اور آپ کے نام فدک کی سند لکھی ۔ یہ سند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ابوبکر کو اس وقت دکھائی جب اس نے فدک غصب کر لیا تھا۔

﴿حدیث نمبر: 146﴾

قَالَتْ : هٰذَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِيْ وَ لِابْنَيَّ .

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نوشتہ میرے اور میرے بیٹوں کیلئے لکھا ہے (۶)۔

(۵) فاطمہ علیہا السلام اور ان کے بیٹوں کو فدک دینے کی بشارت :

انس بن مالک نقل کرتے ہیں :

جب ابوبکر نے باغ فدک غصب کرلیا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا :

﴿حدیث نمبر: 147﴾

قَالَتْ علیہا السلام : لَقَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ ظَلَمْتَنَا عَنْهُ اَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْنَا مِنَ الْغَنَائِمِ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبىٰ : "وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبىٰ".

قال ابوبکر : يسلّم اليكم كاملاً ؟

قَالَتْ علیہا السلام : أَفَلَكَ هُوَ ؟ وَ لِأَقْرِبَائِكَ ؟

قال ابوبکر : اصرف في مصالح المسلمين .

قَالَتْ علیہا السلام : لَيْسَ هٰذَا حُكْمُ اللهِ تَعَالىٰ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمْ يَعْهَدْ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : "وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ ..."

أَبْشِرُوْا آلَ مُحَمَّدٍ ، فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْغِنىٰ .

قال ابوبكر : لم يبلغ علمي من هذه الاية أن أسلّم اليكم هذا السّهم كلّه كاملاً .

اے ابوبکر! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم اہل بیتؑ کا حق غصب کر لیا گیا ہے۔ یہ وہ حق ہے جس کو خدا نے قرآن مجید میں غنائم وغیرہ میں سے ہمارے لئے مخصوص کیا ہے۔ اگر تم خدا اور روزِ فرقان اس نے جو اپنے بندہ پر نازل کیا تھا اس پر ایمان رکھتے ہو:

''جان لو کہ جو چیز بھی تمہیں غنیمت کی ملے گی اس کا پانچواں حصہ خدا اور رسول اقرباء اور یتیموں و مسکینوں اور راستہ میں بے چارہ ہوجانے والوں کا ہے''۔ (۷)

ابوبکر نے کہا: کیا پورا فدک تمہارے حوالے کردوں؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

کیا فدک تمہارا ہے؟ کیا تمہارے قرابتداروں کا ہے؟

ابوبکر نے کہا: میں اس کی آمدنی کو مسلمانوں کے امور پر خرچ کروں گا۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: یہ خدا کا حکم نہیں ہے کہ لوگوں کے مخصوص اموال کو تم ضبط و غصب کرتے رہو، میرے والد نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا ہے جبکہ میں نے اپنے والد، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ سنا تھا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد! تمہیں بشارت ہو کہ تمہاری بے نیازی کا وسیلہ

ہاتھ آ گیا ہے۔

اب ابوبکر کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا۔ لہٰذا اس نے اپنی طرف سے ایک بات نکالی اور کہا:

میرا علم مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ میں اس آیت کے مطابق سارا فدک تمہارے سپرد کردوں (۸)۔

جائے تعجب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کے نزول کے بعد فدک فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بخش دیا تھا، لیکن ابوبکر کا علم حکم خدا اور عملِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف یہ اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ غصب شدہ فدک سے دست بردار ہو جائے۔

۲ فدک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث اور فاطمہ کی ملکیت

(۱) میراثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ:

جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں:

فدک کے غصب ہو جانے کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 148﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَعْطِنِیْ مِیْرَاثِیْ مِنْ أَبِیْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

قال ابوبکر: النبی لا یورّث۔

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَلَمْ یَرِثْ سُلَیْمَانُ دَاوُدَ؟

قال ابوبکر : النبی لا یورّث ۔

فَقَالَتْؑ : أَلَمْ يَقُلْ زَكَرِيَّا :

''فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ .''

قال ابوبکر : النبی لا یورّث ۔

فَقَالَتْؑ : أَلَمْ يَقُلْ :

''يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ .''

قال ابوبکر : النبی لا یورّث ۔

مجھے میرے بابا کی میراث واپس کرو۔

ابوبکر نے کہا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: کیا حضرت سلیمان پیغمبر نے حضرت داوٗد پیغمبر کی میراث نہیں پائی تھی؟[9]

اس پر ابوبکر کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: کیا حضرت زکریاؑ یہ نہیں کہا تھا:

''پس مجھے اپنے پاس سے ایک بیٹا عطا کر دے تاکہ وہ میری میراث اور آل یعقوب کی میراث پائے۔''[10]

ابوبکر نے پھر وہی جملہ دہرایا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہراؑ نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

اے ابوبکر! کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا:

''خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ بیٹے کا حصہ

دو بیٹیوں کے برابر ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ باپ کی میراث میں بیٹی کا حصہ ہوتا ہے)۔"(۱۱)

اس کے جواب میں ابوبکر نے وہی قرآن مخالف بات دہرائی:

"پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔"(۱۲)

(۲) آیاتِ قرآن کے ذریعہ میراث کا اثبات:

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے باغِ فدک غصب کرنے کی مذمت کی اور ابوبکر سے معلوم کیا:

میرے بابا کی میراث کو تم نے کیوں غصب کیا ہے؟

ابوبکر نے جواب دیا:

پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے قرآن کی آیتوں کے ذریعہ اس کے دعوے کو باطل کر دیا اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 149﴾

قَالَتْ علیہا السلام: أَ كَفَرْتَ بِاللّٰهِ؟ وَ كَذَّبْتَ بِكِتَابِهِ؟

قَالَ اللّٰهُ: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.

اے ابوبکر! کیا تم نے خدا کا انکار کر دیا اور اس کی کتاب کو جھٹلا دیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: خدا تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ بیٹا دو بیٹیوں کے برابر میراث پائے گا(۱۳)۔

(۳) عقلی و شرعی دلیلوں سے میراث کا اثبات:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے باغِ فدک غصب ہوجانے کے بعد ایک مناظرہ میں ابوبکر سے سوال کیا:

﴿حدیث نمبر: 150﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا اَبَابَكْرٍ اَمَنْ يَرِثُ اِذَا مِتَّ؟

اے ابوبکر! جب تم مرجاؤ گے تو تمہاری میراث کون پائے گا؟

ابوبکر نے جواب دیا:

میری بیوی اور میرے بچے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

فَمَالِيَ لاَ اَرِثُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

تو کیا وجہ ہے کہ میں اپنے باپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث نہ پاؤں؟

ابوبکر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ یہاں بھی وہی جملہ دہرا دیا:

پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو غیظ آگیا۔ فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 151﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ لَاَدْعُوَنَّ اللهَ عَلَيْكَ، وَاللهِ لاَ اُكَلِّمُكَ بِكَلِمَةٍ مَا حَيِيْتُ.

خدا کی قسم! میں تمہارے لئے بددعا کروں گی اور جیتے جی تم سے بات

نہیں کروں گی (۱۴)۔

(۳) شکست دینے والا مناظرہ اور پہلی جھوٹی گواہی:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب ابوبکر نے اس دعویٰ کہ پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں کے ساتھ فدک غصب کر لیا تو فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 152﴾

قَالَتْ علیہا السلام: یَا اَبَابَکْرٍ اِدَّعَیْتَ اَنَّکَ خَلِیْفَةُ أَبِیْ وَ جَلَسْتَ مَجْلِسَهُ وَ اَنَّکَ بَعَثْتَ اِلیٰ وَکِیْلِیْ فَأَخْرَجْتَهُ مِنْ فَدَکٍ وَ قَدْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَصَدَّقَ بِهَا عَلَیَّ وَ اَنَّ بِذٰلِکَ شُهُوْداً.

قال ابوبکر: انّ النّبی لا یورّث۔

قَالَتْ علیہا السلام: زَعَمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یُوَرِّثُ:

"وَ وَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوُدَ"،

وَ وَرِثَ یَحْییٰ زَکَرِیَّا، وَ کَیْفَ لا اَرِثُ أَنَا أَبِیْ؟

اے ابوبکر تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم میرے والد کے خلیفہ اور ان کے جانشین ہو، اس کے باوجود تم نے کسی کو فدک میں میرے وکیل کے پاس بھیجا اور میرے وکیل و کارندہ کو وہاں سے نکال دی جبکہ تم اچھی

طرح جانتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک مجھے بخش دیا تھا اور میرے پاس اس کے گواہ موجود ہیں۔

ابوبکر نے کہا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کہ پیغمبروں نے ایک دوسرے سے میراث پائی ہے، قرآن کی آیتوں کا سہارا لیا اور فرمایا:

تم یہ گمان کرتے ہو کہ رسول میراث نہیں چھوڑتے ہیں جبکہ قرآن سے یہ بات ثابت ہے کہ:

''حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے میراث پائی''(۱۵)

اور حضرت یحییٰ نے حضرت زکریا کی میراث پائی تو مجھے میرے باپ کی میراث کیسے نہیں ملے گی؟

ابوبکر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا: کہنے لگا:

عائشہ اور عمر نے یہ گواہی دی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔

لیجئے ابھی تک حدیث سنا رہے تھے کہ پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں۔ اب حدیث سے گواہی پر آگئے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا(۱۶):

﴿حدیث نمبر: 153﴾

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا: هٰذَا اَوَّلُ شَهَادَةِ زُوْرٍ شَهِدَا بِهَا فِي الْاِسْلَامِ ، فَاِنَّ فَدَكاً

اِنَّمَا هِیَ تَصَدَّق بِهَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلِی بِذٰلِکَ بَیِّنَةٌ .

ان دونوں -عمر اور عائشہ- نے یہ جو گواہی دی ہے یہ اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی ہے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک مجھے ہبہ کیا تھا اور اس ہبہ پر میرے پاس دلیل موجود ہے۔

(۵) گواہوں کی گواہی سے میراث کا اثبات:

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے واضح قرآنی استدلال کے بعد ابوبکر کے پاس فدک غصب کرنے کا کوئی جواب نہیں تھا۔ جھوٹی حدیث کو صحیح ثابت کرنے کیلئے اس نے عائشہ و عمر کی گواہی کا سہارا لیا تو ضروری تھا کہ ان کی جھوٹی گواہی کے مقابلہ میں سچی گواہی پیش کی جائے۔ لہٰذا ام ایمنؓ و اسماء بنت عمیسؓ نے یہ گواہی دی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک اپنی بیٹی کو ہبہ کر دیا تھا۔ لیکن عمر و ابوبکر نے ان کی گواہی کو قبول نہیں کیا۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 154﴾

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا : أَلَمْ تَسْمَعَا مِنْ أَبِیْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ ؟ أَسْمَاءُ بِنْتِ عُمَیْسٍ وَ أُمُّ أَیْمَنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟

قالا : بلیٰ .

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِمْرَأَتَانِ مِنَ الْجَنَّةِ تَشْهَدَانِ بِبَاطِلٍ؟

ثُمَّ قَالَتْ علیہا السلام: قَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي بِأَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُ بِهِ فَوَاللهِ لَأَشْكُوَنَّهُمَا .

کیا تم دونوں نے میرے والد سے نہیں سنا کہ فرماتے تھے:

اسماءؓ اور ام ایمنؓ دونوں جنتی ہیں (۱۷)۔

ابوبکر و عمر نے کہا: ہاں ہم نے سنا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

تو ان دونوں کی گواہی کی رو سے فدک مجھے واپس کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ کیا ان دونوں جنتی عورتوں نے جھوٹی گواہی دی ہے؟

مگر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو ان کا بھی کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ آپؑ نے دردانگیز لہجہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی اور فرمایا:

مجھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ سب سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق ہوں گی۔ خدا کی قسم! میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوبکر و عمر کی شکایت کروں گی۔

دوسری روایت میں ہے اس طرح بیان ہوا ہے:

ابوبکر کی جھوٹی حدیث کے اثبات کے سلسلہ میں جب عائشہ و عمر کی گواہی ہو چکی تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور جناب ام ایمنؓ سے گواہی دینے کے لئے کہا۔ یہ سچے گواہ تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو فدک ہبہ کیا ہے؟

﴿حدیث نمبر: 155﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: عَلِیٌّ وَ اُمُّ اَیْمَنَ یَشْهَدَانِ بِذٰلِکَ.

علی علیہ السلام اور ام ایمنؓ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک مجھے بخش دیا تھا[۱۸]۔

اگر گواہی معیار ہے تو فدک مجھے واپس کردو۔

مگر افسوس! فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس کا جواب نہ ملا۔

اے بنت رسولؐ! فدک آپؑ کو اس وقت واپس کیا جاسکتا ہے جب دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں[۱۹]۔

افسوس ابوبکر کو یہ بات یاد نہیں رہی تھی کہ علی علیہ السلام، اسماء بنت عمیسؓ اور ام ایمنؓ گواہی دے چکی ہیں۔ اور ابوبکر یہ وعدہ کر چکے تھے کہ:

"اگر ام ایمن گواہی دیں گی تو میں فدک واپس کردوں گا۔"[۲۰]

لیکن انکی گواہی کے بعد دوسرا بہانہ تراش لیا اور وہ یہ کہ دو عورتیں اور ایک مرد گواہی دیں۔

﴿۳﴾ فدک کا غصب

اہل سقیفہ نے غصب فدک کے لئے پہلے تو ایک حدیث گڑھی اور جھوٹے گواہوں کی گواہی کا سہارا لیا۔ خود کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا کے قرآنی استدلال اور آپؑ کے احتجاج نے ان کے تمام حربوں کو ناکام کر دیا تو پھر

انہوں نے نیزہ زنی، دباؤ اور طاقت سے کام لیا تا کہ فدک ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

﴿حدیث نمبر: 156﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِنَّ اَبِیْ أَعْطَانِیْ فَدَکاً وَ عَلِیٌّ وَ اُمُّ أَیْمَنَ یَشْهَدَانِ .

بیشک فدک میرے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بخش دیا تھا۔ اس سلسلہ میں علی علیہ السلام اور ام ایمنؓ میرے گواہ ہیں۔

اس استدلال سے بظاہر ابوبکر نے اپنا موقف ترک کر دیا اور ایک کاغذ پر یہ لکھا:

فدک فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی کا ہے، لہٰذا انہیں واپس کیا جائے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا خلیفہ کا یہ خط لے کر اپنے گھر جا رہی تھیں لیکن راستہ میں عمر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے سخت لہجہ میں معلوم کیا:

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! کہاں سے آ رہی ہیں؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 157﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : جِئْتُ مِنْ عِنْدِ اَبِیْ بَکْرٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْطَانِیْ فَدَکاً وَ أَنَّ عَلِیّاً وَ أُمَّ أَیْمَنَ یَشْهَدَانِ لِیْ بِذٰلِکَ فَأَعْطَانِیْهَا وَ کَتَبَ لِیْ بِهَا .

میں ابوبکر کے پاس سے آ رہی ہوں۔ میں نے ان کے سامنے یہ ثابت

کیا کہ فدک بابا جان نے مجھے بخش دیا تھا اور اس سلسلہ میں علی علیہ السلام اور ام ایمنؓ میرے گواہ ہیں۔ ابوبکر نے میری بات مان لی۔ چنانچہ فدک مجھے واپس لوٹا دیا اور میرے لئے یہ نوشتہ لکھ دیا ہے[۲۱]۔

عمر نے آگے بڑھ کر کہا:

ابوبکر کا نوشتہ مجھے دو۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے خط دینے سے منع کیا۔

افسوس! عمر نے زبردستی وہ خط چھین لیا۔ اس پر تھوک کر اسے پارہ پارہ کر دیا اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے رخسار پر ایک طمانچہ بھی مارا[۲۲]۔

۴۔ فدک کے قصہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا

اب جھوٹے دعویٰ کی قلعی کھل گئی۔ اسلام کا نقاب ان کے چہروں سے اتر گیا۔ انہوں نے قرآنی استدلال اور سچے گواہوں کی گواہی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے اپنی حکومت کے حکم اور اس کے نوشتہ کا لحاظ نہ کیا بلکہ اس پر تھوک کر پھینک دیا۔ انہوں نے مسلک پر گامزن رہتے ہوئے بنت رسولؐ کے استدلال کا جواب طمانچوں اور کوڑوں سے دیا۔ اب قصہ فدک کو مسلمانوں کے سامنے لے جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ مسلمانوں سے گفتگو کر کے انہیں بیدار کیا جائے۔

(۱) مسلمانوں کے اجتماع میں مناظرہ:

حضرت فاطمہ علیہا السلام، علی علیہ السلام اور حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے کر مہاجرین و انصار کے گھر گئیں اور ان سے مدد طلب کی۔ دوسرے دن مسلمانوں کے ایک اجتماع میں ابوبکر و عمر کو مخاطب کر کے کہا:

﴿حدیث نمبر: 158﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اَلَيْسَتْ فَدَكٌ فِيْ يَدِيْ؟ وَ فِيْهَا وَكِيْلِيْ وَ قَدْ اَكَلْتُ غَلَّتَهَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَيٌّ؟

قالا: بلىٰ.

قَالَتْ علیہا السلام لَهُمَا وَ النَّاسُ حَوْلَهُمَا يَسْمَعُوْنَ:

اَفَتُرِيْدَانِ اَنْ تَرُدَّا مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ تَحْكُمَا فِيْنَا خَاصَّةً بِمَا لَمْ تَحْكُمَا فِيْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ؟

اَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوْا مَا رَكِبَاهَا. اَرَاَيْتُمَا اِنِ ادَّعَيْتُ مَا فِيْ اَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ تَسْاَلُوْنَنِي الْبَيِّنَةَ اَمْ تَسْاَلُوْنَهُمْ؟

قالا: لا بل نسألك.

قَالَتْ علیہا السلام: فَاِنِ ادَّعىٰ جَمِيْعُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فِيْ يَدِيْ تَسْاَلُوْنَهُمُ الْبَيِّنَةَ اَمْ تَسْئَلُوْنَنِيْ؟

فغضب عمر و قال: انّ هذا فيء للمسلمين.

قَالَتْ علیہا السلام: حَسْبِیْ اَنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ اَیُّهَا النَّاسُ ، اَمَا سَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ : اِنَّ ابْنَتِیْ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ؟

قالوا : اللهم نعم .

قَالَتْ علیہا السلام: اَفَسَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَدَّعِی الْبَاطِلَ وَ تَأْخُذُ مَا لَیْسَ لَهَا ؟ اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ اَرْبَعَةً شَهِدُوْا عَلَیَّ بِفَاحِشَةٍ اَوْ رَجُلَیْنِ بِسِرْقَةٍ ، اَکُنْتُمْ مُصَدِّقِیْنَ عَلَیَّ ؟

قال عمر : نعم و نوقع عليك الحدّ .

فَقَالَتْ : کَذَبْتَ وَ لَؤُمْتَ اِلَّا اَنْ تُقِرَّ اَنَّکَ لَسْتَ عَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ الَّذِیْ یُجِیْزُ عَلٰی سَیِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ شَهَادَةً اَوْ یُقِیْمُ عَلَیْهَا حَدّاً لَمَلْعُوْنٌ کَافِرٌ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ مَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِیْراً لَا تَجُوْزُ عَلَیْهِمْ شَهَادَةٌ لِاَنَّهُمْ مَعْصُوْمُوْنَ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ ، مُطَهَّرُوْنَ مِنْ کُلِّ فَاحِشَةٍ .

کیا فدک کے باغات میرے ہاتھ میں نہیں تھے؟

کیا ان میں میرے کارندے کام نہیں کر رہے تھے۔

کیا میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں ان کے پھل نہیں کھاتی تھی؟

ابوبکر و عمر نے کہا: یہ سب صحیح ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

جو چیز میرے دست اختیار میں تھی اس کو لینے کیلئے تم لوگوں نے مجھ سے کیوں بات نہ کی۔ اس کی سند وثبوت کے بارے میں مجھ سے کیوں سوال نہ کیا؟

عمر و ابوبکر نے کہا: فدک مسلمانوں کے اموال کا جزو ہے۔ اس وقت وہاں بہت سے افراد جمع ہوگئے تھے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

کیا تم نے یہ طے کرلیا ہے کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے تم اس کے برعکس کروگے؟ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بدل دو گے اور ہم اہل بیتؑ کے حق میں ایسا فیصلہ کروگے جو دوسروں کے حق میں بھی صحیح نہیں سمجھتے ہو۔ مدینے والو! سن لو! یہ دونوں کیا کہہ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ میں تم دونوں سے یہ سوال کرتی ہوں کہ اگر میں کسی کے مال کے بارے میں، جو کہ مسلمانوں کے دست اختیار میں ہے یہ دعویٰ کروں کہ وہ میرا ہے، تو تم مجھ سے دلیل طلب کروگے یا اس شخص سے جس کے قبضہ میں وہ مال ہے؟

انہوں نے کہا: تم سے، کیونکہ تم نے دوسروں کے مال کے بارے میں دعویٰ کیا ہے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے دوبارہ سوال کیا:

اگر مسلمان اس مال کے بارے میں، جو کہ میرے دست اختیار میں ہے، یہ دعویٰ کریں کہ یہ ہمارا ہے تو اس وقت تم ان سے دلیل طلب

کروگے یا مجھ سے۔

عمر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ پہلی ہی بات کو دہرایا : فدک مسلمانوں کے اموال کا جز ہے۔

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

بس اتنا کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر معلوم کرتی ہوں کہ کیا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:

''بیشک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔''(۲۲)

تمام حاضرین نے کہا: ہاں! ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

حاضرین کے اس اعتراف کے بعد آپ نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کیا جنت کی عورتوں کی سردار جھوٹا دعویٰ کرے گی اور اس مال کو لے گی جو اس کا نہیں ہے؟

لوگو! تم کیا فیصلہ کروگے اگر چار اشخاص میرے خلاف گواہی دیں یا دو آدمی میرے خلاف گواہی دیں کہ میں نے (معاذ اللہ) چوری کی ہے تو کیا تم ان کی تصدیق کروگے؟

مسلمانوں کی خاموشی کے عالم میں ابوبکر و عمر نے کہا: جی ہاں۔ ہم آپ پر حد جاری کریں گے۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا اور اپنی عداوت و رزالت کو آشکار کر دیا۔ مگر تم یہ اقرار کرلو کہ تم دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں ہو۔ جو شخص

جنت کی عورتوں کی سردار پر تہمت لگاتا ہے یا اس پر حد جاری کرنے کو صحیح سمجھتا ہے وہ کافر ہے اور اس پر خدا کی لعنت ہے۔

کیونکہ وہ ان خدائی آیتوں کا منکر ہوگیا ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں جس خدا نے اہل بیتؑ سے ہر رجس و کثافت کو دور رکھا ہے اور انہیں ہر گناہ سے پاک کیا ہے۔ وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ ان کے خلاف جھوٹی گواہی دے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلبیتؑ ہر برے عمل سے پاک و معصوم ہیں۔ (۲۳)

(۲) مسلمانوں سے مدد طلب کرنا:

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے انہیں اجتماعی طور پر رسوا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مہاجرین و انصار کے گھر تشریف لے گئیں۔ اور ان سے مدد طلب کی تاکہ وہ فدک غصب کرنے کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ چنانچہ ایک روز معاذ بن جبلؓ سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 159﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکَ مُسْتَنْصِرَةً وَ قَدْ بَايَعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى اَنْ تَنْصُرَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗ وَ تَمْنَعَهٗ مِمَّا تَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسَکَ وَ ذُرِّيَّتَکَ وَ اَنَّ اَبَابَکْرٍ قَدْ غَصَبَنِیْ عَلٰى فَدَکٍ وَ اَخْرَجَ وَكِيْلِیْ مِنْهَا.

اے معاذ بن جبلؓ! میں تمہارے پاس مدد طلب کرنے آئی ہوں کیونکہ تم

نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد کا دفاع کروگے ، اسی طرح جس طرح اپنے خاندان کا دفاع اور ان کی مدد کرگے ۔ دیکھو ! ابوبکر نے میرا حق ، باغ فدک غصب کرلیا ہے اور فدک سے میرے کارندے کو نکال دیا ہے۔ (۲۵)

(۳) مخالفین ولایت کی پیمان شکنی :

مخالفین غدیر کی منافقانہ چال اور ان کی پیمان شکنی کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس دن سے جانتی تھیں جس دن غدیر خم میں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کیا گیا تھا اور آپؑ کی خلافت کے عنوان سے مسلمانوں سے بیعت لی گئی تھی۔

جب حارث بن نعمان نے مخالفت کی تھی اور یہ کہا تھا :

اے اللہ ! اگر علی کی ولایت کا اعلان تیری طرف سے کیا گیا ہے تو میرے اوپر پتھر گرے اور میری زندگی کا خاتمہ کردے۔

اس پر فوراً خدا کا عذاب آیا۔ آسمان سے ایک پتھر گرا جس نے اس کا قصہ تمام کردیا۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی علیہ السلام کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا اور فرمایا :

﴿حدیث نمبر : 160﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : أَتَظُنُّ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ وَحْدَهُ ؟ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا طَلِيْعَةُ قَوْمٍ لَا يَلْبَثُوْنَ اَنْ يُكْشَفُوْا عَنْ وُجُوْهِهِمْ اَقْنِعَتَهَا

عِنْدَ مَا تَلُوْحُ لَهُمُ الْفُرْصَةَ .

اے ابوالحسنؑ! کیا آپؑ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص تنہا مخالف ہے؟ خدا کی قسم یہ اس گروہ کا پیش رو ہے جس کے چہرہ پر ابھی تک نقاب پڑی ہوئی ہے۔ جب انہیں موقعہ ملے گا وہ بھی اپنی مخالفت کا اظہار کریں گے۔ (۲۶)

علی علیہ السلام نے جواب دیا میں خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کروں گا اور خدا پر توکل کروں گا کہ وہ بہترین مددگار ہے

(۴) مسجد میں رسوا کن تقریر:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

خطبہ حضرت فاطمہ زہرا، حدیث نمبر: 57۔

۵ فضائل فاطمہ سلام اللہ علیہا پیغمبر کی زبانی

(۱) فاطمہ، عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لحات میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر شدید گریہ طاری ہوا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کے رونے کی آواز سنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے کچھ فرمایا تو فاطمہ مسکرانے لگیں۔ اس واقعہ کو آپ سلام اللہ علیہا نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

﴿حدیث نمبر: 161﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : فَبَكَيْتُ بُكَائِيَ الَّذِيْ رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى حُزْنِيْ سَارَّنِيْ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ؟ فَضَحِكْتُ .

جب میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی تو مجھ پر وہ رقت طاری ہوئی جو تم نے دیکھی۔ جب میرے والد نے میرے غم و اندوہ کو دیکھا تو دوبارہ آہستہ سے فرمایا:

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو اس سے میں خوش ہوگئی۔ (۲۷)

(۲) فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں :

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جب میرے پدر نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں میرے رونے کی آواز سنی تو فرمایا :

﴿حدیث نمبر: 162﴾

يَا بُنَيَّةَ ! اِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ أَعْظَمَ رَزِيَّةً مِنْكِ فَلَا تَكُوْنِيْ مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْراً اِنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

بیٹی ! مسلمان عورتوں سے کوئی بھی تمہارے برابر نہیں ہے ، لہٰذا تمہاری بردباری کسی ادنیٰ عورت کے برابر نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ (۲۸)

حوالہ جات

(۱) آیت : ۱۷۷، سورۂ بقرہ

(۲) بحار، ج : ۸، ص : ۱۰۵ ؛ مستدرک الوسائل، ج : ۷، ص:۲۹۱ ؛ کشکول، ص :۲۰۳

(۳) الغدیر، ج : ۷، ص : ۱۹۱ ؛ کشف الغمہ ، ج : ۲، ص : ۳۷

بحار ، ج : ۴۳، ص : ۱۹۸ ؛ بحار، ج : ۲۸، ص : ۳۰۲

(۴) تفسیر نور الثقلین ، ج : ۴، ص : ۱۸۶ ؛ تفسیر برہان ، ج : ۳، ص : ۲۶۳

احتجاج ، ص : ۹۰

(۵) مناقب ابن شہر آشوب، ج : ۱، ص : ۱۴۲ : ابن شہر آشوب (وفات : ۵۸۸ ہجری)

(۶) بحار الانوار ، ج : ۲۱، ص : ۲۳ ؛ اعلام الوریٰ ، ص :۶۳ و ۱۰۹

(۷) آیت : ۴۱ ، سورۂ انفال

(۸) شرح ابن الحدید ، ج : ۱۶، ص : ۲۳۰ ؛ بحار الانوار ، ج : ۸، ص : ۱۳۹

السقیفۃ و الفدک ، ص : ۹۸

(۹) آیت : ۱۶ ، سورۂ النمل

(۱۰) آیت : ۶ ، سورۂ مریم

(۱۱) آیت : ۱۱، سورۂ نساء

(۱۲) کشف الغمہ ، ج : ۲، ص: ۳۷ ؛ الغدیر ، ج : ۷، ص : ۱۹۱

(۱۳) وسائل الشیعہ ، ج : ۱۷، ص : ۴۳۹ ؛ تفسیر نور الثقلین ، ج : ۱، ص : ۴۵۰

(۱۴) کشف الغمہ ، ج : ۲، ص : ۳۷ ؛ بحار، ج : ۸، ص : ۱۰۷؛ مسند احمد ج : ۱، ص:۱۰

(۱۵) آیت : ۱۶ ، سورۂ نمل

(۱۶) اختصاص : ص : ۱۷۸ ؛ بحارالانوار ، ج : ۸ ، ص : ۱۰۳
کشف الغمہ ، ج : ۲ ، ص : ۴۷۸

(۱۷) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۴۳۶ ؛ تفسیر نور الثقلین ، ج : ۳ ، ص : ۱۸۶

(۱۸) بحار الانوار ، ج : ۲۸ ، ص : ۲۹۷ و ۳۰۲ ؛ احتجاج ، ص : ۵۸

(۱۹) الغدیر ، ج : ۷ ، ص : ۱۹۱ ؛ فتوح البلدان ، ص : ۳۸

(۲۰) الطبقات الکبریٰ ، ج : ۲ ، ص : ۳۱۵ ؛ کنز العمال ، ج : ۵ ، ص : ۶۲۲

(۲۱) اصول کافی ، ج : ۳ ؛ عیون الاخبار ، ص : ۴۳۳ ؛ اختصاص ، ص : ۱۷۸
الغدیر ، ج : ۷ ، ص : ۱۹۴

(۲۲) حضرت زہرا علیہا السلام نے فرمایا : **بَقَرْتَ كِتَابِيْ بَقَرَ اللهُ بَطْنَكَ .** (تم نے میرا نوشتہ چاک کیا ہے ، خدا تمہارا پیٹ چاک کرے)، اختصاص ، شیخ مفید۔
الشافی ، ص : ۲۳۶ : سید مرتضیٰ ؛ تلخیص الشافی ، ص : ۴۸ : شیخ طوسی۔

(۲۳) ذخائر العقبیٰ ، ص:۳۹و۱۳۶؛ بحار، ج : ۲۲، ص : ۵۳۶؛ کمال الدین ، ص : ۲۶۳

(۲۴) عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۶۰۱ ؛ بحار الانوار ، ج : ۸ ، ص : ۲۳۲
مستدرک الوسائل ، ج : ۱۷ ، ص : ۳۹۹

(۲۵) سلیم بن قیس ، ص : ۱۳۴ ؛ بحار، ج : ۸ ، ص : ۱۰۳ ؛ اختصاص ، ص : ۱۷۸

(۲۶) سیرۂ حلبی ، ج : ۳ ، ص : ۳۰۸ و ۳۰۹ ؛ نزہۃ المجالس ، ج : ۲ ، ص : ۲۰۹

(۲۷) بحار، ج : ۳۷، ص : ۶۷؛ صحیح مسلم، ج : ۷، ص: ۱۴۳؛ صحیح بخاری، ج:۸، ص:۷۸

(۲۸) ذخائر العقبیٰ ، ص:۳۹و۱۳۶؛ بحار، ج : ۲۲، ص : ۵۳۶ ؛ کمال الدین ، ص : ۲۶۲

(ق)

﴿۱﴾ قرآن اور تلاوت قرآن۔

﴿۲﴾ بچوں کے درمیان قضاوت۔

﴿۳﴾ قیامت۔



﴿۱﴾ قرآن اور تلاوت قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت :

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے قرآن کے بعض سوروں کی تلاوت کے بارے میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 163﴾

قَالَتْ علیہا السلام : قَارِئُ الْحَدِیْدِ ، وَ اِذَا وَقَعَتْ ، وَ الرَّحْمٰنِ یُدْعیٰ فِی السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ ، سَاکِنُ الْفِرْدَوْسِ .

سورۂ حدید ، واقعہ اور رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں میں جنتی کہا جاتا ہے۔[1]

(۲) تلاوت قرآن کا شوق :

ایک دوسرے قیمتی راستہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 164﴾

قَالَتْ علیہا السلام : حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ :

تِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ وَ النَّظْرُ فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ وَ الْاِنْفَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ.

تمہاری دنیا سے مجھے تین ہی محبوب ہیں :

---

(۱) کنز العمال ، ج : ۱ ، ص : ۵۸۶

- تلاوت قرآن،
- چہرۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت،
- راہِ خدا میں خرچ کرنا۔[۱]

(۳) اپنی قبر پر قرآن پڑھنے کی درخواست:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ نجی وصیتیں۔

[۲] بچوں کے درمیان قضاوت

بچوں کے درمیان قضاوت کا مشکل ہونا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

بچوں کی تربیت، حدیث نمبر: 45۔

[۳] قیامت

(۱) یادِ قیامت:

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو پریشان اور غمگین پایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا:

---

(۱) وقائع الایام، خیابانی، ج: صیام، ص: ۲۹۵

بیٹی! تمہارا یہ غم واندوہ کس لئے ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 165﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: یَا اَبَۃَ! ذَکَرْتُ الْمَحْشَرَ وَ وُقُوْفَ النَّاسِ عُرَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَا سَوْاَتَاہُ یَوْمَئِذٍ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

بابا جان! مجھے روزِ محشر اور لوگوں کا اس دن برہنہ کھڑے ہونا یاد آ گیا ہے۔ وائے ہو خدائے عزوجل کے حضور، اس دن کی برائی سے۔[1]

(۲) عذاب قیامت سے خوف کھانا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

خوف، حدیث نمبر: 46۔

---

(۱) بحار الانوار، ج:۸، ص:۵۳، حدیث:۶۳؛ کشف الغمہ، ج:۲، ص:۵۷؛ لئالی الاخبار، ج:۵، ص:۲۵

(ک - گ)

■ عورت اور کام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 92، 94، 95، 208۔

■ کرامات ومعجزات۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ معجزات۔

■ کربلا اور شہادت حسین کا ذکر۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 104، 106، 122، 138۔

■ جنتی کافور۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 134۔

■ کم فروشی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 57۔

■ شدید بھوک۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 108، 179، 181، 182، 186، 187، 188، 189، 191، 193۔

■ گناہگار اور ان کی شفاعت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 119، 121۔

■ قربانی کا گوشت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 5۔

■ فاطمہ کا پیہم گریہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 22، 107، 110، 116، 140، 166۔

فاطمہ کا پیہم گریہ

رسول ﷺ کی وفات کے بعد اور اہل بیت پر مشکلیں اور مصیبتیں پڑنے سے پہلے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نوحہ خوانی اور گریہ و زاری میں مشغول رہتی تھیں۔ واضح ہے کہ اس سے حکومت وقت کو انقلاب برپا ہونے کا خطرہ تھا۔ لہذا انہوں نے چند اشخاص کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ آپ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو نوحہ خوانی اور گریہ و زاری سے منع کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ سے فرمایا کہ میرے پاس کچھ افراد آئے تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا یا تو دن میں رویا کریں یا رات میں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 166﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : يَا اَبَا الْحَسَنِ مَا اَقَلَّ مَكْثِي بَيْنَهُمْ وَ مَا اَقْرَبَ مَغِيبِي مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ فَوَ اللهِ لَا أَسْكُتُ لَيْلاً وَ لَا نَهَاراً أَوْ أُلْحَقَ بِأَبِي رَسُولِ اللهِ ﷺ .

اے اباالحسنؑ! میں لوگوں کے درمیان بہت کم رہوں گی ۔ میں ان کے درمیان سے بہت چھپ جاؤں گی۔

خدا کی قسم! میرا گریہ نہ رات میں بند ہوگا اور نہ دن میں (میں روتی ہی

رہوں گی) یہاں تک کہ اپنے بابا جان سے جا ملوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

جیسا چاہیں کریں۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے رونے کیلئے "بیت الاحزان" بنا دیا تاکہ وہاں رو لیا کریں۔[1]

(۱) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۷۷ و ۱۷۴؛ کوکب الدری، ج: ۱، ص: ۲۳۲

(۴)

﴿۱﴾ ذاتی و نجی ملکیت۔

﴿۲﴾ سیاسی معرکے۔

﴿۳﴾ منفی جنگ کی قسمیں۔

﴿۴﴾ زندگی کے مشکلات۔

﴿۵﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے معجزات۔

﴿۶﴾ ماں کا مرتبہ۔

﴿۷﴾ مہمان نوازی۔

﴿۱﴾ ذاتی و نجی ملکیت

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ذاتی و نجی ملکیت اور لوگوں کے مال کی حرمت کے بارے میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 167﴾

قَالَتْ علیہا السلام : اَلرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ وَ صَدْرِ فِرَاشِهٖ وَ الصَّلٰوةِ فِیْ مَنْزِلِهٖ اِلَّا اِمَامٌ یَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَیْهِ .

جس کا گھوڑا ہے وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کا زیادہ مستحق ہے۔ اسی طرح اپنے گھر اور اہل و عیال کے نظم و نسق اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ لوگ اس سے نماز جماعت پڑھانے کی درخواست کریں۔[۱]

اپنے ایک اور کلام میں آپ علیہا السلام نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 168﴾

قَالَتْ علیہا السلام : صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا .

گھوڑے کا مالک اس پر سوار ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔[۲]

۲ سیاسی معرکے

(۱) یاد دہانی:

جو لوگ اپنی غلطی و خطا کا عذر تراشنا چاہتے اور ماضی کو فراموش کرنا چاہتے تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا:

《حدیث نمبر: 169》

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُمَرَ جَاءَ نِیْ وَ حَلَفَ لِیْ بِاللّٰہِ اِنْ عُدْتُمْ لَیُحْرِقَنَّ عَلَیْکُمُ الْبَیْتُ؟

تم جانتے ہو کہ عمر میرے گھر کے دروازے کے پیچھے آیا اور قسم کھا کر کہا: اگر بیعت نہ کرو گے تو گھر کو گھر والوں سمیت آگ لگا دوں گا۔[۲]

(۲) مذمت:

جب ابوبکر و عمر اپنی حکومت کو مضبوط کر چکے اور مخالفوں کو کچل چکے تو انہیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ عام لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانے کیلئے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو خوش کر لیا جائے۔ چنانچہ وہ بے پناہ کوششوں کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ دخترِ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام کیا اور پھر معذرت کی۔ جو ہوا سو ہوا کچھ غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ بہرحال آپ رحمت للعالمین کی بیٹی ہیں، جو غلطیاں ہوئی ہیں، ان سے چشم پوشی کر لیجئے اور ہمیں معاف کر دیجئے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ہر دور کے انسانوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے اور

انہیں یہ سمجھانے کیلئے ہر گذری ہوئی بات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی اور قوم کی کجروی اور حکومت کی رجعت پسندی پر خاموش نہیں رہا جاسکتا۔ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث یاد دلائی اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 170﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: نَشَدْتُكُمَا اللهَ أَلَمْ تَسْمَعَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّيْ مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِيْ، رِضَا فَاطِمَةَ مِنْ رِضَايَ وَ سَخَطُ فَاطِمَةَ مِنْ سَخَطِيْ، فَمَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ، وَ مَنْ أَرْضَىٰ فَاطِمَةَ فَقَدْ أَرْضَانِيْ.

قالا: نعم.

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: فَإِنِّيْ أُشْهِدُ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ أَنَّكُمَا اَسْخَطْتُمَانِيْ وَ مَا أَرْضَيْتُمَانِيْ وَ لَئِنْ لَقِيْتُ النَّبِيَّ لَأَشْكُوَنَّكُمَا إِلَيْهِ.

میں تم دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتی ہوں: کیا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا تھا:

فاطمہؑ میرا ہی ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ فاطمہ کی رضا میری رضا ہے۔ فاطمہ کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔ جس نے میری بیٹی فاطمہ سے محبت کی تو درحقیقت اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے فاطمہ کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

ان دونوں نے کہا: ہاں! ہم نے یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے

سنی تھی۔

ان دونوں کے اعتراف کے بعد فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

میں خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ تم دونوں نے مجھے غضبناک کیا ہے۔ تم دونوں نے مجھے اذیت دی ہے اور مجھے خوش نہیں کیا ہے ۔ جب میرے بابا سے میری ملاقات ہوگی تو ان سے میں تمہاری شکایت کروں گی۔[۴]

(۳) لوگوں کی سرزنش :

جب لوگوں سے ابوبکر کیلئے بیعت لے لی گئی اور لوگوں نے سکوت اور گوشہ نشینی اختیار کر لی تو حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 171﴾

قَالَتْؑ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، حَضَرُوْا اَسْوَءَ مَحْضَراً ، تَرَكُوْا نَبِيَّهُمْ ﷺ جَنَازَةً بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَ اسْتَبَدُّوْا بِالْاَمْرِ دُوْنَنَا .

میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا کہ امت نے بدترین صورت حال ایجاد کر دی ہے۔ رسول خدا ﷺ کے جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا ہے اور خودسری کرتے ہوئے دوسروں کو ہمارا مقام عطا کر دیا ہے۔[۵]

(۴) عہد شکن افراد کی سرزنش :

حضرت فاطمہ زہراؑ نے دنیا پرست افراد کی خیانت ، بزدل افراد کی

اہلبیتؑ سے لاتعلقی ، اور امت مسلمہ میں انحراف ایجاد کرنے والوں کی سرزنش کی۔ ان کے سوئے ہوئے ضمیروں کو ملامت کے تازیانوں سے بیدار کیا اور لوگوں سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 172﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : وَيْلَكُمْ مَا أَسْرَعَ مَا خُنْتُمُ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ فِيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ! وَ قَدْ اَوْصَاكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِاتِّبَاعِنَا وَ مَوَدَّتِنَا وَ التَّمَسُّكِ بِنَا.

وائے ہو تم پر! ہم اہل بیتؑ کے حق میں تم لوگوں نے کتنی جلد خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی ہے۔ حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے یہ سفارش کی تھی کہ تم اہل بیتؑ کی پیروی کرنا ہم سے محبت کرنا اور ہم سے تمسک کرنا۔[۶]

(۵) مصیبتوں کے اسباب:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد ایک روز طلحہ کی بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں پہنچی۔ آپؑ کی گریہ وزاری دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئی اور تعجب سے کہنے لگی۔

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! آپ کی اس گریہ وزاری کا کیا سبب ہے؟

آپ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 173﴾

فَقَالَتْ علیہا السلام: تَسْأَلِيْنِیْ عَنْ هَنَةٍ حَلَّقَ بِهَا الطَّائِرُ، وَ خَفِیَ بِهَا السَّائِرُ، رُفِعَتْ اِلَی السَّمَآءِ اِثْراً، وَ رُزِئَتْ فِی الْأَرْضِ خَبَراً، اِنَّ قُحَيْفَ تَيْمٍ، وَ أُحَيْوَلَ عَدِيٍّ، جَارَيَا أَبَا الْحَسَنِ فِی السِّبَاقِ حَتّٰی اِذَا تَفَرَّيَا بِالْخِنَاقِ، أَسَرَّا لَهُ الشَّنَانَ وَ طَوِيَاهُ الْاِعْلَانَ.

فَلَمَّا خَبَأَ نُوْرُ الدِّيْنِ وَ قُبِضَ النَّبِیُّ الْأَمِيْنُ نَطَقَا بِفَوْرِهِمَا، وَ نَفَثَا بِسَوْرِهِمَا، وَ أَدَالَا فَدَكَ، فَيَا لَهَا كَمْ مِنْ مَلَكٍ مَلَكَ اِنَّهَا عَطِيَّةُ رَبِّ الْأَعْلٰی لِلنَّجِیِّ الْأَوْفٰی، وَ لَقَدْ نَحَلَنِيْهَا لِلصِّبْيَةِ السَّوَاغِبِ عَنْ نَجْلِهِ وَ نَسْلِیْ، وَ اِنَّهَا لَبِعِلْمِ اللّٰهِ وَ شَهَادَةِ أَمِيْنِهِ فَاِنِ انْتَزَعَا مِنِّی الْبُلْغَةَ وَ مَنَعَانِیَ اللُّمْظَةَ.

فَأَحْتَسِبُهَا يَوْمَ الْحَشْرِ زُلْفَةً، وَ لَيَجِدَنَّهَا آكِلُوْهَا سَاغِرَةَ حَمِيْمٍ فِیْ لَظٰی جَحِيْمٍ.

طلحہ کی بیٹی! کیا تم اس مصیبت اور ان ناخوشگوار حالات کے بارے میں معلوم کر رہی ہو جن کی خبر ہر جگہ پھیل چکی ہے۔ گویا پرندوں کے پروں پر لکھ دیا گیا اور ان کے پھڑ پھڑانے کی وجہ سے دنیا میں نشر ہو گئی۔ گویا چابک سوار قاصدوں نے اسے دنیاؤں میں پہنچا دیا ہے۔ اس مصیبت کا گرد و غبار آسمان پر چھا گیا اور اس کی تاریکی نے زمین کو ڈھانک لیا ہے۔ تم جانتی ہو کہ مصیبت کیسے پیدا ہوئی؟

عرب کے پست ترین قبیلہ تیم کے ایک شخص ابوبکر اور عرب کے فریب کار ترین قبیلہ عدی کے ایک شخص عمر بن خطاب نے علیؑ پر ستم روا رکھا۔ حضرت علیؑ سے سبقت لے جانے کے لئے انہوں نے مقابلہ میں بہت کوشش کی لیکن جب کامیاب نہ ہوئے تو علیؑ کے خلاف اپنے دل میں عداوت کو چھپا لیا۔ چنانچہ جس دن، دین کا نور ماند پڑ گیا اور رسول ﷺ نے دنیا سے سفر کیا اس دن لوگوں نے علیؑ سے اپنے بغض و حسد کو ظاہر کیا اور اپنی تمنا کی سواری پر سوار ہوگئے۔ ظلم ڈھانے کیلئے، فدک کو غصب کرلیا۔ تعجب سے تم فدک کو دیکھو۔ کتنے ہی بادشاہ فدک کی زمین کے مالک بنے! لیکن آج ان کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ فدک ایک خدائی ہدیہ تھا جو اس نے اپنے رسول ﷺ کو عطا کیا تھا اور رسول ﷺ نے وہ مجھے اور میرے بچوں کو عطا کر دیا تھا۔ یہ فدک خدا کے حکم سے اور جبرئیلؑ کی گواہی سے مجھے دیا گیا تھا۔ جس کو ابوبکر و عمر نے ظلم و ستم کے ساتھ غصب کر لیا ہے اور میری اور میرے بچوں کی زندگی کا سہارا چھین لیا ہے۔ میں روز قیامت کی مصیبت کو یاد کر کے اس پر صبر کروں گی اور فدک کھانے والے عنقریب جہنم میں عذاب خدا کو دیکھیں گے اور اس میں غوطہ زن ہوں گے۔ (۷)

(۶) مہاجرین و انصار سے مدد طلب کرنا:

سیاسی جنگ کو جاری رکھنے کیلئے جناب فاطمہ زہراؑ نے اجتماعی آگاہی پر

پوری توجہ مرکوز کر رکھی تھی۔ آپؑ سوئے ہوئے ضمیروں کو بیدار کرتی رہتی تھیں۔
ایک دن انصار و مہاجرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 174﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ انْصُرُوْا اللّٰهَ فَإِنِّيْ اِبْنَةُ نَبِيِّكُمْ وَ قَدْ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ بَايَعْتُمُوْهُ أَنْ تَمْنَعُوْهُ وَ ذُرِّيَّتَهُ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَ ذَرَارِيْكُمْ. فَفُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبَيْعَتِكُمْ.

اے مہاجر و انصار! خدا کی مدد کرو۔ میں تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہوں اور تم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی ہے کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد کا دفاع کرو گے۔ ہم ایسے ہی دفاع کریں گے جیسے اپنے بچوں کا دفاع کرتے ہو تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو تم نے بیعت کی ہے اس پر قائم رہو۔ (۸)

(۷) نفرین و بیزاری کا اعلان:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ منفی جنگ، ابوبکر سے مناظرہ۔

۳۔ منفی جنگ کی قسمیں

(۱) ابوبکر سے قطع کلامی:

جب اہل سقیفہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملے کر چکے۔ مسجد کے اندر گستاخیاں کر چکے۔ فدک غصب کر لیا۔ گواہوں کی گواہی کو اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی استدلالی بحث کو ٹھکرا دیا تو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ابوبکر سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 175﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللّٰہِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَداً، وَاللّٰہِ لَاَدْعُوَنَّ اللّٰہَ عَلَیْکَ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ.

خدا کی قسم! میں اس کے بعد تم سے بات نہ کروں گی۔ خدا کی قسم! میں ہر نماز کے بعد تمہارے لئے بد دعا کروں گی۔ [۱]

(۲) ابوبکر و عمر سے قطع کلامی:

جب اہل سقیفہ سب کچھ کر چکے تو دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات میں ابوبکر و عمر نے عام لوگوں کو اپنے موافق کرنے کیلئے یہ طے کیا کہ اب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی عیادت کر کے دلجوئی کی جائے اور ان سے معذرت کی جائے۔ اس لئے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان سے سخت عداوت ہے۔ اب انہیں ویسا ہی جواب ملا۔

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 176﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ لا اُكَلِّمُكُمَا مِنْ رَأْسِیْ كَلِمَةً حَتّٰى اَلْقىٰ رَبِّىْ فَاَشْكُوَنَّكُمَا اِلَيْهِ بِمَا صَنَعْتُمَا بِهٖ وَ بِیْ وَ ارْتَكَبْتُمَا مِنِّیْ .

خدا کی قسم! اس کے بعد تم دونوں سے ایک بات بھی نہیں کہوں گی۔ یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے جا ملوں۔ اس سے تم دونوں کی شکایت کروں گی اور یہ بتاؤں گی کہ تم نے خدا کے اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور تم کن افعال کے مرتکب ہوئے ہو۔ (۱۰)

(۳) عمر سے قطع کلامی :

جب عمر نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر پر حملہ کر کے اس کے دروازہ میں آگ لگانے کی جسارت کی تو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے شائستہ طریقے سے دفاع کیا اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 177﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَسْرَعَ مَا اَغَرْتُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ؟ وَاللهِ لا اُكَلِّمُ عُمَرَ حَتّٰى اَلْقَى اللهَ .

اے ابوبکر! تم نے اہل بیتؑ کے سلسلہ میں اپنے چھپے ہوئے کینہ وحسد کو کتنی جلد آشکار کر دیا ہے؟

خدا کی قسم! میں جیتے جی عمر سے گفتگو نہیں کروں گی۔ (۱۱)

(۴) حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وصیت نامہ کی حکمت :

ہر آدمی یہ سوال کرتا ہے کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر مخفی کیوں ہے؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کو خفیہ طریقہ سے کیوں غسل وکفن دیا گیا؟

دختر رسولؐ کے جنازہ کی تشییع کیوں نہیں ہوئی؟ اہل مدینہ کو خبر کیے بغیر کیوں دفن کیا گیا ہے؟

جواب یہ دیا جاتا ہے کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے وصیت کی تھی۔

ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وصیت نامے کا فلسفہ کیا ہے؟

اب اس سیاسی وصیت نامہ کے علل و اسباب اور اس کے تاریخی حقائق کے روشن ہونے کیلئے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے منفی معرکہ کے تسلسل کے سلسلہ میں آپ سلام اللہ علیہا کے وصیت نامہ کے متن کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ایک کاغذ پر لکھا:

﴿حدیث نمبر: 178﴾

لاٰ تُصَلِّیْ عَلَیَّ اُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللهِ وَ عَهْدَ اَبِیْ رَسُوْلِ اللهِ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِيٍّ وَ ظَلَمُوْا لِیْ حَقِّیْ وَ اَخَذُوْا اِرْثِیْ وَ خَرَّقُوْا صَحِیْفَتِیَ الَّتِیْ کَتَبَهَا لِیْ اَبِیْ بِمُلْکِ فَدَکٍ .

وَ کَذَّبُوْا شُهُوْدِیْ ، وَ هُمْ وَاللهِ جِبْرَئِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اُمُّ اَیْمَنَ ، وَطُفْتُ عَلَیْهِمْ فِیْ بُیُوْتِهِمْ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَحْمِلُنِیْ وَ مَعِیَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ لَیْلاً وَ نَهَاراً اِلٰی مَنَازِلِهِمْ ،

وَ اُذَكِّرُهُمْ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَلاَّ تَظْلِمُوْنَا وَ لاَ تَغْصِبُوْنَا حَقَّنَا الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَنَا . فَیُجِیْبُوْنَا لَیْلاً وَ یَقْعُدُوْنَ عَنْ نُصْرَتِنَا نَهَاراً .

فَجَمَعُوْا الْحَطَبَ الْجَزْلَ عَلٰی بَابِنَا وَ اَتَوْ بِالنَّارِ لِیُحَرِّقُوْهُ وَ یُحَرِّقُوْنَا ... فَهٰذِهٖ اُمَّةٌ تُصَلِّیْ عَلَیَّ؟

وہ اشخاص میرے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت و خلافت کے سلسلہ میں خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرا حق غصب کر کے میرے اوپر ظلم کیا ہے۔ میری میراث چھین لی ہے اور میرے والد نے جو فدک کی سند مجھے لکھی تھی اس کو جلا دیا ہے۔ خدا کی قسم! میرے گواہوں کو جھٹلا دیا ہے اور وہ گواہ خدا، جبرئیل، میکائیل، امیر المومنین علیہ السلام اور ام ایمن تھے۔

وہ لوگ جو اس وقت اپنے گھروں میں بیٹھ گئے تھے جس دن ہمیں مدد کی ضرورت تھی۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، حسن و حسین علیہما السلام کے ساتھ مجھے صبح و شام انصار و مہاجرین کے گھر لے جاتے تھے اور میں نے انہیں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق یاد دلائے اور تم لوگ ہم اہل بیتؑ پر ظلم نہ کرو اور ہمارے اس مسلّم حق کو غصب نہ کرو جو ہمیں خدا نے عطا کیا ہے۔ رات کی تاریکی میں تم نے یہ جواب دیا کہ ہم آپؑ کی مدد کریں گے لیکن دن کے اجالے میں ہماری نصرت سے ہاتھ کھینچ لیا۔

یہاں تک کہ ہمارے گھر پر حملہ کر دیا۔ بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان میں آگ لگا دی تا کہ گھر سمیت ہم کو جلا دیں۔ کیا ایسے لوگ میرے

جنازہ کی نماز پڑھنے کے مستحق ہیں؟! (۱۲)

(۵) دشمن پر لعنت کرنا:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ اعلانِ بیزاری اور ابوبکر پر نفرین، حدیث نمبر: 71۔

(۶) ظالموں کی شکایت:

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ شکوے۔

۴ زندگی کے مشکلات

(۱) فاطمہ سلام اللہ علیہا کا بھوک برداشت کرنا:

الف: بھوک کی شکایت

ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا:

بیٹی کیا حال ہے؟ کیسی زندگی گزر رہی ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 179﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنِّیْ لَوَجِعَةٌ وَ اَنَّهُ لَيَزِيْدُنِيْ اِنِّيْ مَا لِيَ طَعَامٌ آكُلُهُ.

بھوک کی وجہ سے درد ہو رہا ہے اور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے کہ جس سے بھوک ختم ہو جائے۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا بُنَیَّۃُ أ لاَ تَرضِینَ اَنْ تکُونِی سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ؟

بیٹی! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دریافت کیا:

قَالَتْ : یَا اَبَۃَ ! فَأَیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ؟

تو بابا جان! مریم بنت عمران کا مرتبہ کیا ہے؟

فرمایا:

قَالَ : تِلْکَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَ اِنَّکِ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ وَاللہِ! زَوَّجْتُکِ سَیِّداً فِی الدُّنیَا وَ الآخِرَۃِ .

مریمؑ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھی اور تم سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو۔

خدا کی قسم! میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔[۱۲]

<u>ب : نا قابل برداشت بھوک</u>

ایک روز صبح کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا:

بیٹی تم نے کس حال میں صبح کی؟

عرض کیا:

﴿حدیث نمبر: 180﴾

فَقَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ أَصْبَحْتُ وَجِعَةً وَ قَدْ أَضَرَّبِيَ الْجُوْعُ .

خدا کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ بھوک نے مجھے نقصان پہونچایا ہے (میرے بدن کی طاقت چھین لی ہے)۔[۱۴]

ج: فقر و ناداری کا باپ سے شکوہ

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی کی مشکلوں اور بھوک کی اذیتوں کو برداشت کرتی تھیں لیکن اپنے ہمسایوں اور عقیدت مندوں سے اپنی زندگی کا راز بیان نہیں کرتی تھیں۔ ہاں! جب پیمانۂ صبر لبریز ہوجاتا تھا اور بھوک آپ سے تاب ضبط چھین لیتی تھی تو خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دردِ دل بیان کرتی تھیں۔ ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرفیاب ہوئیں اور عرض کیا:

﴿حدیث نمبر: 181﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ!

وَاللهِ مَا أَصْبَحَ يَا نَبِيَّ اللهِ فِي بَيْتِ عَلِيٍّ طَعَامٌ وَ لاَ دَخَلَ بَيْنَ شَفَتَيْ طَعَامٌ مُنْذُ خَمْسٍ وَ لاَ لَنَا ثَاغِيَةٌ وَ لاَ رَاغِيَةٌ وَ لاَ أَصْبَحَ فِي بَيْتِهِ سَفَةٌ .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سلام ہو، خدا کی قسم! میں نے علی علیہ السلام کے گھر میں پانچ دن سے کھانا نہیں کھایا ہے میں نے کوئی چیز نہیں کھائی ہے۔ نہ ہمارے پاس کوئی گوسفند ہے نہ کوئی اونٹ ہے نہ کھانا ہے نہ پانی۔(۱۵)

(۲) فقر و فاقہ:

ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اے فاطمہ! اگر کھانا ہو تو لاؤ۔

جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 182﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَالَّذِیْ عَظَّمَ حَقَّکَ مَا کَانَ عِنْدَنَا مُنْذُ ثَلاثٍ اِلَّا شَیْءٌ آثَرْتُکَ بِہِ.

اس خدا کی قسم جس نے آپ کے حق کو عظیم قرار دیا ہے، تین روز سے گھر میں بقدرِ کفایت کھانا نہیں ہے۔ بس اتنا ہی کھانا تھا جو میں نے ایثار کرتے ہوئے آپؑ کو دے دیا تھا میں خود بھوکی رہتی تھی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟

فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 183﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهَانِیْ أَنْ أَسْأَلَکَ شَیْئاً.

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لاَ تَسْأَلِیْ اِبْنَ عَمِّکِ شَیْئاً اِنْ جَاءَ کِ بِشَیْءٍ عَفْواً وَ اِلاَّ فَلاَ تَسْأَلِیْہِ .

مجھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں آپ سے کسی چیز کا سوال کروں۔ فرمایا کہ اپنے ابن عم سے کوئی چیز نہ مانگنا۔ اگر وہ تمہیں کوئی چیز دیں تو لے لینا، تم کسی چیز کا تقاضہ نہ کرنا۔[۱۶]

فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اس ایثار کو دیکھ کر اور آپ کی باتوں کو سن کر علی علیہ السلام گھر سے باہر نکلے اور احباب میں سے کسی سے قرض لے کر گھر کا خرچ پورا کیا۔

(۳) خوشحالی کا فقدان :

ایک روز فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے والد کی خدمت میں زندگی کی مشکلوں اور فارغ البالی کے فقدان کی شکایت کی اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر : 184﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِنِّیْ وَابْنَ عَمِّیْ مَا لَنَا فِرَاشٌ اِلاَّ جِلْدُ کَبْشٍ نَنَامُ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ وَ نَعْلِفُ عَلَیْہِ نَاضِحَنَا بِالنَّھَارِ .

میرے اور میرے ابن عم کے پاس آسودگی و خوشحالی کے اسباب نہیں ہیں۔ گوسفند کی ایک کھال ہے، اسی پر رات میں ہم سوتے ہیں۔ اور دن میں اس پر اونٹ چارہ کھاتا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا بُنَیَّۃَ ! اِصْبِرِیْ فَاِنَّ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ اَقَامَ مَعَ اِمْرَأَتِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ ، مَا لَھُمَا فِرَاشٌ اِلاَّ عَبَاءَ ۃٌ قِطْوَانِیَّۃٌ ۔

بیٹی ! صبر وتحمل سے کام لو۔ موسیٰ ابن عمران علیہ السلام نے اپنی شریک حیات کے ساتھ دس سال تک اس حال میں زندگی گذاری کہ ان کے پاس قطوانی عبا تھی۔ وہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ (۱۷)

(۴) سخت زندگی :

الف : سادہ زندگی کے وسائل

ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور قریب سے ان کی زندگی کی سختیوں کو ملاحظہ کیا اور اپنی بیٹی کو پریشان دیکھ کر فرمایا :

فاطمہؑ ! کیسے گذر بسر ہو رہی ہے؟ پریشان کیوں ہو؟

عرض کیا :

﴿حدیث نمبر : 185﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : حَالُنَا کَمَا تَرَیٰ ، فِیْ کِسَاءٍ نِصْفُہُ تَحْتَنَا وَ نِصْفُہُ فَوْقَنَا.

ہماری وہی حالت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہیں ہمارے پاس ایک ردا ہے۔ اس کے نصف حصہ کو بچھاتے ہیں اور نصف حصہ کو اوڑھ لیتے ہیں۔

ب : بھوک کی شکایت

سلیمان بن بریدہ کی روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا:

بیٹی حیران و پریشان کیوں ہو؟

عرض کیا[۱۸]:

﴿حدیث نمبر: 186﴾

قَالَتْ علیہا السلام: قِلَّةُ الطَّعَمِ وَ كَثْرَةُ الْهَمِّ وَ شِدَّةُ السُّقْمِ.

کھانے کی کمی ہے۔ غم و اندوہ اور بیماریاں زیادہ ہیں۔ اسی سے میں پریشان ہوں۔[۱۹]

(۵) مالی اور عیالی پریشانیاں:

الف: شوہر سے ہمدردی

شہر مدینہ کے گرم موسم میں ایک روز علیؑ گھر میں داخل ہوئے اور فاطمہ علیہا السلام سے دریافت کیا:

کچھ کھانے کیلئے رکھا ہو تو لاؤ۔

فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 187﴾

قَالَتْ علیہا السلام: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَ اِنِّيْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ أُعَلِّلُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ علیہما السلام.

دو روز سے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ مختلف بہانوں سے حسن و حسین کو بہلاتی ہوں تاکہ زیادہ بے تاب نہ ہوں۔[۲۰]

ب: باپ سے قصۂ درد

ایک روز فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بچوں نے اپنے نانا کو گھر کے سامنے دیکھا۔ دوڑتے ہوئے آئے اور دوش رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہوگئے اور شکوہ کرنے لگے:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم بھوکے ہیں۔ اماں سے کہہ دیجئے کہ ہمیں روٹی دے دیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

میرے دونوں بیٹوں کو کھانا دے دو۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 188﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: مَا فِیْ بَیْتِیْ شَیْءٌ اِلَّا بَرَکَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

ہمارے گھر میں برکتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔(۲۱)

ج: تنگدستی میں شکر

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا: میرے حسن وحسین علیہما السلام کہاں ہیں؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 189﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: أَصْبَحْنَا وَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِنَا شَيْءٌ يَذُوْقُهُ ذَائِقَتِيْ وَ اَنَا لَنَحْمَدُ اللهَ تَعَالىٰ.

ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے ہم اپنی بھوک مٹا سکیں۔ ہم ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

د: شوہر سے درخواست

کبھی ناداری اور بھوک فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو زیادہ پریشان کرتی تھی تو بچوں کی پرورش و تربیت کے لئے امیر المومنین علیہ السلام سے فرماتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 190﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: يَا عَلِيُّ اِذْهَبْ اِلىٰ أَبِيْ فَأْتِنَا مِنْهُ شَيْئاً.

اے علیؑ! آپ بابا جان کے پاس جائیں اور ان سے ہمارے لئے کچھ لائیں۔[۲۲]

ہ: بابا سے شکوے

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مالی پریشانی اور بچوں کے اخراجات کی سختیوں کو برداشت کرتی تھیں لیکن اپنے حالات کسی سے بیان نہیں کرتی تھیں۔ جب رسولؐ اصرار کرتے کہ تمہارا رنگ متغیر کیوں ہے؟ میرے بچے حسن و حسین علیہما السلام کی کیا

حالت ہے؟ تو مجبوراً اپنی زندگی کی کیفیت بیان فرماتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 191﴾

قَالَتْ علیہا السلام: يَا أَبَةَ إِنَّ لَنَا ثَلاثاً مَا طَعِمْنَا وَ إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ اِضْطَرَبَا عَلَيَّ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ ثُمَّ رَقَدَا كَأَنَّهُمَا فَرْخَانِ مَنْتُوفَانِ.

بابا جان! ہم نے تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ حسن و حسین علیہم السلام بھوک سے بے تاب ہیں۔ بھوک سے نڈھال ہو کر بے پر کے چوزوں کی طرح ابھی سوئے ہیں۔ (۲۳)

﴿۵﴾ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے معجزات

(۱) پیدائش کے وقت گفتگو:

جب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اس زمین پر آئیں تو آپ نے خدا کی وحدانیت، اپنے والد کی نبوت اور اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کی امامت کی گواہی دی:

﴿حدیث نمبر: 192﴾

قَالَتْ علیہا السلام: وَ أَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَ اَنَّ أَبِىْ رَسُوْلَ اللهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنَّ بَعْلِىْ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَ وُلْدِىْ سَادَةُ الْأَسْبَاطِ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور میرے والد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کے سردار ہیں اور علی علیہ السلام اوصیاء

کے سردار ہیں اور میرے بیٹے، امت اسلامی کے سردار ہیں۔[۲۴]

(۲) جنت سے کھانا آنے کی درخواست :

تنگی کے زمانہ میں جب بھوک نے خاندانِ رسول ﷺ کو بہت ستایا تو فاطمہ زہراؑ نے وضو کیا، دو رکعت نماز بجا لائیں اور دستِ دعا بلند کر کے اس طرح عرض کیا[۲۵] :

﴿حدیث نمبر: 193﴾

قَالَتْؑ : یَا اِلٰھِیْ وَ سَیِّدِیْ ھٰذَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّکَ وَ ھٰذَا عَلِیٌّ اِبْنُ عَمِّ نَبِیِّکَ اِلٰھِیْ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِنَ السَّمَاءِ کَمَا اَنْزَلْتَھَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَکَلُوْا مِنْھَا وَ کَفَرُوْا بِھَا . اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْھَا عَلَیْنَا فَاِنَّا بِھَا مُؤْمِنُوْنَ .

بارِالٰہا! میرے آقا! یہ محمد ﷺ تیرے نبی ہیں اور یہ علیؑ تیرے نبی کے ابن عم ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لئے آسمان سے مائدہ (کھانے سے بھرا ہوا دسترخوان) نازل فرما جیسا کہ تو نے بنی اسرائیل کے لئے نازل کیا تھا اور انہوں نے اس سے کھانا کھایا تھا۔ لیکن ناشکری کی تھی۔ اے اللہ! اس دسترخوان کو ہمارے لئے نازل فرما کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

اچانک جنت سے دسترخوان نازل ہوا کہ جس کے خوشبو سے علیؑ کا گھر معطر ہو گیا۔ علیؑ نے دریافت کیا :

اَنّیٰ لَکِ ھٰذَا ؟

بنت رسولؐ ! یہ کہاں سے آیا ہے؟

فرمایا:

ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللہِ !

یہ خدا کے یہاں سے آیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرَانِیْ بِنْتاً مَثَلُھَا کَمَثَلِ مَرْیَمَ :

"کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ ، وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقاً . قَالَ یَا مَرْیَمُ : اَنّیٰ لَکِ ھٰذَا ؟ قَالَتْ : ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللہِ ."

خدا کا شکر کہ اس نے مجھے مریم سلام اللہ علیہا جیسی بیٹی عطا کی ہے۔

"جب حضرت زکریا علیہ السلام مریم سلام اللہ علیہا کی محرابِ عبادت میں جاتے تھے تو ان کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے تھے۔ فرماتے: یہ کہاں سے آئے ہیں؟ مریم سلام اللہ علیہا جواب دیتیں: یہ خدا کے یہاں سے آئے ہیں۔"(۲۶)

صدرِ اسلام کی جنگوں، قحط اور فقر کے زمانہ میں مدینہ کی اکثریت مشکلوں سے دوچار تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید بھوک تھی۔ رات دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکینوں اور فقیروں کیلئے کوشش کرتے تھے۔ کبھی اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے تاکہ بھوک کو برداشت کیا جاسکے۔ اسی سخت زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا:

فاطمہ کیا کچھ کھانے کیلئے ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

نہیں! بابا جان۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے واپس آ گئے۔ لیکن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ضبط نہ ہوسکا۔ آپ سلام اللہ علیہا نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو جنت سے پاک و معطر کھانا نازل ہوا۔ جب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جنت کا کھانا اور خدا کا کریمانہ لطف دیکھا تو فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 194﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ! لَأُوْثِرَنَّ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ عَلىٰ نَفْسِىْ وَ غَيْرِىْ .

خدا کی قسم! میں ایثار کروں گی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اور دوسروں پر مقدم کروں گی۔

پھر آپ نے کھانے اور بھنے ہوئے گوشت سے بھرا ہوا ظرف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 195﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: هُوَ مِنْ فَضْلِ اللهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ .

یہ غذا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بے شک! خدا جسے چاہتا ہے بے حساب

رزق عطا کرتا ہے۔[۲۷]

(۳) حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے غیبی مشاہدات :

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی کے آخری لحات کے غیبی مشاہدات کو امام صادق علیہ السلام اس طرح نقل کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مغرب و عشاء کے درمیان احتضار کی حالت میں تھیں، اس وقت آپ نے ایک تیز نظر ڈالی اور فرمایا:

قَالَتْ : اَلسَّلَامُ عَلیٰ جَبْرَئِیْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ،
اَللّٰهُمَّ مَعَ رَسُوْلِکَ ،
اَللّٰهُمَّ فِیْ رِضْوَانِکَ وَ جِوَارِکَ وَ دَارِکَ دَارِ السَّلَامِ .

سلام ہو جبرئیل پر اور سلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ اے خدا! ہم تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے رضوان، تیرے رحمت کے جوار اور تیرے گھر دار السلام میں ہوں۔

اس کے بعد حاضرین سے فرمایا:

اَتَرَوْنَ مَا اَریٰ؟

جو میں دیکھ رہی ہوں، کیا یہ تم بھی دیکھ رہے ہو؟

آپ سلام اللہ علیہا سے پوچھا گیا:

مَا تَرِیْنَ ؟

بنت رسولؐ! آپ کیا دیکھ رہی ہیں؟

آپ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

هٰذِهٖ مَوَاكِبُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ هٰذَا جَبْرَئِيْلُ وَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يَقُوْلُ : يَا بُنَيَّةُ ! اَقْدِمِيْ فَمَا اَمَامَكِ خَيْرٌ لَكِ .

یہاں آسمانی سوار موجود ہیں۔ وہ جبرئیل ہیں اور یہ اللہ کے رسولؐ۔ فرماتے ہیں: بیٹی! یہاں آجاؤ! جو کچھ تمہارے لئے ہے وہ بہتر ہے۔ (۲۸)

(۴) جبرائیل و عزرائیل علیہما السلام کا مشاہدہ:

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنی زندگی کے آخری وقت میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اطراف میں دیکھا اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 197﴾

قَالَتْ علیہا السلام : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

يَابْنَ عَمِّ ! قَدْ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ مُسَلِّماً وَ قَالَ لِيْ :

اَلسَّلَامُ ! يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ يَا حَبِيْبَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ الْيَوْمَ تَلْحَقِيْنَ بِالرَّفِيْعِ الْاَعْلٰى وَ جَنَّةِ الْمَأْوٰى .

ثُمَّ انْصَرَفَ عَنِّيْ .

تَقُوْلُ : عَلَيْكُمُ السَّلَامُ .

فَقَالَتْ : يَابْنَ عَمِّ ! هٰذَا وَاللّٰهِ مِيْكَائِيْلُ ، وَ قَالَ لِيْ كَقَوْلِ صَاحِبِهٖ .

ثُمَّ تَقُوْلُ : وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ .

قَالَتْ : يَابْنَ عَمِّ ! هٰذَا وَاللّٰهِ الْحَقُّ ، وَ هٰذَا عِزْرَائِيْلُ ، قَدْ نَشَرَ

جِنَاحَهُ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ قَدْ وَصَفَهُ لِیْ أَبِیْ وَ هٰذِهٖ صِفَتُهُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَابِضَ الْأَرْوَاحِ! عَجِّلْ بِیْ وَ لَا تُعَذِّبْنِیْ.

ثُمَّ سَمِعْنَاهَا تَقُوْلُ:

اِلَیْکَ رَبِّیْ، لَا اِلَی النَّارِ.

اے فرشتو! تم پر میرا سلام۔

اے ابن عمؑ! میرے پاس جبرائیلؑ سلام کرتے ہوئے آئے ہیں۔

فرماتے ہیں: اے حبیب خدا کی پیاری، خدا آپؑ پر سلام بھیجتا ہے۔

آج آپؑ خدا کے ملکوت میں اور اس جنت میں پہنچ جائیں گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پھر انہوں نے میری طرف سے رخ موڑ لیا۔

آپ سلام اللہ علیہا نے فرشتوں کی دوسری جماعت کو سلام کیا۔

فرمایا: ابن عمؑ!

خدا کی قسم! یہ حضرت میکائیلؑ ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا ہے اور وہی بشارتیں دے رہے ہیں جو جبرائیلؑ نے دی ہیں۔

پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرشتوں کی تیسری جماعت کو سلام کیا اور فرمایا:

ابن عمؑ! خدا کی قسم یہ حق ہے، یہ حضرت عزرائیل ہیں۔ ان کے پَر مشرق سے مغرب تک ہیں۔ ان کے اوصاف کو میرے والد نے جس طرح بیان کیا تھا، وہ اس وقت اسی حالت میں ہیں۔

اے آدمی کی روح قبض کرنے والے! تجھے سلام۔ میری روح قبض

کرنے میں جلدی کرو اور مجھے تکلیف نہ دو۔

آخر میں ہم نے سنا کہ فرماتی ہیں: بارِالٰہا! میں تیری طرف آرہی ہوں، آگ کی طرف نہیں۔ (۲۹)

(۵) فرشتوں کا نزول اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سلام:

ابوبصیرؓ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

ایک شب جمعہ میں سحر کے وقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر جبرائیل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ دخترِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہیں۔ سب کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ نماز تمام ہوگئی۔ سب نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو سلام کیا اور کہا:

بزرگ و برتر خدا آپ پر سلام بھیجتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جنت کی عورتوں کی سردار کے حجرہ میں صحیفہ رکھا۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر: 198﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: لِلّٰهِ السَّلَامُ، وَمِنْهُ السَّلَامُ، وَإِلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْكُمْ يَا رُسُلَ اللهِ السَّلَامُ.

سلام خدا کیلئے ہے، سلام خدا کی طرف سے ہے، سلام کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔ اے اللہ کے پیغام پہنچانے والو! تم پر سلام ہو۔ (۳۰)

۶ ماں کا مرتبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ماں کے عظیم مرتبہ کے سلسلہ میں اولاد کو بہت قیمتی بات بتائی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث یاد دلائی ہے کہ:

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے کسی بیٹے کو سفارش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 199﴾

اِلْزِمْ رِجْلَهَا ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِهَا .

ماں کی خدمت کرتے رہو کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ (۳۱)

۷ مہمان نوازی

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

- ⌘ ایثار۔
- ⌘ اقتصادی مشکلات۔

حوالہ جات

(۱) مجمع الزوائد، ج: ۸، ص: ۱۰۸

(۲) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۲۸؛ مجمع الزوائد، ج: ۸، ص: ۱۰۸
کنز العمال، ج: ۶، ص: ۶۵

(۳) بحار، ج: ۱۸، ص: ۳۱۳؛ کنز العمال، ج: ۵، ص: ۶۵۱، حدیث: ۱۴۱۳۸
استیعاب، ج: ۲، ص: ۴۴۶

(۴) بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۰۳؛ دلائل الامامہ، ج: ۱، ص: ۱۴
الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۳، ص: ۱۲۱۴

(۵) امالی، ص: ۹۵؛ الغدیر، ج: ۵، ص: ۳۷۲
الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۱، ص: ۱۲و۱۳و۱۴

(۶) عوالم، ج: ۱۱، ص: ۶۱۲؛ علم الیقین، ج: ۲، ص: ۶۸۷

(۷) امالی، شیخ صدوق، ج: ۱، ص: ۲۰۷؛ امالی، شیخ طوسی، ص: ۱۱۷

(۸) بحارالانوار، ج: ۸، ص: ۱۰۳؛ اختصاص، ص: ۱۸۳/۱۷۸

(۹) الغدیر، ج: ۷، ص: ۲۳۰؛ الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۱، ص: ۳۰/۱۴
اعیان الشیعہ، ص: ۳۱۸

(۱۰) علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۵؛ الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۱، ص: ۱۳
صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۷۲

(۱۱) الغدیر، ج: ۷، ص: ۷۷؛ الامامۃ والسیاسۃ، ج: ۱، ص: ۱۳
بحار، ج: ۲۸، ص: ۳۲۲، ۳۳۹

(۱۲) ارشاد القلوب، ص: ۲۶۳؛ بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۰۴
علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۷۶

(۱۳) حلیۃ الاولیاء، ج: ۲، ص: ۴۲؛ مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۳، ص: ۳۲۳
بحار، ج: ۴۳، ص: ۳۷

(۱۴) احقاق الحق، ج: ۴، ص: ۳۴۸؛ حلیۃ الاولیاء، ج: ۲، ص: ۴۲
الاستیعاب، ج: ۲، ص: ۷۵۰

(۱۵) احقاق الحق، ج: ۱۷، ص: ۲۳؛ دلائل الامامۃ، ص: ۳ و ۴
مناقب، ص: ۳۸۰

(۱۶) بحار، ج: ۱۴، ص: ۱۹۷؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۳۱۴
البدایۃ والنھایۃ، ج: ۶، ص: ۱۱۱

(۱۷) سنن ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۳؛ تذکرۃ الخواص، ص: ۳۱۶ اور ص: ۱۶
ذخائر العقبیٰ، ص: ۴۴ و ۴۹

(۱۸) بحار الانوار، ج: ۳۷، ص: ۴۴؛ امالی، شیخ صدوق، ص: ۴۵۹
امالی، شیخ طوسی، ج: ۲، ص: ۲۰

(۱۹) مناقب خوارزمی، ص: ۱۰۶؛ بحار، ج: ۳۸، ص: ۱۹
تاریخ دمشق، ج: ۱، ص: ۲۴۲

(۲۰) بحار الانوار، ج: ۴۱، ص: ۲۵۷؛ کشف الیقین، ص: ۱۷۳ و ۱۷۴
مناقب ابن شہر آشوب، ج: ۲، ص: ۷۴

(۲۱) بحار الانوار، ج: ۳۵، ص: ۲۵۲؛ تفسیر فرات، ص: ۵۲۷

(۲۲) بحار الانوار، ج: ۳۶، ص: ۶۰؛ کنز جامع الفوائد (مخطوط)

(۲۳) احقاق الحق ، ج : ۱۰ ، ص : ۳۲۰ و ۳۲۱ ؛ بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۴۷
تفسیر عیاشی ، ج : ۱ ، ص : ۱۷۱

(۲۴) بحار الانوار ، ج : ۱۶ ، ص : ۸۱ ؛ امالی ، ص : ۴۷۵ ؛ اختصاص ، ص : ۳۱

(۲۵) آیت : ۳۷ ، سورۂ آل عمران

(۲۶) بحار ، ج : ۳۵ ، ص : ۲۵۱ ؛ تفسیر فرات بن ابراہیم ، ص : ۱۹۹
احقاق الحق ، ج : ۱۰ ، ص : ۳۲۲

(۲۷) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۲۷ ؛ المناقب ، ج : ۳ ، ص : ۱۱۷
ریاحین الشریعہ ، ج : ۱ ، ص : ۱۲۵

(۲۸) بحار الانوار ، ج : ۴۳ ، ص : ۴۰۰ ؛ عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۶۱۰

(۲۹) بحار ، ج : ۴۳ ، ص : ۳۰۹ ؛ دلائل النبوۃ ، طبری ، ص : ۴۳
ریاحین الشریعہ ، ج : ۲ ، ص : ۷۵

(۳۰) دلائل الامامۃ ، ص : ۲۸ ؛ عوالم ، ج : ۱۱ ، ص : ۱۹۰

(۳۱) مسند احمد ، کنز العمال ، ج : ۱۶ ، ص : ۴۲۶ ، حدیث : ۴۵۴۴۳

(ن - و)

■ نان (روٹی) پکانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 48۔

■ ناقۂ حضرت صالح علیہ السلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 70۔

■ فلسفۂ نبوت۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 57۔

■ اجتماعی نظم۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 57۔

■ نعمتیں۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 88۔

■ پنہاں نفاق۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 173، 177، 178۔

■ فلسفۂ نماز۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر: 57۔

﴿۱﴾ شخصی وصیتیں۔

﴿۲﴾ سیاسی وصیتیں۔

﴿۳﴾ تحریری وصیت نامہ۔

﴿۱﴾ شخصی وصیتیں

(۱) یاد دہانی :

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں امیر المومنینؑ سے وصیت فرمائی :

﴿حدیث نمبر : 200﴾

قَالَتْ علیہا السلام : یَا أَبَا الْحَسَنِ لَمْ یَبْقَ لِیْ اِلَّا رَمَقٌ مِنَ الْحَیَاةِ وَ حَانَ زَمَانُ الرَّحِیْلِ وَ الْوِدَاعِ فَاسْتَمِعْ کَلَامِیْ فَاِنَّکَ لَا تَسْمَعُ بَعْدَ ذٰلِکَ صَوْتَ فَاطِمَةَ أَبَداً .

أُوْصِیْکَ یَا أَبَا الْحَسَنِ أَنْ لَا تَنْسَانِیْ وَ تَزُوْرَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ ،

اے ابوالحسنؑ ! میری زندگی کے چند لمحات باقی ہیں۔ سفر اور خداحافظی کا وقت آن پہنچا ہے۔ میری باتیں سنیں ، اس کے بعد آپ فاطمہ علیہا السلام کی آواز نہیں سنیں گے۔

میں آپؑ کو وصیت کرتی ہوں اے ابوالحسنؑ ! مجھے فراموش نہ کیجئے گا۔ میری وفات کے بعد میری زیارت کیلئے آتے رہیے گا۔[1]

(۲) شب وحشت میں قرآن پڑھنے کی وصیت :

حضرت علی علیہ السلام سے دوسرے بہترین کلمات میں آپ نے اس طرح

وصیت فرمائی :

﴿حدیث نمبر : 201﴾

قَالَتْؑ : اِذَا اَنَا مِتُّ فَتَوَلَّ اَنْتَ غُسْلِيْ وَ جَهِّزْنِيْ وَ صَلِّ عَلَيَّ وَ اَنْزِلْنِيْ قَبْرِيْ وَ اَلْحِدْنِيْ وَ سَوِّ التُّرَابَ عَلَيَّ وَاجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِيْ قُبَالَةَ وَجْهِيْ فَأَكْثِرْ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَالدُّعَاءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَاجُ الْمَيِّتُ فِيْهَا اِلٰى اُنْسِ الْاَحْيَاءِ وَ اَنَا اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ تَعَالٰى وَ اُوْصِيْكَ فِيْ وُلْدِيْ خَيْراً .

جب میں اس دنیا سے اٹھ جاؤں، تو اے علیؑ! آپؑ ہی مجھے غسل وکفن دیجئے گا۔ میرے جنازے پر نماز پڑھئے گا اور مجھے قبر میں اتاریے گا۔ دفن کرکے قبر پر ایک پتھر رکھ دیجئے گا اور زمین کو برابر کرکے مٹی ڈال دیجئے گا۔ پھر بالائے سر میرے روبرو بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت اور دعا کیجئے گا کیونکہ اس وقت میت کو اپنے پس ماندگان سے انس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ میں آپؑ کو خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ اور اپنے بچوں کے بارے میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ ان کے ساتھ نیک برتاؤ کیجئے گا۔[۲]

(۳) اُمامہ سے عقد کرنے کی وصیت :

جناب فاطمہ زہراؑ کی ایک وصیت یہ بھی تھی کہ 'امامہ' سے عقد کر لیجئے گا۔ فرماتی ہیں :

﴿ حدیث نمبر : 202 ﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : جَزَاکِ اللهُ عَنِّیْ خَیْرَ الْجَزَاءِ یَابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُوْصِیْکَ اَوَّلاً اَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِیْ بِابْنَةِ اُخْتِیْ اُمَامَةَ فَاِنَّهَا تَکُوْنُ
لِوُلْدِیْ مِثْلِیْ فَاِنَّ الرِّجَالَ لاَ بُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ.

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابن عمؑ! خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے!
آپؑ کو میری پہلی وصیت یہ ہے کہ چونکہ مردوں کو عورتوں کی ضرورت
ہوتی ہے لہٰذا میرے بعد آپ امامہ سے عقد کر لیجئے گا کیونکہ وہ میرے
بچوں سے میری طرح محبت کرتی ہے۔[۲]

۲ سیاسی وصیتیں

(۱) خفیہ طریقے سے دفن کرنے کی وصیت :

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اہل سقیفہ سے اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے حضرت علیؑ
سے وصیت کی :

﴿ حدیث نمبر : 203 ﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : اِنِّیْ اُوْصِیْکَ اَنْ لاَ یَلِیَ غُسْلِیْ وَ کَفَنِیْ سِوَاکَ .
وَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَادْفِنِّیْ لَیْلاً وَ لاَ تُؤْذِنَنَّ بِیْ اَحَداً .
وَ لاَ تُؤْذِنَنَّ بِیْ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ .
وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنْ لاَ یُصَلِّیَ عَلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ وَ لاَ عُمَرَ .

اے ابن عمؑ! آپؑ سے میری یہ وصیت ہے کہ آپؑ کے علاوہ کوئی دوسرا مجھے غسل و کفن نہ دے اور جب میرا انتقال ہوجائے تو مجھے رات میں دفن کیجئے گا۔ اور کسی کو خبر نہ کیجئے گا۔ ابوبکر و عمر کو تو ہرگز اطلاع نہ دیجئے گا۔ میں آپ کو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی قسم دیتی ہوں کہ ابوبکر و عمر میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھیں۔(۴)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 204﴾

قَالَتْ علیہا السلام: اِذَا تُوُفِّيتُ لاَ تُعلِمْ أَحَداً اِلاَّ اُمَّ سَلَمَةَ وَ اُمَّ اَيْمَنَ وَ فِضَّةَ وَ مِنَ الرِّجَالِ: اِبْنَيَّ وَ الْعَبَّاسَ وَ سَلْمَانَ وَ عَمَّاراً وَ الْمِقْدَادَ وَ أَبَاذَرٍّ وَ حُذَيْفَةَ، وَ لاَ تَدْفِنِّي اِلاَّ لَيْلاً وَ لاَ تُعلِمْ قَبْرِیْ أَحَداً.

جب میرا انتقال ہوجائے تو عورتوں میں ام سلمہؓ، ام ایمنؓ اور فضہؓ کو اور مردوں میں میرے بیٹے حسن و حسین علیہم السلام، عباسؓ، سلمانؓ، مقدادؓ، ابوذرؓ، اور حذیفہؓ کو خبر دینا اور کسی کو اطلاع نہ دینا اور مجھے رات کے پردہ میں دفن کرنا اور کسی کو میری قبر کا پتہ نہ بتانا۔(۵)

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 205﴾

قَالَتْ علیہا السلام : يَا اَسْمَاءُ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاغْسِلِيْنِيْ أَنْتِ وَ عَلِيّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ، وَ لاَ تُدْخِلِيْنِيْ عَلَيَّ اَحَدٌ .

اے اسماءؓ! جب میرا انتقال ہوجائے تو تم اور علی علیہ السلام مجھے غسل دینا۔ اور کسی کو میرے جنازہ پر نہ آنے دینا۔ (۶)

(۲) تدفین میں ظالموں کی شرکت سے منع کرنے کی وصیت:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے امیر المومنین سے فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 206﴾

قَالَتْ علیہا السلام : أُوْصِيْكَ اَنْ لاَ يَشْهَدَ أَحَدٌ جِنَازَتِيْ مِنْ هٰؤُلاَءِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْنِيْ وَ أَخَذُوْا حَقِّيْ فَاِنَّهُمْ عَدُوِّيْ وَ عَدُوُّ رَسُوْلِ اللهِ وَ لاَ تَتْرُكْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَ لاَ مِنْ اَتْبَاعِهِمْ وَادْفِنِّيْ فِي اللَّيْلِ اِذَا أُوْهِنَتِ الْعُيُوْنُ وَ نَامَتِ الْأَبْصَارُ .

جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا حق غصب کیا ہے وہ میرے جنازے کی تشیع میں شرکت نہ کریں۔ کیونکہ وہ میرے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں۔ ان کو اور ان کے پیروں کو میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھنے دینا۔ مجھے رات میں دفن کرنا، جب آنکھوں پر نیند طاری ہوجائے۔ (۷)

۳ تحریری وصیت نامہ

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے آپ سلام اللہ علیہا کے لکھے ہوئے وصیت نامہ کو نکالا اور اس کا مطالعہ کیا۔ عبارت یہ تھی:

﴿حدیث نمبر: 207﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذَا مَا أَوْصَتْ بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، أَوْصَتْ وَ هِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ .

يَا عَلِيُّ ! اَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زَوَّجَنِيَ اللهُ مِنْكَ لِأَكُوْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، أَنْتَ أَوْلٰى بِيْ مِنْ غَيْرِيْ ، حَنِّطْنِيْ وَ غَسِّلْنِيْ وَ كَفِّنِّيْ بِاللَّيْلِ وَ صَلِّ عَلَيَّ وَ ادْفِنِّيْ بِاللَّيْلِ وَ لَا تُعْلِمْ أَحَداً وَ أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ أَقْرَءُ عَلٰى وُلْدِي السَّلَامَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ .

رحمٰن و رحیم خدا کے نام سے، یہ فاطمہ بنت رسول کا وصیت نامہ ہے۔ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے وصیت کرتی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور جنت و جہنم حق ہیں۔ قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور

خدا مُردوں کو قبروں سے زندہ اٹھائے گا۔

اے علیؑ! میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ ہوں۔ خدا نے مجھے آپ کی زوجیت میں دیا تاکہ دنیا و آخرت میں آپؑ کی شریک رہوں۔ آپؑ کا حق مجھ پر سب سے زیادہ ہے۔ مجھے رات کے پردہ میں غسل و کفن دیجئے گا اور حنوط کیجئے گا۔ رات ہی میں میرے جنازہ کی نماز پڑھئے گا اور رات میں ہی مجھے دفن کیجئے گا اور کسی کو اطلاع نہ دیجئے گا۔ میں آپؑ کو اور اپنے بچوں کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنے والد پر ابدی سلام بھیجتی ہوں۔ (۸)

حوالہ جات

(۱) زہرۃ الریاض، کوکب الدری، ج: ۱، ص: ۲۵۳

(۲) بحار الانوار، ج: ۷۹، ص: ۲۷

(۳) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۱۷؛ علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۸

(۴) کشف الغمہ، ج: ۲، ص: ۶۸
بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۱۵۹؛ بحار الانوار، ج: ۷۸، ص: ۲۵۵

(۵) دلائل الامامۃ، ص: ۴۴؛ بحار الانوار، ج: ۷۸، ص: ۳۱۰
صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۱۳۹

(۶) ذخائر العقبیٰ، ص: ۵۳؛ السنن الکبریٰ، ج: ۳، ص: ۳۹۶
انساب الاشراف، ص: ۴۰۵

(۷) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۰۹؛ علل الشرائع، ج: ۱، ص: ۱۸۸
احتجاج، ص: ۵۹

(۸) بحار الانوار، ج: ۴۳، ص: ۲۱۴؛ وسائل الشیعہ، ج: ۱۳، ص: ۳۱۱
دلائل الامامۃ، ص: ۴۲

(ھ - ی)

■ ہجرت امام علی علیہ السلام۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 40۔

■ ہدایت تشریعی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 16۔

■ مومن کا بہترین ہدیہ۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 31۔

■ ہمسایہ کے حقوق۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 77۔

■ ہمسرداری۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 1۔

■ نمونہ ہمسر و کفو۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 84، 131۔

■ ہنرِ خطاطی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 45۔

■ لکڑیاں اور ان میں آگ لگانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 178۔

■ یادِ ناصران۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 200۔

■ غدیرِ خم کی یاد دہانی۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ غدیر۔

■ رسول کو یاد دلانا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ پیغمبر اسلام۔

■ انصار و مہاجرین سے مدد مانگنا۔

اس موضوع کے بارے میں جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

⌘ حدیث نمبر: 57، 174۔

۱۔ حضرت علی علیہ السلام کی مدد۔

مدد کرنا

(۱) گھر کے کاموں میں مدد کرنے کی ضرورت :

الف : کاموں کی تقسیم

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو مشکلیں برداشت کرنے اور صبر و بردباری سے کام لینے کی تلقین کی۔ مدتوں بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا کیلئے ایک کام کرنے والی کا انتخاب کیا لیکن کچھ ضروری باتیں بھی فرمائیں۔

ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ کام کرنے والی آرام کر رہی ہے اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کام کر رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا سبب دریافت کیا۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

﴿حدیث نمبر : 208﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا : یَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! عَلَیَّ یَوْمٌ وَ عَلَیْهَا یَوْمٌ .

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! (میں نے گھر کے کاموں کو عدل کے مطابق تقسیم کیا ہے) ۔ ایک دن میری نوبت ہے اور ایک دن اس کی نوبت ہے۔

یہ سن کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا:

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔[۱]

ب: بے پناہ کام

گھر کے زیادہ کاموں اور چکی سے آٹا پیسنے کے بارے میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 209﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: وَاللهِ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ یَدَیَّ مِمَّا طَحَنَ بِالرَّحیٰ.

خدا کی قسم! مجھے اپنے ہاتھوں سے شکایت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے چکی چلا کر آٹا پیسا ہے۔(۲)

(۲) علی علیہ السلام کی مدد کرنا:

الف: فضیلتوں کو بیان کرنا

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 210﴾

قَالَتْ سلام اللہ علیہا: اِنَّ اَبِیْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَظَرَ اِلیٰ عَلِیٍّ وَ قَالَ:

هٰذَا وَ شِیْعَتُهُ فِی الْجَنَّةِ.

میرے والد نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا:

یہ اور ان کے شیعہ جنتی ہیں۔(۳)

ایک دوسری گراں قدر حدیث علی علیہ السلام کے شیعوں کو جنت الخلد کی بشارت دی اور فرمایا:

﴿حدیث نمبر: 211﴾

قَالَتْ علیہا السلام : اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ :

"يَا اَبَا الْحَسَنِ اَمَا اِنَّکَ وَ شِيْعَتَکَ فِي الْجَنَّةِ".

بیشک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

آپؑ اور آپؑ کے شیعہ اس جنت میں جائیں گے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔[۴]

ب : حقیقت کو آشکار کرنا

خلافت کے غصب ہوجانے اور مدینہ میں تلخ و بھیانک حوادث کے رونما ہونے کے بعد لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور اپنے مسلّم حقوق کو بچانے کے سلسلہ میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ہمراہ راتوں کو مہاجرین و انصار کے گھر جاتے تھے اور ان پر حجت تمام کرتے تھے۔ ان لوگوں میں سے بہت سے گناہ سے بدتر عذر پیش کرتے مثلاً کہتے تھے:

آپؑ اپنی خلافت و امامت کے بارے میں اگر دوسروں سے پہلے ہمارے پاس آتے تو ہم ان کی بیعت نہ کرتے۔ آپؑ نے ہی انہیں میدان میں آنے کی اجازت دے دی ہے۔ لہٰذا اب کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت علی علیہ السلام بھی حسب ضرورت وضاحت فرماتے تھے کہ عذر تراشیوں کے سلسلہ میں فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی تھیں:

﴿حدیث نمبر: 212﴾

قَالَتْ علیہا السلام : مَا صَنَعَ اَبُو الْحَسَنِ اِلَّا مَا کَانَ یَنبَغِیْ لَهٗ وَ لَقَدْ صَنَعُوْا مَا اللّٰهُ حَسِیْبُهُمْ وَ طَالِبُهُمْ .

ابوالحسن علی علیہ السلام نے وہی کام انجام دیا ہے جس کو انجام دینا ضروری تھا۔ مثلاً رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غسل و کفن اور قرآن مجید کا جمع کرنا۔ لیکن پیمان شکن امت نے جو کام کیا ہے اس کا حساب تو بس خدا ہی لے گا۔(۵)

(۳) شیعوں کی مدد کرنا:

جب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اپنے مہر میں ملنے والے درہم و دینار کی تعداد معلوم ہوتی تو خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا:

﴿حدیث نمبر: 213﴾

قَالَتْ علیہا السلام : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اِنَّ بَنَاتَ النَّاسِ یَتَزَوَّجْنَ بِالدَّرَاهِمِ فَمَا الْفَرْقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُنَّ ؟ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرُدَّهَا وَ تَدْعُو اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَ مَهْرِیْ "اَلشَّفَاعَةَ فِیْ عُصَاةِ اُمَّتِکَ".

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! وہ لوگوں کی لڑکیاں ہیں جو اپنی شادی میں درہموں کو اپنا مہر قرار دیتی ہیں (اگر میں بھی ایسا ہی کروں تو) میرے اور ان کے درمیان کیا فرق رہے گا؟

میری گذارش ہے کہ آپ درہم و دینار کو میرا مہر قرار نہ دیں بلکہ خدا سے یہ دعا کیجئے کہ وہ امت کے گناہگاروں کی شفاعت کرنے کو میرا مہر مقرر کرے۔(۶)

حوالہ جات

(۱) مقتل الحسین، ص: ۶۹؛ احقاق الحق، ج: ۱۰، ص: ۲۷۷

(۲) مناقب، ابن شہر آشوب (وفات: ۵۸۸ ہجری)، ج: ۲، ص: ۱۰۱

(۳) ینابیع المودۃ، قندوزی حنفی (وفات: ۱۲۹۴ ہجری)، ص: ۴۰

(۴) مجمع الزوائد، ج: ۱۰، ص: ۲۱؛ مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۲۸۹
مفتاح النجا، ص: ۶۱؛ ارجح المطالب، ص: ۵۳۱

(۵) بحار الانوار، ج: ۲۸، ص: ۳۵۲؛ غایۃ المرام، ص: ۵۶۹
الامامۃ والسیاسۃ، ص: ۱۲

(۶) الجنۃ العاصمۃ، ص: ۱۷۹؛ اخبار الدول، ص: ۸۸؛ تجہیز الجیوش، ص: ۱۰۲

الزہرا پبلشرز کی مطبوعات

۱۔ اعمالِ عاشورا (زیارت وارثہ، اربعین)

Slected Sura's & Dua's ۔۲

۳ فاتحۃ الکتاب (آیت اللہ دستغیب شیرازی)

۴۔ پیامِ ھدایت (علامہ سید محمد تقی نقوی۔ ملتان)

۵۔ جمالستانِ سائنس (پروفیسر ڈاکٹر سید مشتاق حسین)

۶۔ صراطِ مستقیم کی شناخت (ابوالفضل یغمانی)

۷۔ راہِ نجات (منتخب دعاؤں اور زیارات کا مجموعہ)

۸۔ قرآن میں تذکرہ آلِ اطہار علیہم السلام (آیت اللہ علی محمدی زنجانی ارہانی)

۹۔ احادیثِ فاطمۃ الزہراء (س) (آیت اللہ سید محمد دشتی)

۱۰۔ علومِ قرآنی (زیرِ طبع) (آیت اللہ ہادی معرفت دام ظلہ)

(Mohammad Ali Seyyed) (The Hotline) DUA ۔۱۱

۱۲۔ جسم کے عجائبات (اشاعتِ دوم) (زیرِ طبع) (محمد علی سید)

۱۳۔ طہارتِ روح (زیرِ طبع) (شہید مرتضیٰ مطہری)

۱۴۔ آفتابِ زمانہ (زیرِ طبع) (شیخ صدوق)

۱۵۔ عملِ ام داؤد (زیرِ طبع)

۱۶۔ اعمالِ عرفہ (زیرِ طبع)

۱۷۔ شیرِ خدا کے فیصلے (زیرِ طبع)

۱۸۔ تعقیباتِ نماز (زیرِ طبع)

ملنے کا پتہ: الزہرا پبلشرز اینڈ سی ڈی سینٹر

3۔ افشاں آرکیڈ، سولجر بازار نمبر 3 نزد سگنل، کراچی

Designed & printed by: M. Arshad Tarar, cell: 0301-2582800 (S. K. Print-o-Graph)